هذا دیباچه تصنیف منشی محمد قادر علی صاحب مدراسی

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد خالق اکبر نه باندازه ایست که از زبان ضعیف البنیان بنی نوع بشر یکی از هزار اندکی از
بسیار ساخته و پرداخته شود لهذا محققان حقایق دین و عارفان دقایق شرع متین سفینهٔ جرأت را
بدستیاری ذکاوت و طباعی درین بحر ناپیدا کنار راندن - و بزدن غوطهٔ فکر لولوئی شاهوار حمد
و ثنا بچنگ آوردن خواستند - و دیدند که در تلاطم امواج ستایش الٰهی مرکب خیال کسلا گذاشتن
و تعمق ثنایش صانع حقیقی عوارض و هم تا بانتها رسانیدن ممکن نیست - ناگزیر لسان خود را با لکم و ابکم آشنا
ساختند و بهمین اساس نسبت نعت خواجه دو سرا سید الوری صلوة الله علیه و آله و اصحابه در کاسه یافتند
بای حال این عاصی پر معاصی را گرداب هیچمدانی و ناقابلی خود چه یارا که بار رکاب شناوری چنین قلزم
بی پایان کند - قصد پیمودن باد بدشت نماید - ناچار عنان اشهب کلک را جانب مطلب که اظهارش
از لازم ماست معطوف کرده می شود که مدتی بسر نیامده در زمانه رو بانقضای نهاده که مرشدی
مخدومی سر کردهٔ گروه اصحاب طریقت و سرخیل ارباب حقیقت واقف اسرار رموز معرفت عالم
احکام شریعت ناهج مناهج دینی سالک مسالک یقینی حادی کمالات عرفانی راوی نکات خدادانی

بی بدل عارفان عصر یکتای هادیان دهر مقبول بارگاه الهی مولانا جناب سید شاه محمد افتخار علی مدنی
الحسنی الحسینی معروف بغریب الوطن مقیم حیدرآباد دکن سلمه الله ذو المنن که از وجود با وجودش جهانی و
جهانیان مستفید و بهره یاب بمقاصد دارین و مطالب نشاتین آمد. کتاب مستطاب بمضامین عرفان
بخش انس و جان مسلسل بجواهر زواهر نثر و شعر سخن المسمی بسفر در وطن تصنیف کرده ره نوردان
بادیه ضلالت و گم کردگان طریقه هدایت را رهنمای جاده مقصود و هدایت فرمای طریقه محمودی گردیده
شائقین را بذاکر عنایت فرموده اند ناظرین از معاینه آن فایده ها می پردازند و نتایج
حسن بهم میرسانند ازانجا که ازسبق بالحق بخلقت بعضی مردم بدین سرشت مخمر میشود که خواهی نخواهی
اوقات خود را بغیر حق صرف نماید. و بنا معقولیت دخل در معقولات در داده مشقت خود را رایگان
خود را مسطون خلق کند چنانچه در بنولا پسر عم عارف بی نظیر هادی برنا و پیر جناب روشندل شاه صاحب
قدس سره مسمی خیراتی صاحب ... انه کتابی بنام ردخزینة الاسرار که مطلبش سراسر خلاف کتاب
سفر در وطن است تالیف نموده فکر خود را ناحق بمذمت که باعث خسارت دنیا و دین است
آورده ... به ردکتاب خزینة الاسرار از خادمان التماس بخدمت مرشدم رفت صلح خیر خمیر آن
مرشد بنیظیر است معروضه خادمان بمرتبه قبول جاگزین نشد بنا بران ریاض خاندان آصفیه ثمره
شجره ... دودمان نظامیه نقاوه مرشدزادگان سلطنت دکن ذیشوکت والاجاه نواب میر وزیر علیخان
بادشاه دام اقباله که نبیره جناب ثریا حکم آرامگاه نواب صمصام الملک مرحوم
و داماد مغفرت مکان علیه الرحمن والرضوان اند بخلوص دل و عقیدت باطن و اعتقاد با مرشد
موصوف داشته در سلک چشتیه العالیه بید مرشد منسلک گردید رتبه ید الله فوق ایدیهم دریافته

بمطالب عرفان گوی سبقت ربوده اند اقدام برد خزینه ان اسرار فرموده بادله اجله کتاب
جان سخن معروف بدندان شکن بطبع درآورده چون بندهٔ درگاهِ لم یزلی معتقد
ازلی محمد قادر علی را نسبت مرشدِ ممدوح خادمی و نسبت مرشد زادهٔ معز نیاز حاصل است
لہذا سطری چند باظہار روئیدادِ مرموزه بحیطهٔ تسطیر درآورده مادهٔ تاریخ باستدعا
ضم الحق کتاب جان سخن زرداده فقط

تاریخ

جان سخن محرم راز آمد
۱۲۹۶ھ

ہذا دیباچہ تصنیف زبدہ علمای روزگار قدوہ فضلای نامدار جناب

مولوی عبدالستار صاحب دام افضاله

گوہر دریای رموزِ قدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوارِ حمد وثنا وہی گلچین احدیت ہے بہارِ گلشن روزگار جسکا رنگِ قدرت ہے جب اُسکا نور
جلوه افروز ہوا ہر ذره مہر جہان سوز ہوا پروانہ اُسکی شمع تجلی جمال کا عاشقِ زار ہے چکور بھی
اُس ماه آسمانِ احدیت پر نثار ہے غنچہ اُسکی ذکرِ خفی سے عطر آمیز ـ لبہا درد اُسکی ذرِ جلی سے
لبریز ـ اُسی نے خلیل پر نار گلزار بنائی ہے اپنی قدرتِ کاملہ سے بہار دکھائی ہے کلیم کو اُسنے محوِ دیدار کیا
ربّ ارنی کا وِرد سکھلا دیا اُسنے قطرهٔ آب پر ہر طرح کی صورت گری کی کسیکو پیغمبری عزت
کسیکو ولایت سے سروری دی ـ اُسکی حمد مین زبان سوسن جب گویا ہوئی اسواسطے عندلیب

ادا ہوئی اسکی حمد ادا کرے یہ کہاں یارائی بشر ہے اِس مقام مین خاموشی بہتر ہے

مثنوی

یگانہ ہے وہ مالکِ دوسرا
سہیم اُسکا ہرگز نہین دوسرا

بیان کِس سے ہو اُسکی قدرت کا حال
کمال اُسکا جو ہے سو ہے بیزوال

عناصر کو باہم دیا اتحاد
چہ آب و چہ خاک و چہ آتش چہ باد

ہی عظمت اور قدرت کے صنعت عیان
بنای ستون خیمۂ آسمان

وہ ہے روشنی بخش خورشید و ماہ
کیا روز و شب کو سفید و سیاہ

اور نعتِ بیشمار سیّد مختار سردار ابرار رحمتِ عالم فخر بنی آدم کو لائق ہے کہ جسکی ظہور سراپا سے اسکے ظلمتِ جہانے زوال پایا اور جن بشر کو دشت ضلالت سے راہِ ہدایت طرف بلایا خس و خاشاک کفر برق تیغ اسلام سے جلایا۔ آتش شرک کو آب شمشیر توحید سے بجھایا۔ خانۂ کعبہ سے بتون کو نکالا۔ خانۂ دل سے بُت پرستی کو تالا۔

نظم

محمد نبی سرورِ انبیا
حبیب خدا احمدِ مجتبیٰ

وہ بحرِ شفاعت وہ مہر کرم
وہ مہرِ عرب اور ماہِ عجم

ہزاران ہزار مدح و توصیف بیشمار ہر چہار اصحاب کبار پر جو نیر آسمان تطہیر ہین فلک خیر اسکے بدرِ منیر گلستانِ دین نے اُنسے بہار پائی ہے گمراہون کو راہ ہدایت دکھائی۔ دورِ کفار بدکار کو ایسا تیغ بیدریغ کیا کہ نام کفر کا حتی الامکان نام کو بھی نچھوڑا۔ اِن ہر چہار حضرات کو

اگرچہ چار ستون خانۂ دین کہا جاوے تو حق ہے بلکہ اگر چار عنصر اسلام لکھا جاوے بجا ہے

نظم

ہین آل مطہر گرامی صفات	سفینہ کو امت کی ہیشک نجات
اور اصحاب انکے کے تھے باادب	کواکب ہین وہ دین کے سبکے سب
درود خدا ہووے اُنپر مدام	بحق نبی تا بروز قیام

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد حمد و صلوٰۃ یہہ بندۂ خاکسار الراجی رحمۃ اللہ الغفار محمد عبد الستار غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ خدمت بابرکت مین سالکان راہ حق و رہروان طریق ہدایت کی عرض کرتا ہے کہ مدتِ دراز عرصۂ دیرباز سے یہہ آرزو جاگزین خاطر اور یہہ تمنا دامنگیر حال ہوئی تھی کہ کوئی ایسے رہبرِ کامل کو پاؤن کہ جسکی ایک نظر فیض اثر سے اپنی ہستی کو مٹاؤن اور خدا کو پہنچ جاؤن۔ اسی فکر و اندیشہ مین لیل و نہار صبح و مسا بسر کرتا تھا اسی جستجو مین ہر در و دیوار سے ٹکرین مارتا تھا ناگاہ ہاتفِ غیبی نے یہہ ندا دی کہ فلان جا ایک عارف کامل بحق واصل ملکی صفات سراپا برکات حقیقت پناہ فضیلت دستگاہ معدن فضائل بحر فوضل مصدر فیوضات منبع حسنات محقق مسائل شریعت سالک مسالک طریقت حاوی کمالات صوری ومعنوی متکفل مرام دینی و دنیوی جامع علم و عمل مظہر لطف ازل قبلۂ حاجات کعبۂ مرادات عالی نسب و حسب مقبول بارگاہ خداوندی مقرب حضرت لم یزلی محرم اسرار الٰہی سرچشمۂ فیوضات نامتناہی آفتاب ولایت ماہتاب منزل ہدایت سلطان ملک تحمل شاہنشاہ اقلیم توکل خضر دلہای تشنگان شمع روح عارفان کلید گنجینۂ اسرار خفی و جلی جناب حضرت سید شاہ محمد افتخار علی مدنی ملقب

ب الوطن الحسینی الحسن زاد اللہ تعالی برکاتہ ورفع اللہ شانہ سکونت پذیر ہین اور اُسی جاے پر
تی افروز ہین۔ الغرض مین نے قبلہ موصوف کے اقدامبوسی سے مشرف ہوا اور رخا کیا سے آپکے عزت
ری حاصل کی جیسا کہ سُنا تھا اُس سے زیادہ پایا اور بیعت سے مشرف ہوا اور خادمی مین حضرت
داخل ہوا افضال خداوند لایزال سے شاہد مقصود جلوہ دکھایا گوہر مدعا ہاتھ آیا گرہ مُراد کی
کلی مقصود کی کھلی ایکدم مین توجہ رہبر کامل شیخ واصل نے وہان پہنچا دیا کہ فرشتون کا طایر فہم
اس اُس صحرا بے نشان کے گرد نہ پہنچ سکا حضرت قطب العارفین تاج العاشقین
نبستان اولیا بہار بوستان اتقیا نے ایک رسالہ مسمّی سفر در وطن سیر و سلوک و حاصل حقایق
صنیف فرمایا ہے جسکے مطالعہ سے دل سے بالکل ظلمت اغیار کدورت جاے اور روشنی ہدایت کی او صفائی
ن کی آوے اور اس رسالہ کو فقیر حقیر بغور مطالعہ کیا او جس ذی استعداد عارف و عالم نے دیکھا سبحان اللہ
عجب کتاب ہے مختصر او کامل مضامین ہدایت کو شامل تمام رسالہ ارشادات سے مملو ہے گویا
یا کوزہ مین بہرا ہے ہر سطر اُسکی شاہراہ تعلیم و تلقین ہے اور ہر جملہ اُسکا سرمایہ رشد و یقین ہے

نظم

شریعت کا ہے مرشد رہنما	طریقت کا ہے گوہر مدعا
شبستان دین مین وہ اک شمع ہے	کہ بس روشن اُس سے ہر اک جمع ہے
دل اہل دین اُسپہ پروانہ ہے	نہ سمجھا جو اُسکو وہ دیوانہ ہے

در یہہ کلام معجز نظام پسند خاطر عوام لاکلام ہے حاسد بدکیش کی نظر مین یہہ ایک خار ہے
حق بین و انصاف پسند کی چشم مین فی الواقع ایک گلشن جاوید بہار ہے اصلاً تصوف کا لب لباب ہے

منتخب عرفان کتاب لاجواب ہے - بیاض مین السطور نور دیدۂ حور ہے سواد اُسکا سرمۂ
حرفون کا خم زلف معشوقان ہے ہر نقطہ خالِ رخِ خوبان ہے غرض جو کچھ ہے خوب ہے دل
مرغوب ہے خاص و عام اُس سے فیض پاتے ہین اور زنگِ خودی کو سینۂ بے کینہ سے چھلتے ہر
اشخاص نے اپنی نافہمی سے خبثِ باطنی سے اُسپر اعتراض کیا اور ایک رسالہ نامزد خزینۃ الا
سراسر خلافِ مضامین سفر در وطن ہے تصنیف فرمایا اور خاص و عام مین اپنا اعتبار کھویا اور اُس
کو ایک بزرگ مرد سادہ جو معلومات صوری و معنوی سے مطلق معرا معروف خیراتی صاحب فر
قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین برہان العاشقین منبع فضایل و فواضل اعنے جناب روشن دل
نور اللہ مرقدہٗ مضجعہ کے نام سے مشتہر کیا ہمکو یقین نہین ہے کہ وہ ایسے اعتراض مہمل کرین اور ایسے
تصانیف تہمت و پُر دخل مین دخل دین کسواسطے کہ وہ اِن باتون سے مطلق عاری ہین فقط مرد
انکو بزرگ بہ سادہ صفاتی جانکر انکے نام سے مشہور کیا جب مصنفِ عالی مرتبت مرشدی و مر
اُسکو ملاحظہ فرمایا از سرتا پا مہمل پایا ایک سوال بھی لایقِ جواب نہ پایا۔ من بعد مریدون نے حض
پیرو مرشد کی جواب لکھنے کا قصد کیا اسمین نقاوۂ خاندانِ شاہانِ دکن منتخب دودمانِ سلاط
زمن غرۂ ناصیہ نصفت و اقبال قرۃ باصرۂ حشمت و اجلال سر چشمۂ الوف اعطاف مظہر صنوف ا
ناثر و ناظم عارف و عالم مخزنِ علوم معقول و منقول معدنِ فہوم فروع و اصول سیاح دریای عرفان
سیاحِ بیدای ایقان عالی مناصب والا مناقب منبع الاحسان کریم الامتنان نواب میر وزیر الدو
علیخان بہادر دام اقبالہ و حشمتہ کہ داماد نیک نہاد زینت بخش گلشنِ جہان غفران مکان جناب افضل الدو
بہادر نار اللہ ثراہ کے ہین یہہ رسالہ جان سخن فی تشریح رسالہ سفر در وطن بردِ اعتراضات خزینۃ الاسرار

تصنیف فرمایا۔ الحق یہہ کتاب در جواب لاجواب انتخاب ایسی ہے کہ جسکی تعریف مین زبان قاصر ہے فقرات نکات اشارات اُسکے مشحون مواعظ بی نظیر براہین معقول و منقول صوری و معنوی سے دریاے ہدایت موج زن ہے اور ہر کلام سے اُسکے آفتاب ارشاد پرتو فگن ہے چنانچہ ارباب فضل و کمال اصحاب حال و قال علما فضلا عرفا دیکھہ کر حظ وافی بہرہ کافی فواید اُٹھاینگے اور عوام اُسکو پڑہکر روسنی علم مین آوینگے تاریکی جہل سے دور ہو جائینگے۔ امید کہ جب طالبان دین رہروان یقین اسکا مطالعہ فرماوین مصنف کے حق مین دعاے خیر کرین

اللّٰھم سلمنا من جمیع الظالم والخطایا بجاہ النبی سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین

تاریخ اختتام کتاب جان سخن

کرد تصنیف چون وزیر علے	نسخۂ لاجواب جان سخن
عبد ستار گفت تاریخش	بے بدل این کتاب جان سخن

ہزاد دیباچہ تصنیف شاعر بعدیل ممتحن جامع جمیع علوم و فن
میر بادشاہ حسن تخلص حکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
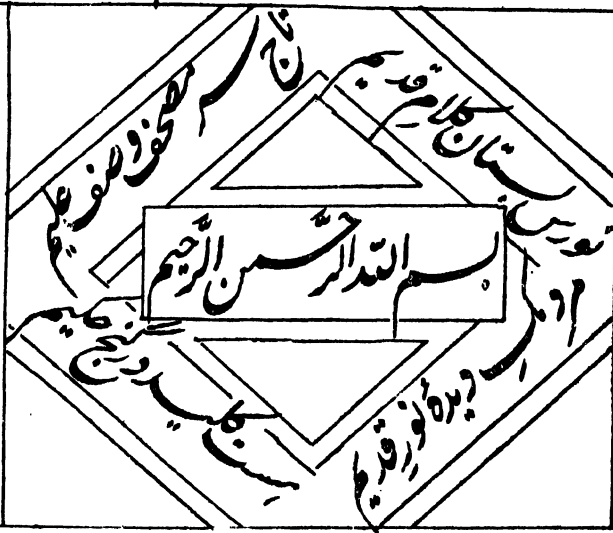
لآلیِ منتِ بیشمار نثارِ بارگاہِ آفریدگارِ لیل و نہار جسنے لمعاتِ جلال و جمال سے اپنے نور و ظلمت کو
ملا کر نور سے ظلمت کو اور ظلمت سے نور کو روشن فرمایا تُخْرِجُ اللَّیْلَ مِنَ النَّہَارِ وَتُخْرِجُ النَّہَارَ
مِنَ اللَّیْلِ اور حمد بیحد سپاس بیقیاس خاص حکیم علی الاطلاق کو سزاوار ہے کہ جسکی قدرت کاملہ
حکمتِ بالغہ نے زمانے میں خیر و شر توام پیدا کئے انسان کو نور ہدایت سے اور شیطان کو ظلمت ضلالت
سے ممتاز فرمایا لَا یَخْلُوْ اَفْعَالُ الْحَکِیْمِ عَنِ الْحِکْمَتِ غور سے دیکھو تو کائنات میں خیر
و شر کا ظہور ہے اور عالم کون و فساد اضداد ہی سے معمور ہے المختصر بہشت برین اسکی جمال باکمال کی
ادنی ضو ہے اور نارِ جہنم اسکی جلال کا ایک پرتو ہے جل جلالہ و عم نوالہ۔ درودِ نامحدود و تحیۂ مشکیں بیش
روح پرفتوح جنابِ سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات ناصر الملل طراز الحلل لامع النور دافع الظلم

شفیع الامم حضرت ابو القاسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول مقبول کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شان مین خود ارحم الراحمین نے وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ نازل فرمایا بے شک وہ
ذات قدسی صفات ایسی ہے کہ جسکی طفیل سے اسلام کامل اور کفر زایل ہوا۔ یہ کیا اگر حق پوچھیے تو
اُسی آفتاب عالمتاب نے تمامی ذاتِ عالم کو جبکی وجود کا پتا نتھا چمکا دیا۔ الغرض اُس برگزیدۂ بارگاہ
کبریا کی تعریف کوئی کیا کر سکے کسکا حوصلہ ہے کہ اُسکا حق ادا کر سکے

رُباعی

در سلسلۂ نطفۂ آدم ہستی	لیکن زتو یافت او ہم ہستی
کو نین فروغ نورِ پاک تو بود	ای خیر بشر تو اصلِ عالم ہستی

امابعد خاکسار بندۂ ذو المنن میر بادشاہ حسن المتخلص حکیم ابن حکیم میر بندہ حسن ابن میر عنایت علی خان
بہادر مرحوم عرف آغا دولہ لکھنوی بعد تحصیل علوم عربی فارسی ہیئت طبعیات و حکمت طبابت زبان
سریانی کی مطالعہ کتب تصانیف صوفیہ کرام مشایخین عظام سے مشرف ہوا اور معلوم کیا
جملہ سامانِ عالم علوی و سفلی ظہورِ ذات و صفات و اسما و افعالِ کبریا ہین اور کل اعیانِ جہان شان
حسن ازل کے آئینہ ہین لیکن صرف اسقدر تحقیق تسکین بخش خاطر جویا نہ تھی و مقصود بہرہ مندی سے اصلا
نتھی ثابت ہوا کہ حصول اس سعادت کا بجز مرشدِ کامل کے محال ہے اور بغیر راہبری کسی حقایق آگاہ کے
منزلِ مقصود کو پہنچنا وہم و خیال سے اور اک و فہم کو یارا نہین بدونِ عجز کی چارا نہین پھر از شرہ رہبر من
تکاپو اختیار کی بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن کہ اکثر اہلِ کمال سے معمور ہے عزم ہوا کہ ہر ایک سے
ملنا ضرور ہے کامل بارہ برس تجسس مین گذرے آخر الامر مفخر سادات کرام منتخب عرفای عظام بریاز

بارگاہ باری مقرب لبساط جباری واقفِ اسرارِ خفی وجلی مولانا مرشدنا حضرت سید شاہ محمد افتخار علی المدنی معروف بغریب الوطن الحسینی الحسن مقیم حیدرآباد دکن کی خدمت فیضدرجت سے شرف اندوز ہوا سعادت دارین حاصل کی۔ ہاتھ سے ہاتھ ملتے ہی یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ہمدست ہوا آنکھ سے آنکھ لڑتے ہی عقدہ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ حل ہوا نظر سے پردہ عبودیت کا اٹھ گیا تحت و فوق میں جلوہ ربوبیت کا دکھلائی دیا بحمد اللہ یا تو وہ دن تھے کہیں سوا مخلوق کے خالق کا پتا نہیں ملتا تھا لطیفل توجہ شیخ اکمل ایسا کچھ حسن اتفاق ہوا کہ کسی جگہ بجز خالق کے مخلوق کی ہوا بھی نہیں آتی ہے۔ ہر ذرہ آئینہ آفتاب جمال الٰہی ہے۔ ہر قطرہ قلزم اسرار نامتناہی قلم مقطوع اللسان کو کیا یارا ہے جو شمہ حالات امر کا شفات تحریر کر سکے اور انسان عجز بیان کو کیا چارا کہ ذرہ واقعات معاینہ تقریر کر سکے۔ ہاں قدر گوہر آبدار جوہری جانتا ہے شان سخن کو سخن شناس ہی پہچانتا ہے

فرد

سوختم از دست صرافان نا جوہر شناس	بارہا خرمہرہ را با دُر برابر می کنند

شجرۂ جدیۃ العالیہ شیخنا

سیدنا و شیخنا و مولانا حضرت سید شاہ محمد افتخار علی المدنی کو بیعت و خرقۂ خلافت اپنے والد حضرت میر کاظم علی الحسینی المدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید محمد الحسینی المدنی سے انکو اپنے والد سید کریم الدین حسینی المدنی سے انکو اپنے والد سید محمد حنیف مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید جعفر علی المدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید حاجی علی محمد عرب مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید قل محمود مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید دوست محمد مدنی سے انکو اپنے

والد حضرت سید امیر محمد مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید محمود مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید علی مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید جلال الدین مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید قاسم مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید عبد اللہ مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید ابراہیم مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید داؤد مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید حسین مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید عبد اللہ مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید اسمعیل مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید ہاشم مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید جلال الدین مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید ابو محمد اسمعیل مدنی سے انکو اپنے والد حضرت ابو القاسم احمد مدنی سے انکو اپنے والد حضرت ابی عبد اللہ مدنی سے انکو اپنے والد سید ابی علی محمد الاصغر مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید احمد سکین مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید ابو عبد اللہ جعفر شاعر مدنی سے انکو اپنے والد حضرت سید محمد مدنی سے انکو اپنے والد حضرت زید شہید مدنی سے انکو اپنے والد حضرت امام انام حضرت زین العابدین علیہ السلام سے انکو اپنے والد حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام سے انکو اپنے والد اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے انکو جناب حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکو رب العزت و استار سے جل جلالہ عم نوالہ

شجرۂ چشتیہ العالیہ

حضرت سیدنا شیخنا مولانا سید شاہ محمد افتخار علی مدنی کو خرقۂ خلافت حاصل ہوا حضرت پیر شاہ اکبر علی حسینی الچشتی سے انکو شاہ شجاع الحق الحقانی چشتی سے انکو خواجہ پیر شاہ اقدس مقدس چشتی سے انکو خواجہ پیر شاہ اشرف المشرف چشتی سے انکو خواجہ پیر شاہ عطا چشتی سے

انکو خواجہ پیر شاہ کریم سلونی چشتی سے انکو خواجہ پیر شاہ محمد لکھنوی چشتی سے انکو خواجہ بایزید متوکل چشتی سے انکو خواجہ دانیال پارسا چشتی سے انکو خواجہ یوسف تبری چشتی سے انکو خواجہ شریف الدین ہانسوی چشتی سے انکو خواجہ امین الدین کرمانی چشتی سے انکو خواجہ جمال الدین سجاوندی چشتی سے انکو خواجہ حمید الدین چشتی سے انکو خواجہ سراج الدین اخی چشتی سے انکو خواجہ نظام الحق والدین محبوب الٰہی چشتی سے انکو خواجہ شیخ فرید الدین شکر گنج چشتی سے انکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی سے انکو خواجۂ خواجگان خواجہ معین الحق والدین ہند الولی عطاء رسول چشتی سے انکو حضرت خواجہ عثمان ہرونی چشتی سے انکو حاجی شریف زندنی چشتی سے انکو خواجہ قطب الدین مودود چشتی سے انکو خواجہ ناصح الدین یوسف چشتی سے انکو خواجہ نصیر الدین چشتی سے انکو خواجہ ابو احمد ابدال چشتی سے انکو خواجہ شمس الدین ابو اسحاق شامی چشتی سے انکو خواجہ ممشاد علوی دینوری چشتی سے انکو خواجہ امین الدین ابو ہبیرۃ البصری چشتی سے انکو خواجہ حذیفۃ المرعشی سے انکو خواجہ ابراہیم ادہم سے انکو خواجہ فضیل بن عیاض سے انکو خواجہ عبد الواحد بن زید سے انکو خواجہ حسن بصری سے انکو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب سے انکو حضرت سیدنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکو رب العزت والستار سے

شجرۂ قادریہ العالیہ

حضرت شیخنا و مولانا سید شاہ محمد افتخار علی مدنی کو خرقۂ خلافت حاصل ہوا حضرت میر اکبر علی قادری و چشتی سے انکو سید شاہ نور الابصار غریب عالم قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ نور الغفار

غریب عالم قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ نور الستار غریب عالم قادری سے انکو اپنے
والد سید شاہ نور الحق غریب عالم قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ مبارک الدین قادری سے
انکو اپنے والد سید شاہ جلال الدین ثانی قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ ثورم قادری سے انکو
اپنے والد سید شاہ حسین قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ بہاؤ الدین قادری سے انکو اپنے
والد سید شاہ نصر اللہ قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ نظام الدین قادری سے انکو اپنے والد
سید شاہ جلال الدین قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ محمود قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ
بہاؤ الدین قادری سے انکو اپنے والد سید شاہ علاؤ الدین قادری سے انکو اپنے والد حضرت
سید شاہ عبد الرزاق قادری سے انکو اپنے والد قطب ربانی محبوب سبحانی میران شاہ محی الدین
سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے انکو خواجہ شیخ ابو سعید مبارک المخزمی سے انکو شیخ
ابو الحسن بن علی القریشی الهکاری سے انکو شیخ ابو الفرح بن یوسف طرطوسی سے انکو شیخ ابو الفضل
بن عبد الواحد یمنی سے انکو خواجہ ابو بکر شبلی سے انکو خواجہ جنید بغدادی سے انکو خواجہ سری
سقطی سے انکو خواجہ معروف کرخی سے انکو حضرت امام علی موسی رضا سے انکو حضرت امام
موسی کاظم سے انکو حضرت امام جعفر صادق سے انکو حضرت امام محمد باقر سے انکو حضرت امام
زین العابدین سے انکو حضرت امام حسین شہید دشت کربلا سے انکو حضرت امام حسن مجتبی سے
علیہم السلام انکو جناب امیر المومنین علی ابن ابطالب کرم اللہ وجہہ سے انکو حضرت خاتم الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - سوا اسکے استفادہ و انبساط مکاشفہ اور واقعات
بطریق اویسی شیخ اکمل کو آقا سے ارواح طیبات صدر سے بہت کچھ حاصل ہوا - دل صفا منزل

آئینہ جمال فروالجلال بنا ہے اگرچہ مجاہدات وریاضات ومکاشفات وواقعات کے نکات واشارات مرقوم قلم بدایع رقم ہوا ایک دفتر عظیم طیار ہو جسکا مجموعہ گنجینہ اسرار ہو۔ اس مختصر میں اُس مطول کا ذکر موقع نہ جانا اکثر علما فضلا عرفا مستفیض نکات واشارات ومستفید لبساط سعادت مناط رہا کرتے ہیں۔ یہہ خاکسار بھی اکثر اوقات بعظمت تمام باریاب بہرہ اندوز رہتا ہے مثنوی مولوی معنوی کی روزانہ تدریس کے سوا ہفتہ میں دوبار دوشنبہ کو بعد نماز عصر و بعد نماز جمعہ تا دو ساعت کامل قرات فرماتے ہیں اور مطالب اسکے کمال دقیقہ سنجی سے بفصاحت بیان کرتے ہیں اکثر غواصان دریاے بلاغت و سیّاحان بیداے فصاحت مُقر ہیں کہ ہمنے اس شرح و بسط کے ساتھ تشریح مثنوی شریف نہیں سُنی ہرچند شارحین مثنوی موصوف نے اپنی اپنی طبیعت کے زور سے عقد حل کیئے لیکن شیخ اکمل ہمیشہ القاے باطنی اور فیوض الہام ربّانی سے ایسے نکات واشارات معنی باریک سے سامعین کو مستفیض فرماتے ہیں کہ طبیعت لوٹ جاتی ہے اگر ایک اشارہ فرمایا طالب حقکو منزل مقصود پہنچا دیا بفحواے بیت کریم ساےل خود راغنی کند یکبارہ دوبارہ لب نکشاید صدف زابر بہار۔ باوجود اُسکے خلق وتواضع بدرجۂ غایت اور عجز وانکسار بے نہایت حالت ظاہری کی یہہ صورت کہ کسی شخص اجنبی کو ہرگز یہہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ آپکو کسی فن میں دستگاہ ہے بحکم آنکہ فرد چو بیت المقدس درون پر زتاب + رہا کردہ دیوار بیرون خراب + حضرت موصوف کے تصنیفات بابرکات متعدد ہیں چنانچہ تجلیات سُبحانی وخلاصۂ تصوف وبحر اسرار۔ ودُرالاسرار۔ ومخزن اشارات۔ اور ایک دیوان غزلیات رنگین میں اور علم تصوف میں سراپا ایک دیوان یہہ سب ارشاد حضرت نے فرمائے ہیں۔ فی زماننا نیّر اوج اجلال مہر سپہر اقبال کیوان خدم گردون حشم خورشید شیم نواب فلک جناب

ہلال رکاب فتح انتساب نواب میر وزیر علیخان بہادر دام اقبالہ و افاض علی العلمین برّہ
و احسانہ خلف الصدق نواب بابر جنگ مرحوم ابن نواب صمصام الملک بہادر مرحوم ابن
نواب سکندر جاہ بہادر مرحوم ابن نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر مغفور نوّر اللہ مرقدہم نے جو بی الحال
از روی رشتہ داری نواب میر محبوب علیخان بہادر دام اقبالہ و اجلالہ والی ریاست حیدرآباد دکن
کے بہنوی ہین تصنیف رسالۂ سفر در وطن کی درخواست فرمائی شیخ الکل نے ادنی توجہ اور
قلیل تر مدت مین رسالۂ سفر در وطن تحریر فرما کر سرگشتگان وادی ناکامی کو کعبۂ مقصود تک پہنچا دیا
بڑے بڑے علامۂ عصر فہامۂ دہر عرفائے روزگار کملائے نامدار شیخ موصوف کا لوہا مان گئے لیکن چند
تنگ ظرفان بے اعتبار کوتہ اندیشان بیوفا نے فرومایگی سے زبان اعتراض دراز کی کسی نے
کچھ کہا کسی نے کچھ لکھا لیکن اُن سب کے اعتراضات کی بے سروپائی ایسی تھی کہ طفل دبستان
بھی تسلیم نکرے اور منجملہ معترضین بر شخص خاص کی نسبت یہ مصرعہ زبان زد عام ہے ع
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست۔ الغرض معترضین نے جو خود ہی نام کو فقیر کہلاتے ہین براہ رشک
و حسد یہ کارروائی کی ہے کہ اُس مجموعۂ اعتراضات کو اپنے نام سے مشہور نکیا بلکہ ایک مرد
بزرگ سادہ لوح نعجب صفاتی المتخلص خیراتی صاحب کے نام سے جو منجملہ فرزند حقایق آگاہ معرفت دستگاہ
جان شریعت کان معرفت رہبر کامل جناب وہ شندل صاحب قدس سرہٗ کے ہین شہرت دی ہماری حسن
ظن سے یہ امر بالکل بعید ہے کہ صاحب موصوف جو خیراتی صاحب ہین ایسے خیالات خام کو اپنے دل مین
جگہ دینگے کیونکہ وہ عارف باللہ ہین اور رمز موت سے آگاہ ہین انکو نفسانیت کی گفتگو سے کیا علاقہ
وہ زمرۂ ارباب صفا سے ہین اوّل انکو علم ظاہری سے مطلق خبر نہین دوسرا نکات و اشارات آمیز

وسنگین سے اصلاً بہرہ ور نہین وہ اِس کلام مسجع ومقفی اور اصطلاحات صنایع بدایع سے مملو ہے
وہ بیچارے کیا جانین ہم کبھی اسکو مانینگے اگر فی الحقیقت وہ معترض ہوتے تو خود پوچھ لیتے یا استفسار
کرواتے اور حق ہے ارباب صفا عرفا کی زبان پر تو کیا مجال ہے محفل مین تذکرہ نفسانیت کا ہو محال
ہے کہ وہ بہ تیقن واقف ہین کہ نتیجہ عرفان و توحید کشفی کا صلح کُل اور اتحاد و خُلق باخلق خلوص و اتفاق ہے
نہ کہ نفسانیت و مجادلہ و نفاق ہے بہر حال جب وہ اعتراضات مریدین و معتقدین کے نظر سے گذرے
کہ جنکی تعداد دوسہ ہزار سے زیادہ ہے اکثر بالاتفاق چاہا کہ اُس سینہ مرا عتراضات کا جواب لکھے
پر حضرت شیخ موصوف سے اصرار کیا حضرت معز الیہ نے صاف انکار کیا اور فرمایا یہ ہمارا شیوہ نہین
فقیر کو ان جھگڑون سے سروکار نہین ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست پس چونکہ رسالہ سفر در وطن
حسب خواہش نواب صاحب موصوف الصدر کے تصنیف ہوا تھا اسلئے نواب صاحب ہی نے فرمایا کہ تحریر جواب
باصواب حق میرا ہے۔ پس جمیع نکات و اشارات ہدایت آمیز حضرت شیخ ممدوح سے من و عن جو
سماعت مین آئی بے تصرف طبع رسا اپنے خلاصہ حکایت سفر در وطن اور ہر ایک سوال کا
جواب علیحدہ ترقیم فرمایا اور یہ رسالہ المسمی بجان سخن عرف دندان شکن بہر گستگان وادی ضلالت
کی ہدایت کیواسطے بتاریخ پانزدہم محرم الحرام ۱۲۹۶ سنہ یکہزار و دو صد و نود و شش ہجری نبوی
مین ملقب کیا اللہ جل شانہ جمیع احباب کو توفیق نیک رفیق فرما دے

الٰہی آمین ثم آمین

تمۃ بالخیر
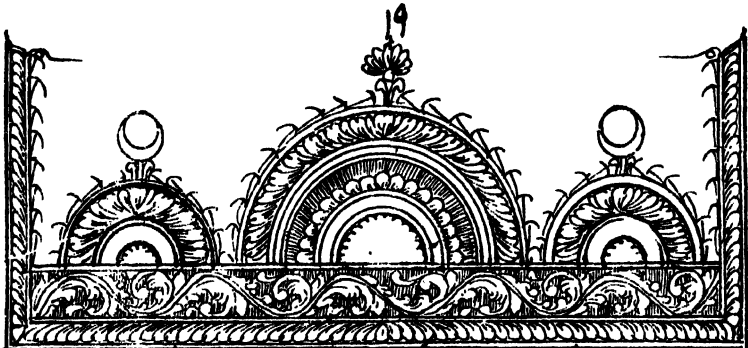
ہذا دیباچہ اصل کتاب از جانب مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحمید بحید تحمید بعید د شاہد احد لا الہ الا اللہ کو شایان ہے کہ آئینہ نور حسن ازل مین جمال عشق ابد پیوند سے معاینہ جمان ہمیشان کیا اور اُس آئینہ احد نما کو اسم گرامی محمد رسول اللہ و لقب احمدی سے سرفراز فرمایا و پرتو شان بے نشان کو اپنے عالم غیب و الشہادت نے عالم شہادت اشتہار دیا و وجود جامع شخص و مرأت و عکس یعنے ذات و صفات و اسما و افعال و آثار اعتبارات کا نام آدم رکھا جل جلالہ و عم نوالہ

شخص و عکس اس آئینہ مین جلوہ فرما ہو گئے	اُسنے دیکھا آپکو ہم اُسمین پیدا ہو گئے

ابیات

احمد چو احد بحرف میم است	در یاب گرت تو خود سلیم است
کان میم چہل بود در اعداد	ہر یک ز مراتبے نشان داد
چل مرتبہ اصل عالم آمد	آن جملہ بمیم خاتم آمد
پس طبع کل است تا لی آن	چون آئینہ شد مجالی آن

زان پس شده جوهر هیولی | تفصیلِ مقدماتِ اولی
اور القب است رقِ منشور | در مصحف و هم در کتاب مسطور
پس بعد ظهور عرشِ رحمان | پس کرسی و هفت چرخ گردان
پس هفت ستاره در شمار است | هر یک با ثر برای کار است
پس شکلِ دوازده بروج است | مقدارِ هبوط و هم عروج است
پس چار کره باصل پاک است | آن آتش باد و آب و خاک است
مولودِ ثلاثه زان نشان داد | این آمده سی و نه در اعداد
آمد چه علم وجودِ انسان | آئینهٔ حسنِ پاک سبحان
ای محرم گنجِ رازِ سرمد | این است بیانِ اسمِ احمد

بعد شکر و ثنائے احدِ کریم و نعتِ احمد بے میم و مدحِ ائمہ برگزیدۂ علیم و کلیم و وصفِ اصحابِ نورِ قدیم کے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین ضمیرِ صفا تخمیرِ عقدہ کشایانِ حقایقِ اصولِ شریعت و طریقت و لغت و نکتہ سنجانِ دقایقِ حقیقت الحقیقت پر واضح لائح ہو کہ یہ نیازمند عتبۂ ایزدی میر وزیر الدین علی نے غفر اللہ ذنوبہ بہادے اپنے جو سلاطین حیدر آباد دکن سے ہے اغماض فرما کر بلحاظِ سعایۂ رفر

فرد

بجز من دو جہان سر فرو نمی آرند | دماغِ کبر گدایان خوشہ چینان بین

بدو طلوعِ نیرِ اعظمِ شعور سے پرتو پذیرِ صلحا فقرا علما با عمل عرفائے اکمل سے مجالست رہی حصولِ سعادتِ دارین دولتِ کونین جانا خصوصًا محققِ عدیم المثل یکتا نورِ البصر دیدۂ عرفا مقبول

بارگاہِ لم یزلی سیّد شاہ محمد افتخار علی مدنی ملقب غریب الوطن الحسینی الحسن متوطنِ حیدرآباد دکن سلمہ اللہ ذو المنن سے بعد تحصیل علوم فارسی و عربی فقہ و حدیث کے حصول علم لدنی کیلئے بہزار عقیدت کیشی ارادت منشی کے سلسلہ چشتیہ العالیہ میں منسلک ہوا توفیقِ ایزدی سے تائیدِ جنابِ مصطفوی سے استعانتِ خواجگانِ چشت بہشت سرشت سے وجذبہ صفا دل عرش منزل رہبرِ کامل سے راستہ جو بغایت خیال و قیاس گمان و وہم سے پرے تھا

فرد

قبلۂ من آپ تک پہنچی کوئی مقدور ہے	لامکاں نزدیک ہے پر کعبۂ دل دور ہے

طرفۃ العین میں طی کیا بجتِ مساعد سے ہاتھ سر دست کو ہر مقصد تک پہنچا ناصیہ سائی کے بدولت پایۂ عالی پایا پردۂ طلب آئینہ مطلوب نما ہوا فضائے حدیقۂ عبودیت میں جلوہ بہارِ ربوبیت کا دکھلائی دیا اسم کے لیتے ہی مسمّٰی کے صدائے لبیک سے گوشِ ضمیر عشق تخمیر بہرہ ور و مسرور ہوا شاہدِ غیب لاریب زیب و سادہ دیدہ پرنور ہوا بہر سو چشم بکشایم جمالِ یار می بینم حجاب ما سوا سطح نظر تک آئے کیا مجال ہے خطرا غیرِ حق کا گذر بارگاہِ دلِ حق منزل تک مطلقاً محال ہے بہرحال اس دیدہ نشین سے ہر پل وصالِ دامانِ حواس گلہائے خود رفتگی سے مالا مال ہے آئینہ ضمیرِ صفا تخمیر فانی بجود باقی بجمال ذوالجلال ہے ہر آئینہ ہر دم حسبِ ارشاد رہبرِ کامل شیخ و اصل حالِ اپنا بفال ہے

غزل

ملتے ہیں جیسے شاہ سے ویسے گدا سے ہم	جاروب گھر میں دیتے ہیں بالِ ہما سے ہم
آئی سمجھ میں ہمنفسی جب سے یار کی	محفوظ گھر میں رہتے ہیں اپنی صدا سے ہم

چشمک کی چال عرصۂ فردا سمجھے ہیں
ہمکو بھی اطلاع نہیں ہے یہ بھید سے
آئینہ نگاہ ہے پیشِ نظر کہاں
پاتے ہیں مدعائے دو عالم جو اسکو

ہر آن ایسے ملتے ہیں اپنے خدا سے ہم
باتیں جو کرتے رہتے ہیں اکثر خدا سے ہم
بیٹھے ہیں چار چشم ہو شانِ خدا سے ہم
جا سکتے ہم نہیں ہیں کہیں اپنی جا سے ہم

قطعہ

کہلاتے ہیں خضر یہ بیابان کے راہزن
پر جب خضر ملا تو نظر آئی راہ راست
وہ اور ہی جہان ہے جہان ہم ہیں اَوطن

سو بار داؤ کھا چکے ہر رہنما سے ہم
باتیں ہی کرتے کرتے ملے مدعا سے ہم
واقف نہیں ہنوز فنا او بقا سے ہم

بحمد اللہ مملو جام امید ہے غذا شربت دید ہے ہر آنِ مدّ نظر جلوہ عید ہے مگر غلبۂ ذوق عشق سے لب آشنا صدائے ہل من مزید ہے بفحوائے مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

یافت عین نایافت جانا دیدنی عین نہ دیدنی سمجھا

ابیات

ہرگز دلِ من ز علم محروم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز
عقل خلق اولین آخرین
گرچہ کچھ پوچھے ہیں از دریائے نور
کچھ نشان اُس بے نشان کا جا کر

کم ماند ز اسرار کہ مفہوم نشد
معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد
اولیا و انبیا و مرسلین
قطرۂ واللہ اعلم بالامور
کہہ گئے مطلق نہیں اسمیں گذر

الحاصل بمصداق کل مومن اخوۃ کے جمیع برادران دینی خصوصاً اصحاب شریعت ارباب طریقت کے روبرو تحفہ ثنا حق سبحانہ تعالیٰ بکمال بشاشت سے پیش کش کیا کہ رب العزت ستار نے اس ہیچمدان کو جو قالب اسکا پیراہن علوم صوری معنوی سے معرا تھا کارخانہ کبریائی سے اپنے اس خلعت فاخرہ سے سرفراز فرمایا اور زمرہ مین ارباب صفا کے داخل کیا۔ بڑی نعمت فضل ایزدی سے یہ حاصل ہے کہ نہ بوز اظہار کمال و مشیخت و غرض گوی او نفسانیت سے محفوظ رکھا ہان اس امر کو اگر غور فرماوین رفع ظن فاسد ہو اور طرح کا خیال نہ عاید ہو

فرد

بناداں آنچناں روزی رساند	کہ صد دانا در آں حیران بماند

فرد

عیب چینونکو خدایا دور کر	اپنی ستاری سے انکو کور کر

سبب تالیف کتاب

علمائے دقایق شناس عرفائے حقایق اساس پر مخفی نرہے کہ باعث تحریر یہ چند اوراق یہ ہے کہ یہ بے نیاز مند عتبہ ایزدی اکثر کتب تصوف جو حضرات قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و غیرہم تصنیف فرما ہین علی الخصوص مثنوی مولوی معنوی و شرح فصوص الحکم و احیاء العلوم و الہامات غوثیہ و ملفوظات یحیٰ منیری و مکتوبات قدوسیہ و لمعات شریف و لوایح شریف و جام جہان نما و رسالہ عشقیہ و گلشن راز معہ شرح و ہدایۃ الاعمی و مراۃ العارفین و بحر المعانی و صدیقہ و چار عنصر و انوار الرحمن و جواہر السلوک و جواہر الحقایق و غیرہم کا مطالعہ کیا کرتا ہے گویا بہار حدایق اشارات گلستان نکات بوستان

حقایق چمنستانِ دقایق کا ہر پل معاینہ ہے بعض محل پر تامل ہو تو محقق اکمل سے استفسار کرکے
مستفیضِ اسرارِ علوم صوری و معنوی ہوتا ہے بہرحال داغ حجب ظلمتِ بشری کو آب اسرارِ رموز صمدیت
سے دہوتا ہے۔ ایکدن کا ذکر ہے جا فکر ہے یہہ نیاز مند عشق ایزدی نے شاہدِ مطلب کو
منصۂ اظہار پر جلوہ دیا کہ یہہ چند فقرات اصطلاح مین اربابِ صوفیہ کے جو زبان زدِ خاص و عام مین
ہر چند معانی اسکی قدر باخصوصًا حضراتِ نقشبندیہ کے کتب مین بغایتِ لطف مسطور ہین مگر
قلب متقاضی ہے کہ زبان فیض سا بیان آپکے تشریح اسکی گوشِ جان سے سماعت کرے جو ہوش در
دم نظر بر قدم خلوت در انجمن سفر در وطن کہا کرتے ہین اُسکا کیا خلاصہ ہے محققِ اکمل نے چارون
فقرات کا خلاصہ ارشاد فرمایا۔ یہان لکہنا اُسکا مناسب جانا کیونکہ مقصودِ تحریر اور ہے
شرطِ غور ہے الّا سفر در وطن کی تشریح مین مصر ہوا کہ کوئی حکایتِ تمہیدی جیسے قصۂ حسن
و عشق ہے بیان فرمادین اور سفر در وطن کا کنایہ اسمین ادا ہو تو اوسکی جو محرمِ اسرارِ مولی سے ہے

فرد

خوشتر آن باشد کہ سرِّ دلبران	گفتہ آید در حدیثِ دیگران

محققِ اکمل نے سنہ ۱۲۸۲ یکہزار دو صد و ہشتاد و دو ہجری مین ایک نقل تمہیدی دلچسپ تصنیف
فرمایا حکایت مین بجای عشق طالب کا نام عدیم المثل مطلوب کا اسم بجای حسن نور البصر تحریر کیا
اور نام بھی اُس رسالہ کا سفر در وطن فرمایا اشارات و نکات ہدایت آمیز ہر مقام پر فقراتِ
بازگشت عشق انگیز درج فرمایا اور ہرجا پر گریز و آویزش حقایق سے مجاز مجاز حقایق بغایتِ
استغراق مکاشفہ و آمد فیوض و الہامات و اقعات سے صفحۂ بیان پر ثبت کیا و بے تکلفانہ غیر

آوردگی صنایع وبدایع اظہار اشارات نکات حقایق اور ہر سالک و محقق کا ایک نہ ایک شغل
وتصور مین مقید رہکر مطلوب سے محروم رہنا بہ تشریح بسیط الفاظ مختصر مین جیسے دریا کوزہ
مین صاف صاف عبارت مقفا مین ارشاد فرمایا مبتدی کو سمجھنا دشوار ہے منتہی کو غواصی
درکار ہے اول علم انشا پردازی و فن نظم و قوافی و تفہیم صنایع و بدایع و استعارات و تشبیہات
واصطلاحات و صرف و نحو و منطق و تحصیل علوم فارسی و عربی و علم بیان ضرور ہے اسپر بھی عقدہ
وا نہین ہوتا صاحب اجتہاد و مکاشفہ ذی واقعہ تفہیم مطالب کو اسکے منظور ہے ورنہ خوانی
عارف اجہل کے حواس نکات و معانی کے ہوا سے کوسون دور ہے واصلونکی ہوئی جان کو ہر فقرہ
اسکا طور ہے حاسد رشک سے گور ہے زندہ درگور ہے۔ غرض جب یہہ رسالہ ایکہزار جلد سے
زیادہ مطبوع ہوا تھا شایقون نے ہجوم کیا ہند و دکن مین جابجا تقسیم پایا مطالعہ سے اسکے بہت سے
خوابیدہ بخت بیدار ہوے نقص و کمال تصوف جانکر طالب دیدار رب العزت ستار ہوے اکثر علما فضلا
عرفا صلحا فقرا کملا دیکھکر مسرور ہوئے الفاظ و معانی فقرات شایستہ اشارات بایستہ اسکی
اصحاب شریعت ارباب طریقت کے منظور ہوئی کاملین واصلین محققین عارفین جو ذی واقعہ مین
مصنف اکمل کے محقق کے مقر ہوئے انصاف سے داد سخندانی دئیے۔ الا بعض بے علم جو علم
شریعت و طریقت سے ناآشنا تھے عقل انکی چکرانے لگی شارک روح قفص تن ہمعنی مین
انکے گھبرانے لگی اور بے بولی شروع کی مگر ادنمین جو بعض دانا تھے دام جہل و حسد سے نکل کر جناب
مصنف اکمل سے ملاقی ہوئے فوراً مضمون سمجھ گئے الا جنکا گلا رشک و حسد نے دابا زبان طعن دراز
کئے کسی شوریدہ سر نے کہا اسکی شرح لکھنا ضرور تھا اپنی کم فہمی کا مقر نہوا کسی لغزیدہ پا نے کہا یہہ

اہلِ سلوک کی گفتگو مطلق نہین شاعرانہ تکرار ہے۔ کسی بادپیمائے کہا اِسمین تصوف کی بو باَسس الحق نہین سماعی گفتار ہے

ابیات

بیخبری چند زخود بی خبر
دود شوند از بد ماغی رسند
پوشیدہ مرقع اند این خامی چند
نارفتہ رہِ صدق وصفا گامی چند

عیب پسندند بزعم خود ہنر
باد شوند از بچراغی رسند
بربستہ لطامات الف لامی چند
بدنام کنندۂ نکونامی چند

کار اصوب جانکر لو مسلم کی روح سے استعانت چاہ کر چند اوراق تاویلات و لستویلات اعتراض ناملایم سے مملو تسیطر کئے بطرایق سوالات کے فقرات تحریر کئے مطالعہ سے اُسکے اجہل بھی انکی کج فہمی و بے استعداد ی و ناشناسی محرمی و محسوسی پر خوب ہنسے مصنف اکمل نے استماع سے اُسکے اغماض فرمایا اور رو نکو بھی منع کیا کہ کوئی ارادہ جواب کا نکرین اسلئے کم استعداد خوانی عارف سکو اصلانہ سمجھین گے خدا رحمت کرے دور انکی شرارت کرے اور فرمایا قدیم سے عادت ہے توفیق حق پر موقوف ہدایت و ضلالت ہے

بیت

اِک سخن مین کچھہ عجب تاثیر ہے
اِسکو مرہم ہے کسیکو تیر ہے

الغر الحال پھر سماعت مین آیا کہ چند بستدی اپنی سیہ قلبی پر نظر نکر کے نام روشن کرنیکے لئے بطرایق سوالات و اعتراضات نافہمی کے رسالہ تصنیف کئے ہین۔ یہہ نیاز مند عتبہ ایزدی نے وہ چند

رسالونکو مطالعہ کیا مختلف اللفظ متحد المعنی پایا لغزیدہ پائی کو باطنی انکی دیکھ لینکا نجوا سے

فرد

لے گیا اندہے کو چالیس گام | اگ دوزخ کی ہوئی اسپر حرام

کار خیر جانکر جواب دینا انکا واجب جانا ورنہ اس نعمتِ عظمی سے محروم رہجاتے ہین

فرد

دو چیز تیرہ عقل است دم فروبستن | بوقتِ گفتن و گفتن بوقتِ خاموشی

پس وہ سوالات پر اعتراضات کو وقتِ واحد مین مصنف اکمل کے پیشکش کیا خلاصہ حکایت اور ہر فقرات کا جواب علیحدہ معہ تشریح و تنزلاتِ ستہ و اصطلاحِ صوفیہ فوراً وقتِ واحد مین مصنف اکمل نے ارشاد فرمایا یہہ نیاز مند عتبہ ایزدی نے بے تصرف طبع رسا اپنے تحریر کیا مگر بعض موقع پر پند و نصایح عینِ اتحاد سے اپنے لکھا گمراہونکو راستہ سیدہا بتلایا اور نام اس رسالہ کا جانِ سخن رکھا ہرچند کہ وہ مستدلون نے بعض جا پر کلامِ نا ملایم جہل و حسد سے لکھا محض انکی تنگ ظرفی شیوہ لیاقت جانا کمالِ محبت و جوششِ اسلام سے بنظرِ ہدایت عین بے نفسی و بیغرضی سے کلماتِ نصایح یہہ نیاز مند عتبہ ایزدی نے تحریر کیا اسلئے کہ

فرد

بنی آدم اعضائی یکدیگر اند | کہ در آفرینش زیک جوہر اند

تا دیدۂ دل ان غرض گویون کا وا ہووے اسرارِ خفی معاینہ ہووے اگر اسپر بھی رشک و حسد تفہیم کو رخصت ندی ارباب انصاف جوزی علم و فراست ہین رازدان اشاراتِ حقیقت ہین سمجھلے

سمجھا دینگے راہِ راست بتلا دینگے - اللہ جل جلالہ جمیع برادرانِ دینی کو یعنی جمیع اہلِ اسلام کو فیما بین اتحادِ قلبی عطا کرے نفس امّارہ کے شرارت سے بچایا کرے

فرد

نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا	بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

امید ہے ناظرین سے کہیں سہو دیکھیں ضرور اصلاح فرماوین اگر پسند ہو تو یہہ نیاز مند عتبہ ایزدی کو لِلّٰہ دعائے خیر کرین ہرچند کلام مستدیون کا نا مربوط ناموزون تھا نظر نفرما کے فقط انکے سوالات کے جوابات جو مصنفِ اکمل کے زبانی سماعت کیا ماہِ ذیحجہ روز دوشنبہ سن ایکہزار دو سو نو د و پنج ہجری مین احاطۂ ترقیم مین لے آیا

سوالِ فقیر

خود یہہ پتلا آپ ہی سکھا ہوا	اِس سکھائی کو سکھانا پھر ہے کیا
عَلَّمَ الاسما کہا جب ذوالجلال	کونسا باقی رہا آدم سے حال
گروہ کافر ہے تو کفر اُن مین رہا	اور مسلمان ہے تو غفران مین رہا
کونسی ہے چیز دنیا مین زبون	کُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ
گر عدیم المثل اُسکا نام ہے	تو اُسے گردش سے پھر کیا کام ہے
پیر کا دامن پکڑ لے ہاتھہ مین	وہ بتائیگا تجھے اِک بات مین
راستہ بن رہنما ملتا نہین	راز یہہ مرشد سوا کھلتا نہین

مآل ہے موصوف کا اظہار اعزاز سے

ہدایت

جب یہہ پتلا آپ ہی سیکھا ہُوا | انبیا کو کسلئے بھیجا خُدا
نوح نہ صد سال کیون تکلیف پائی | خلق کو کیون جانب خالق بلائے
یہہ نہین سوجھا تھا ابراہیم کو | کیون ہوئے نمرود سے پھر جنگ جو
علّم الاسما کہا تھا جب کریم | کیون دُئی فرعون کو دعوت کلیم
شانِ آیت سے نہین جسکو خبر | ہے وہ باشر گو ہے ظاہر مین بشر
تھے محمد مصطفی نورِ احد | گوہرِ دریاے اسرارِ صمد
قُلزُمِ دُرِّ حقیقت کانِ علم | ذاتِ عالی تھی سراپا شانِ علم
شہر ہون مین علم کا فرماتے ہین | اُسکا دروازہ علی کہلائے ہین
باوجود اِس حال کے کیسا تھا حال | دوستو قابل سماعت کے ہے قال
جب یہہ پتلا آپ تھا سیکھا ہُوا | کیون کئے بوجہل سے تھے پھر دغا
کیون کئے جا کر بدر مین وہ جہاد | کسلئے تھا قتل کرنے اجتہاد
کسلئے کفار سے تھا جد و کد | کیون کئے بیوجہ وہ جنگِ اُحد
فہم مین اُنکی نہین آئی یہہ بات | سائلون کی وہ نہین سمجھے نکات
گر وہ کافر ہے تو کفر اُن مین رہا | اور مسلمان ہے تو غفرانین رہا
کیون پئے تعلیم اُمت زار سے تھے | کیون شفاعت کیلئے روتے رہے
کیون اُٹھاتے دل پہ وہ رنج و محن | جانتے گر سایلون کے وہ سخن
کونسی ہے چیز دنیا مین زبون | کل حزب بما لدیہم فرحون

بیان سے جواب ان اعتراضات کے آغاز مین

نورِ حق تھے خود محمد مصطفیٰ — مظہرِ شانِ جنابِ کبریا
حکمِ حق سے آملایک ذی وقار — شق کئے سینہ کو انکے چار بار
داغ کیا تھا وہ جو دھوئے تھے ملک — تھے وہ خود نورِ خداوندِ فلک
کیون کئے تعلیم انکو جبرئیل — کیون دکھائے سرِ باطن کی سبیل
تھے وہ فخرِ آدم و عالم یقین — انکی باعث سے ہوئی دنیا و دین
دوستو انکا جو ہو اسطرح حال — کیا عوام الناس کا یہان قیل و قال

حکایت

ایکدن شبلی کئے یون قیل و قال — ای خداوند کریم ذوالجلال
تونے جن بندون کو ہے پیدا کیا — کام پر تیرے نہ آئے کبریا
راز کو تیرے نہین پایا کوئی — آپ مین تجھکو نہین دیکھا کوئی
مین نے جن بندون کو ہی پیدا کیا — کام پر آئے تیرے ای کبریا
حکم حق کا یون ہوا ای رازدان — کر مفصل حال دل اپنا بیان
عرض کی حق سے خدائے ذوالجلال — یاد آئی مجھکو اس دم اک مثال
جیسے آہنگر کوئی عالی وقار — آئینے اسنے بنائے بے شمار
آہنین سے معدود آئینے لیا — کوئی صیقل گر انہین صیقل کیا
ہوگئے وہ آئینے صورت نما — جنکو صیقل گر کیا ہے مصقلہ
آئینے باقی رہے بیکار سب — جو نہین صورت نما ای پاک رب

انکا بننا اور نہ بننا ایک ہے — مصقلہ جن پر نہووے پی بہ پی

جب نہین صورت نما ہے آئینہ — ہے وہ آہن روبرو وہ آئینہ

مشغلِ من سنئے گوشِ عقل سے — اصل کو پہچان لیجئے نقل سے

رہبرِ کامل سے ہے شبلی مراد — آئینہ دل کو سمجھ لے بالرشاد

حق نے گو قدرت سے ہی پیدا کیا — فرض ہے پر اسکو کرنا مصقلہ

ماسوی اللہ کا بھرا ہے اسپہ زنگ — دور کرنا دیدِ حق سے بید زنگ

یاد ہے ترتیب اسکی شیخ کو — رکھ دے آئینہ تو اسکے روبرو

جسطرح سے چاہے وہ صیقل کرے — یا جلا دے یا گھچاوے یا ملے

تو نکر کچھ گفتگو رہ باادب — آئینہ دل کو بنا کر دیوے تب

دیکھ پھر اس آئینہ مین یار کو — محو ہو جا دیکھ کر دلدار کو

رہ نہ کجا غفلت مین تو اے ہوشیار — پھر زبان پر یہ نہ لانا زینہار

قولہ

خود بخود پتلا آپ ہی سیکھا ہوا — اس سکھائے کو سکھانا پھر ہے کیا

اقول

گوشِ دل سے سن کبھی اسکو ذرا — مولوی معنوی کہتے ہین کیا

ہمچو آہن گرچہ تیرہ ہیکلی — صیقلی کن صیقلی کن صیقلی

تا دلت آئینہ گردد پر صور — اندرو بینی ملیحی سیم بر

ہیچ چیزی خود بخود چیزی نشد — ہیچ آہن خود بخود تیزی نشد

نام مولانا نشد مولای روم — تا غلامِ شمس تبریزی نشد

دوسرے فقرہ کا بھی سنئے جواب — جو کہا ہے تم نے ازراہِ عتاب

قولہ

گر عدیم المثل اِسکا نام ہے — تو اُسے گردش سے پھر کیا کام ہے

ہدایت

عقل کی تم مین نہین مُطلق ہے بو — ورنہ کیون کرتے تم ایسی گفتگو

عاشقون مین جو عدیم المثل ہے — وہ کریگا عشق کی منزل کو طے

جو مقامِ عشق مین ہے پائدار — ہے تلاشِ حُسن مین وہ بیقرار

مثلِ خر جو آب و گل مین ہے پھسا — کیا مزہ گردش کا ہے وہ جانتا

اصل کو اپنے کبھی تو غور کر — تھا کہان اور اب تو آیا ہے کدہر

اب کہان جاتا ہے تو ہے کچھ خبر — ہر نفس ہے تجھکو ای غافل سفر

ہر نفس ہوتا ہے تیرا حال اور — ہر نفس کرتا ہے تو بھی قال اور

ہر نفس لیتا ہے تو تازہ وجود — ہر نفس ہے اِک جہان تازہ نمود

یاد کب اپنا وطن تجھکو رہا — تو کمندِ ماسوا مین ہے پھنسا

آفرین ای سائلِ عنقا مُراد — آفرین ای سائلِ بےعلم وزاد

خود غلط گمراہ پر اورون کو پند — ہمکو دکھلاتے ہو راہِ سودمند

قوله

پیر کا دامن پکڑ لے ہاتھ مین | وہ بتائیگا تجھے اک بات مین

ہدایت

سچ ہے کاذب کو نہین ہے حافظہ | یاد کب رہتا ہے جو اُسنے کہا

جب یہہ پتلا آپ تھا سیکھا ہُوا | پیر کا دامن پکڑنے کیون چلا

کیون زبان پر اُسکے آیا نامِ پیر | کیون چلا پینے کو پھر یہہ جامِ پیر

ڈھونڈتے ہین پیر کو کچھ سیکھنے | راہِ سیدھی حقکے پانیکے لئے

خود بخود سیکھا ہُوا بے پیر ہے | پھر جو ڈھونڈھے گردشِ تقدیر ہے

ابتدا مین جب یہہ ہے لغزیدہ پا | کسطرح اُفتان و خیزان جائیگا

کارِ پاکان را قیاس از خود مگیر | در نوشتن گرچہ باشد شیر و شیر

آن یکی شیری کہ آدم میخورد | وآن یکی شیری کہ آدم میخورد

بس قلم کو رکھ لے یہان سے ذرا دیر | آگے لکھنا ہے جواب ان فقیر

بر سماع راست ہر کس چیر نیست | طعمۂ ہر مرغکے انجیر نیست

سوال آن فقیر

سبب تالیف اس رسالہ کا یہہ ہے کہ اس فقیر کے دل مین آرزو تھی کہ ایک رسالہ زبان ہندی مین واسطے اپنے مریدون کے سمجھنے مین آنیکے لئے چند باتین جو بزرگون نے کہی ہین انکو جمع کرکے لکھون اور بعضی پیر بھائیونکی بھی خواہش تھی کہنے سے انکے ارادہ کیا اور تھوڑے سے بزرگون نے فرمایا ہے

جمع کیا اس اثنا مین سننے مین آیا ایک بزرگ تازہ وارد افتخار علی شاہ نامی نور اللہ اسرارہ
ایک رسالہ سفر در وطن زبان اردو مین بہت خوب تصنیف کئے ہین اُسکو منگوالو آسانی سے
سمجھ مین آوے منگوالیا اور مطالعہ کیا حکایت عجیب و غریب پایا اس فقیر کے سمجھ مین کچھ نہ آیا
چند جا جو دلمین کھٹکے آگئے انکو صاف کرنیکے لئے چند مقامات پوچھنے کا سایل ہون
فقیر کو سمجھا دینا اور نام اُسکا خزینۃ الاسرار رکھا

ہدایت

زہی لیاقت وخہی فراست سایلان عنقا مراد کی جو ہنوز سوالات کا جواب حاصل نہوا تحریر تقریر
پر اعتراض کو اپنے عوام الناس کے پیش کش کیا اور ایک رسالہ موسوم معروف اشتہار دیا ہر چند
قدمائے فیمابین بعض محل پر سوال و جواب کئے ہین مگر کیا مجال جو نفسانیت کو دخل ہو دستور ہے اگر
سمجھ مین آوے اول استفسار معانی کلام کرتے ہین بشرط عقل ہو بعدہٗ اگر تطبیق مقالات شریعت
و طریقت کی بنا دین اعتراض کرتے ہین مگر ظرف ہونا خود ہی پر عاید نہ حرف ہوا تبدا اصلاحیت کی
گفتگو کی مگر جوہر طینت نفس شوم عاقبت نہ چھپا صغیر و کبیر پر آئینہ ہوگیا حق ہے

فرد

عیب و ہنرش نہفتہ باشد	تا مرد سخن نگفتہ باشد

ہان نام آوری کا گمان ہے اور دگی کسرشان پر دہیان ہے

قطعہ

مقبلان از زوال نعمت و جاہ	شور بختان بہ آرزو خواہند

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

یہہ قول حافظ شیرازی کا انکی سماعت مین نہ آیا

فرد

حسد چہ میبری ای سست نظم بر حافظ	قبول خاطر لطف سخن خداداد است

یہہ نام آوری چاہنا سائلان بادیہا کا اس شخص سے تشبیہ رکھتا ہے کہ کسی نے تذکرہ کیا ہے

حکایت

کوئی شخص مکہ معظمہ مین مدت سے رہا کرتا تھا ایک روز اسکو خیال آیا کوئی ایسا کام کیجیے
جو مشہور ہون نام آور نزدیک و دور ہون مگر پاس اسکے نہ زر تھا کہ بنا ئے عمارات و خانقاہ ہو
یا سلسبیل و چاہ ہو یا درستگی راہ ہوتا عالم مین چرچا اپنا خاطر خواہ ہو نہ کوئی کمال یا دیتھا کہ
کوئی جا بس طلا پذیر ہوتا شہرہ اسکا سر بازار ہو نہ علم تھا کہ کوئی تالیف کلام ہوتا سخنوروں مین
نام ہو عاقبت توفیق حق نے جو اسے راہ نہ دی تالے بھر بھر کے بے آبرونے نزدامنی سے
کنوین جھانک کر جانا تھا کہ چاہ زمزم مین کچھ نجاست ڈالدون تاکسیطر حکا چرچا
عالم مین باقی رہے حتی کہ واسطے اس فعل مذموم کے چارہ زمزم پر ڈالواد ول ہو کر بیٹھ گیا ساقی
حوض کوثر نے باشندوں کو حرم شریف کی الہام فرمایا مانند امواج بحور کے متوطن وہان کے
اسپر حملہ کرکے خاشاک بخس جانکر اسکو وہان سے دور کیا یہان تک تلاطم طوفان زد وکوب
اسپر ایسی ہوئی کہ جہاز وجود اسکا گرداب بعدیت مین غوطہ کھاتا ہوا ورطہ ہلاکت مین بیٹھ گیا
بہرحال کسیطرح کا چرچا رہا اللھم احفظ خدا احبا کو نام آور کرے تو خیر سے کرے نہ شر سے

ہدایۃ الاعمی مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے کہا ہے گناہ بھی کیا اچھی چیز ہے جو بغیر طلب کے
جھکے روبرو جاتا ہوتا ہے بہرحال خدا کا سامھنا ہوتا ہے۔ سید الطایفہ جنید بغدادی
قدس سرہ نے سنکر فرمایا اللہم احفظ خدا الضیب نکرے جو فضیحت سے جھکے روبرو جاوین
وہان ذلت پاوین اُس قربت سے بعدیت ہزار چند اولیٰ ہے وہی جانتا ہے جو راز
دان ہوا ہے۔ اب آگے سایلان عنقا مراد کی نادیدہ ہمائی عدم رسائی بے راہی ناشناسی
ارباب دانش ملاحظہ فرماوین

سوال ان فقیر

قبل بقائی عالم کے اور بعد فنا سے آدم کے الی آخرہ جو آپنے لکھا ہے وہ کونسا آدم تھا
جو فنا پایا آدم تو ہمیشہ ہے اور رہیگا یعنی حقیقت آدم علیہ السلام اور لڑکا نابالغ کہتے ہیں جسم
مجسم ہوا لا یتجسد بغیرہ ولا یحل فیہ لا یتمثل بہ جو تقسیم پذیر ہو یہہ سخن نامسموع ہے
لیکن وہان جائے تقریر اور تحریر کی نہین وہان ذات مجہول النعت اور منقطع الاشارات ہے
گنجایش کہان اور ظرف مصروف کجا بزرگون نے بھی عروج و نزول لکھے ہین مگر قید دریچہ و تبنی
نہین لگائے ہین یہہ قول آپکا مطابق اقوال بزرگون کے نہین پایا۔ اور کہتے ہو نزول مین ہے، تو
بے جڑ کے شاخ کیسی ہوئی اُسکا کہین اشارہ ہونا تھا فقط آپکا یہہ عندیات ہے پھر جہان خیر
وشر سے کام نہین تو عدیم المثل اسکا نام کیسا تھا مفصل ہین نام مجمل مین بے نام ہے مشتاقان
بہارستان معانی نکتہ سنجان سن رانی اس طرح سے بیان کرتے ہین جہان کہ اطلاق گنج مخفی کا ہے
اُسے غیب ہویت کہتے ہین یعنے احدیت نہ وہان اسم ہے نہ رسم نہ عینیت نہ غیریت کی جگہہ ہو

بعقل رسیدن نتوانست

مشاہدہ ہینے غیب ہویت سے چاہا کہ آپ اپنے پر جلوہ گر ہووے ساتھ صفت احدیت کے تعین اول ہے ظاہر ہوا اور ظہور اُس احدیت کا واحدیت ہے یہان پر اسم رسم مجمل مفصل ہوا وہان کہان نور البصر ہے اور عدیم المثل کو کیا خبر ہے حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنے خلفاے راشدین ائمہ طاہرین اور تمام غوث قطب ولی عارف کامل ہوا اسکا پتا دیے اسماء توقیفیہ اور اللہ تعالیٰ نے جو نام کہ اپنے نبی سے فرمایا ہے وہی نام ہین سوا اسکے اپنی ذہن سے ہر ایک نام رکھہ لینا منع ہے عدیم المثل اور نور البصر ہمنے کسی کتاب مین یا بزرگون کے ملفوظ مین دیکھا اور سُنا نہین بعض کے کہے کا اعتبار نہین اتفاق جمہور کا ہونا نہین تو زمرہ سے فقرا اور مسلمانون کے خارج ہے

سوال از فقیر بنوع دیگر

جو آپنے لکھے ہین عدیم المثل لم کا ذات کی دریچہ مین بیٹھا سو یہہ کنایہ تحقیق حقیقت ذات ہے یا حقیقت محمدی ہے یا حقیقت آدم ہے اسے فرماوین کہ تحقیق حقیقت ذات ہے تو وہ تفکر اور تصور ہونے اور بیٹھنے سے بری ہے ان باتون سے ذات کو اطلاق دینا کفر صریح ہے یہہ علاقہ عادت اجسام کا ہے اسے جسم بشری چاہئے اگر حقیقت محمدی ہے تو پھر عدیم المثل نے دہلی مسند پر کیسے دیکھا کہ سیرت رب کی مفہوم ہوتی ہے اور صورت عرب کی معلوم ہوتی ہے یہہ تو صفت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو پھر عدیم المثل حضرت سے پیش از تھا اسے فرمانا اور اگر حقیقت آدم ہے تو یہہ سب آگے کیسا تھا حدیث مین آیا **اول ما خلق اللہ نوری** اور آپنے لکھے ہو کہ عدیم المثل حضرت کو دیکھا لن ترانی بھولا اُنسے رب ارنی کسنے کہا تھا

اسکا کہین اشارہ نہین ہے اور عدیم المثل ہمسایہ مین اتنی تک کوئی صفات امہات الصفات
سی نہین رکھتا تھا تو عدیم المثل کیا عدم محض تھا عدم نے تو ہستی کی بو نہین سونگھا تھا عدم
عدم ہے صفات غیر ذات اند حسب الفہم العقول عین ذات اند من تحقیق الوصول اور عقول
کی نفی یہہ قول بقید تحقیق اصول عقول کی حیثیت نہین رکھتا اور تصور نہین سو تفکر کہان اب
پریشانی عدیم المثل کی سُنو جو نیند مین سویا تھا آل کار سے آگاہ ہو کر جاگا جاگتے ہی ایک
بے نشان کا نشان ڈہونڈہتا بہاگا ذرا سوچو تو عدیم المثل پہلے کیا تھا بعد کیا ہوا اب کیا
ہو چلا اُسے اپنا پتا کہین ملا اور راز حقیقت کا نہ کھولا الی آخرہ عدیم المثل حرص مین اُترا تو ہمہ سے
سیر کرتا ہُوا مقام کفر تک آیا فقیر کے سمجھ مین نہ آیا کہ عدیم المثل یا تو دریچہ مین ذات کے بیٹھا تھا
یا ایسا پھسلا کہ دنیا مین آکر حرص مین اُترا اور سب مراتبات کو چھوڑ دیا اُسی روز میثاق بلا عالم
ارواح سے کھولا نہ شان سے بہرہ یاب ہوا کس قدر جام مین باتراب ہُوا کسی نے اُسے دریچہ مین
ذات کے دکھیل دیا آپ گر پڑا اُسے معلوم کیا چاہیے الی آخرہ

ہدایت یعنی جواب باصواب اس سوال کا

سبحان اللہ اس زر رکا نہ سر ہے نہ پا ابتدا ہے نہ انتہا لا یعنی گفتگو ہے دماغ سائلان
بادیہ پیما کا مالیخولیا سے مملو ہے کجا تنزلات ستہ و عروج و نزول کجا حکایت تمہیدی طالب
و مطلوب کی صد آفرین ہے زبان ہند میں ایک حکایت تمہیدی کا یہہ وجالا آیات قرآنی
احادیث و نکات غریب شارات عجیب کا کیا ٹہکانا ہو گا خیر اول ارباب دانش و بنیش علمائے
دقایق شناس عرفائے حقایق اساس تنزلات ستہ شرح وار سماعت کرین جو عرفائے متقدمین نے

اپنی تصنیفات مین فرمائے ہین اور مصنفِ اکمل کے زبانی جو گوش زد نکات ہوئے ہین لکھے مین آتے ہین

نکتہ

ای برادر حقیقتِ کُنہ ذات حق جلّ عُلا کسی پہ ہویدا نہین یافت اُسکے خیال و قیاس
و گمان و وہم حواس بشری سے دور دور ہے کسی نے اُسکو سمجھا ہی نہین

نظم

جس نمط ہے کنہ و ذاتِ ذوالجلال
اُس نمط پر اُسکو تو پانا محال

عقل خلقِ اوّلین و آخرین
اولیا و انبیا و مرسلین

گرچہ کچھ بوجھے ہین از دریاے نور
قطرۂ واللہ اعلم بالاسور

کچھ نشان اُس بے نشان کا جاکر
کھہ گئے پر مطلق نہین کسکو گذر

گر بغایت نیک و ربد گفتہ اند
انچہ زو گفتند از خود گفتہ اند

زو نشان جز بی نشانی کس نیافت
چارۂ جز جانفشانی کس نیافت

ہیچکس را در خودی و بیخودی
زو نصیبی نیست جز الّا الذی

گلشن راز

درین رہ اولیا باز از پس و پیش
نشانی دادہ اند از منزلِ خویش

بحدّ خویشتن گشتند واقف
سخن گفتند در معروف و عارف

اِسلئے کہ ذات اُسکی محیطِ کائنات ہے اعیان جہان محاط بے ثبات ہے محاط کو محیط
ہونا محیط پر محض وہم او رباطل خیال ہے جیسے آسمان محیط ہے عالم محاط پس آسمان محاط ہو

عالم محیط کیا مجال ہے ہان ہستی حق کی عین ذات حق ہے اُس ہستی کو نہ صورت ہے نہ بدایت نہ غایت نہ حد مطلق ہے باوجود اس بےصورتی کے ہر شکل سے ظہور اسکا پیدا ہے ہر حدود سے نور اُسکا متجلی ہے جیسے اِک شخص کسی آئینہ خانہ مین جلوہ فرما ہے اور ہر آئینہ کوئی خرد کوئی کلان کوئی طویل کوئی عریض کوئی مثلثہ کوئی مربع کوئی مسدسہ کوئی مثمنہ ہے ہر آئینہ مین موافق اُس آئینہ کے جلوہ صورتِ مختلف بوقلمون پیدا ہے آئینہ خرد مین صورت خرد آئینہ کلان مین صورت کلان آئینہ طویل مین صورت طویل آئینہ عریض مین صورت عریض آئینہ مربع مین صورتِ مربعہ آئینہ مسدسہ مین صورت مسدسہ آئینہ مثمنہ مین صورت مثمنہ ہویدا ہے پس حقیقت اُس شخص کی صورت اصلی سے تغیر پذیر نہین ایک ہی حال پر ہمیشہ ہے الآن کما کان کی یہی معنی محققون نے فرمایا ہے مثلاً ملایک و جن کہ اکثر اشکال مختلف سے ظاہر ہوا کرتے ہین الا حقیقت اصلی پر اپنے قایم دایم رہا کرتے ہین جیسے شعبدہ بازان و ساحران کہ بارہا رسن کو مار بنا کر بتلاتے ہین گل کو خار خذف کو روپیہ دکھلاتے ہین اصل مین رسن رسن ہے گل گل ہے خذف خذف ہے

نظم

نیست پنہان حق ز چشم مردمان حق شناس
گرچہ ہر ساعت نماید خویش را در ہر لباس

ہر زمان آید بہ پیشت یار از خلوت برون
گاہ اطلس پوش گشتہ گاہ پوشیدہ پلاس

گر ہزاران جامہ پوشد قامت او ہر زمان
در نظر ہرگز نگردد ملتبس زان التباس

ہر یکی از کثرت عالم کہ می بینی یکی است
پس بدین وحدت بدان وحدت توان کردن قیاس

عین القضات ہمدانی قدس سرہ

ہمہ یک دانہ ایست این خروار	ہمہ یکقطرہ ایست این دریا
بتن واحد آن سپہ سالار	اسپ و فیل و پیادہ و فرزین

پس محققان سلف و خلف کا ارشاد ہے کہ یون حقیقت بنا سے عالم ایجاد ہے مرتبۂ اول لاتعین اطلاق ذات بحت ہے گر قید اطلاق سے منزہ ہے بل سلب تعین ثابت بیچون وچرا ہے جمیع نعوت و صفات اضافات سے مبرا ہے بالا اُسکے کوئی تعین مرتبہ نہین تمام مراتب تحت مین اُس مرتبہ کے ہے وہ جمیع مراتب سے فوق و اعلیٰ ہے اصطلاح مین ارباب تصوف کے یہہ مراتب کو ان اسما سے موسوم کئے ہین خوشہ چین خرمن اشارات و نکات مفہوم کئے ہین

احدیت لاتعین	احدیت صرف	احدیت مطلق	احدیت ذاتیہ
مشکوٰۃ غیب	عین الکافور	ازالازال	عالم لاہوت
ذات مطلق	ذات بلااعتبار	ذات صرف	ذات بحت
ذات ہویت	ذات بلاتعد	ذات احدیت	ذات ساذج
عدم عدم	وجود مطلق	وجود بحت	ذات ہوہو
قدم قدم	خفا خفا	کمون کمون	بطون بطون
غیب مصئون	غیب ہویت	آخر لابدایت	اول لانہایت

غیب الغیب

مرتبۂ دوم تعین اول

وہ ایماہے۔ دانست حقسبحانہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو اپنے جمیع موجودات کو
بطریق مجمل کے بے امتیاز بعضے یکدیگر سے اصطلاح مین محققون کے اُن مراتب کو

مرتبۂ وحدت	حقیقت محمدیہ	تعین اول	عقل اوّل
برزخ کبریٰ	مرتبۂ انا	برزخ البرزخ	مرتبۂ اولی از غیب
غیب مطلق	عالم جبروت	عالم صفات	قلم اوّل
لوح محفوظ	امّ الکتاب	مخلوق اوّل	مبداء اول
حقیقت الحقایق	احدیت الجمع	تجلی اوّل	روح اعظم
ابوالارواح	والد اکبر	آدم حقیقی	ظل اوّل
علم مطلق	نشاء اول	عالم وحدت	قابلیت اول
رابطۂ مطلق	شہود	جمع الجمع	وحدت صرف
مرتبۂ جمعیت	عالم اجمالی	ظہور اول	موجود اول
وجود اجمالی	کنز الکنوز	عالم رموز	اسم اعظم
برزخ اول	کنز الصفات	وجود اکبر	مرتبۂ اول
وجود مطلق	واسطۂ اولیٰ	عالم معانی	درّۃ البیضا کہتے ہین

مرتبہ سوم تعین ثانی

وہ عبارت ہے دانست حقسبحانہ تعالیٰ کی ذات بلند صفات کو اور جمیع انام کو تفصیل
نظر سے علیحدہ علیحدہ الگ یکدیگر سے عرفا اس مرتبہ کو

واحدیت	حقیقت انسانیہ	تعین ثانی	تجلی ثانی
فلک الحیوٰۃ	حضرت الربوبیت	حضرت الجمع	منشاء کثرت
واحدیت الکثرت	قابلیت ظہور	مرتبہ ثانی از غیب	برزخ ثانی
منتہی المعرفت	منزل التدلی	مبعث الجواد	منشاء الستوی
حضرت الوہیت	منتہی العابدین	حضرت ارتسام	کون جامع
آن الدایم	ظہور ثانی	نفس رحمانی	عماء وجود
وجود مفاص	مبداء ثانی	منشاء ثانی	عالم ملکوت
عالم باطن	عالم امر	ظل ممدود	عالم ثانی
مجموع الارواح	بداء ثانی	عالم اسماء وجود	مقام ارواح
معاد ارواح	پرتو وحدت	ظل وحدت	مبین صفات
کنز الارواح	معدن الارواح	عین الیقین	کتاب المبین

ملک باطن کہتے رہتے ہین - اور یہہ تین مراتب کو قدیم کہتے ہین تقدیم تاخیر عقلی ہے نہ زمانے یہہ مسئلہ باریک ہے خوانی عارف دور کشفی نزدیک ہے

مرتبہ چہارم مرتبۂ ارواح

یہہ مرتبہ عبارت ہے اشیاء کونیہ مجرد لبسیط سے یعنی مادہ ترکیب نہین رکھتے ہین وہ ظہور ذات پر اپنے اور امثال پر اپنے رکھتے ہین جیسے ہم کہ ذات پر اپنے ظاہر ہین اور دوسرے پر بھی یعنی ہم اپکو بھی ذات سے پہچانتے ہین اور دوسرے بھی ہمکو جانتے ہین عرفا

فرماتے ہین عالم ارواح عبارت ہے اس سے کہ وہ عالم ہے لطیفہ فوق نہ تحت نہ یمین لیسار نزدیک دور داخل نہ خارج یہہ عالم کو عالم لبسیط الطف کہتے ہین اس عالم سے

مرتبۂ پنجم عالم مثال ہے

وہ عبارت ہے اشیاد کونیہ مرکبہ لطیف کہ قبول نہین کرتا ہے پارہ ہونا اور ملنا اور مشتمل ہے یہہ مرتبہ تمام صور خواہ جسم خواہ ارواح خواہ جان خواہ اشباح کوی صورت نہین ہے کہ اسکو ولی مطابق کمال اسکی نہین ہے کاملین اسکو مثال منفصل برزخ عالم خواب ممکن الوجود حقایق قلوب بھی کہتے ہین اور یہہ عالم خواب مین نظر آتا ہے۔ سالکین فرماتے ہین یہی جسم قابل سیر و طیر سالکان ہے نام اسکا ارواح جاری نزدیک اشغالان ہے اور اس عالم سے مرتبۂ سادس مرتبہ عالم اجسام ہے یہہ عبارت ہے اشیاد کونیہ مرکبہ کثیفہ سے کہ قبول کرتا ہے پارہ ہونا اور ملنا قابل لمس ہے اور ظاہر مین نظر آتا ہے پس مراتب ثلثہ کو مراتب خارجیہ کہتے ہین اور یہہ شش مراتب کو تنزلات ستہ کہتے رہتے ہین اور مراتب داخلی کو مراتب تنزیہ مراتب خارجیہ کو مراتب تشبیہ کہتے ہین

نکتہ

پوشیدہ نرہے جب لاتعین سے تعین اول ہوا مرتبۂ بالا خالی نہوا اسی طور رہا جب اس سے واحدیت ہوا ہر دو عالم حال پر اپنے رہا اسیطرح تا عالم اجسام باوجود یہہ مراتب ستہ کے ذات مطلق لاتعین ہے ہرچند تمام تعینات اس سے ظاہر ہین

لطیفہ

سوا اسکے کاملین کا ارشاد ہے کہ مرتبہ ہفتم ایک مرتبہ ہے کہ شامل ہے جمیع مراتب موصوفہ
جسمانیہ و نورانیہ و روحانیہ و واحدیت و وحدت سے اس مرتبہ کو تجلی و لباس آخر کہتے ہین کہ
عبارت ہے انسانِ کامل سے جب ترقی کرتا ہے پیدا ہوتی ہین اسمین مراتب موصوفہ بسبب وسایط
و فراخی سے اُسوقت اُسکو انسانِ کامل کہتے رہتے ہین اور عروج و بسایط و جامع اتم سے ختم
ہے حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی سبب سے آنحضرت علیہ السلام کو خاتم النبین
کہتے ہین صحت اِس عبارت کی کتب قدیم سے ظاہر ہے قدما کے قول سے ثابت و عیان ہے آگے
ظہور اسما و اعیانِ ثابتہ کا حال یہان لکھنا مناسب جانا فقط واسطے تفہیم مبتدیون کے تحریر
کرنے مین آیا کہ تنزلاتِ ستہ کا بیان اِس قرینہ پر ہے اسمین کوئی نقل و تمہید کو دخل نہین
اب آگے سایلان دیباچہ کے سوالات کا جواب باحسن الوجوہ انصاف منش سماعت کرین
جو مصنف اکمل نے بہ تشریح وسایط سے خلاصہ عبارت سفر در وطن فرماتے ہین

ہدایت

اسرارِ حقیقت نشود حل بہ سوال
تا خون نکنی دیدہ و دل پنجہ سال
نکتہ سنجی کو کیا خالق نے پیدا جب ہمین

نے نیز بہ دریافتن حشمت و مال
ہرگز نشد راست از قال بحال
حیف ہے اپنے کموئی نکتہ دان پیدا ہو

غواصان بحارِ زخارِ گنجینہ سخن سیاحان بیداے ناپیداے سرِ ذو الفنن کو واجب ہے
کہ جو کلام مطالعہ مین آوے اول منشاء مصنف کے غور کرین شان سخن طرز قال سے صورت حال
مصنف آئینہ تامل مین معاینہ فرما دین کہ مقلد ہے یا محقق عارف خوانی ہے یا دانی ہے

یہان تک تنزلات ستہ کا بیان تھا اب یہان سے جوابات و تفہیم مبتدیون کے آغاز ہے جو مصنف سفر در وطن
سے مسمی ہے [illegible] بہ ترتیب فرمایا

یا کشفی ہے کلام آورد ہے یا فقط آمد ہے ابن الوقت ہے یا ابوالحال ہے اگر آمد و استغراق و مکاشفہ کی گفتگو کو اورد سمجھنا عین خطا ہے آورد کو آمد جاننا نہایت ناسزا ہے صاحب اجتہاد و مکاشفہ اور ذی واقعہ سے خالی کوئی زمانہ نہیں بجز ارباب معانی کے انکا کوئی دانا و بینا نہیں

فرد

یا رب چہ درآمیخت بجائی کہ شد آدم	زین گرد نمایان چہ سوار یست بہ بینید

ارباب حال کے نکات خوانی عارف سمجھے کیا مجال ہے محقق کے مطلب کو مقلد پاوے محال ہے۔ ہدایۃ الاعمی میں لکھا ہے گفت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ سی ہزار سال در ربوبیت او پریدم و سی ہزار سال دیگر در فضای وحدانیت او پریدم و سی ہزار سال دیگر در فردانیت او پریدم چون نود ہزار سال بسر آمد نظر کردم بایزید را دیدم ہرچہ دیدم من بودم و خدا و ذات او چیزی دیگر بود پس چہار ہزار بادیہ قطع کردم بہ نہایت رسیدم پس حیران در آن بی نہایتی رسیدم کہ گفتم بالا ترازین ہرگز کسی نرسیدہ است و برتر ازین کرم ممکن نیست چون نظر کردم سر خود را در کف پای یکی از بنی آدم کہ نبی است دیدم پس معلوم شد کہ نہایت احوال اولیا بدایت انبیا است و نہایت انبیا را غایت نیست پس روح من در ہمہ ملکوت بگشت و بہشت و دوزخ بدو نمودند ہرچہ پیش او آمد ہیچ التفات نکرد و ہرچہ در پیش او آمد طاقت او نداشت و بجان ہیچ پیغمبر نرسیدم الا کہ سلام کردم چون بجان محمد مصطفی علیہ السلام رسید انجا صد ہزار دریای آتشین دیدم بی نہایت و ہزاران حجاب از نور دیدم کہ اگر باول دریا قدم در نہادمی بسوختمی و خود را بباد دادمی لاجرم از ہیبت

و دہشت وحشت چنان مدہوش شدم کہ ہیچ نماندم و ہرچند خواستم تا طناب خیمہ حضرت محمدؐ الرسول اللہ بتوانم دید زہرہ نداشتم با آنکہ بحق رسیدن لقدر حال زہرہ داشتم بحضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام رسیدن زہرہ نداشتم یعنے ہرکس لقدر خود بحق تواند رسید کہ حق با ہمہ است اما بحضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کہ در حرم خاص است نمیتوان رسید الا ماشاء اللہ ارباب معنی غور فرماوین اگر ایسے واقعات کو مانند سایلون کے اَجہلی سے پوچھے کہ بایزید کی عمر کیا نو ہزار برس کی تھی اور فرماے بایزید نے کہ مین ایسے مقام اعلیٰ تک پہنچا کہ بالاتر اسکے کوئی نہ پہنچا تو البتہ بایزید کے اول امامین اور اصحاب اور جمیع انبیا علیہم السلام ہوگئے ہین یہہ کیسا سخن بیجا بایزید نے فرمائے اسکا جواب عاقل بجز سکوت کے کیا دیگا مولوی معنوی فرماتے ہیں

ابیات

چون ز سباح سنے دریائی	در میفکن خویش از خود رائی
او ز قعر بحر گوہر آورد	از زیانہا سود بر سر آورد
کاملی گر خاک گیرد زر شود	ناقص از زر برد خاکستر شود
چون قبول حق بود آن مرد راست	دست او در کارہا دست خداست
ہرچہ گیرد علتی علت شود	کفر گیرد کاملی ملت شود
ای مری کردہ پیادہ با سوار	سر نخواہی برد اکنون پا بدار

اور یقین ہے کہ نادان کہیگا وہ معاملہ بایزید ہی کے واسطے تھا کسیکو کہان نصیب ہے **جواب** اسکا یہہ ہے اُسوقت مین کیا بایزید کے مخالف نہ تھے آدم علیہ السلام کے زمانہ سے

آجتک مقابلہ مین ہادی کے مضل موجود ہے چنانچہ آدم علیہ السلام کے خلاف مین
ابلیس ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ مین نمرود۔ موسیٰ علیہ السلام کے خلاف مین فرعون
عیسیٰ علیہ السلام کے عناد مین یہودی۔ آنحضرت علیہ السلام کا مخالف بوجہل و بومسلم
کذاب تھا تا حال وہی جھگڑا باقی ہے جہان کوئی اہل اللہ واسطے ہدایت گمراہون کے پند
ونصایح نکات واشارات سلوک و حقایق کے ارشاد فرماوے جو نیک سرشت ذی استعداد
ہین مستفیض ہوتے ہین اور جو بدباطن حاسد ہین ہدایت پانیکے عوض برخلاف اعتراض کرنے پر
اور آمادۂ جنگ ہوتے ہین جیسے بومسلم کذاب اللہ جل شانہ جمیع برادران دینی کو فیما بین
اتفاق و صلح عطا کرے بلاے رشک و حسد سے بچایا کرے

نکتہ

سمجھنے کی بات ہے جمیع مخلوق کو اللہ تعالیٰ اطفال اپنے فرمایا ہے جو انبیا ہین وہ نایب اللہ
ہین علماء عرفا فضلا صلحا نائب انبیا ہین جو بطریق پند و نصایح کے واسطے ہدایت مخلوق کے
کلمات سُنتے فرماہین عین اشفاق پدری سمجھے کہ درمیان جھگوئی کے وہ نہین ہین الا حق حق ہے
نفسانیت کو اصلاً دخل ندے اگر سمجھ مین نہ آوے اپنی کم فہمی کا مقر ہووے

فرد

افلاک سے ہے بلند تر شان سخن	پایا ہی نہین کسی نے پایان سخن

ہدایت

ارباب بصیرت غور فرماوین عدیم المثل اسم نہ ذات باری کا ہے نہ حقیقت محمدی ہے

نہ حقیقت آدم ہے خلاصہ اُسکا یہہ ہے عدیم المثل نام طالب کا ہے نور البصر اسم مطلوب کا
رکھا گیا ہے جیسے علماء فاخلف سلف کی مثال مین زید و بکر لکھتے ہین یا اور کوئی طرحکی
تمہیدی اسما قرار دیتے ہین جیسے ضرب المثل مین طالب کو مجنون مطلوب کو لیلی۔ اور منطق الطیر مین
حضرت فریدالدین عطار قدس سرہ طایرون سے مراد عاشقونکی اور جمیع مخلوق کی فرماتے ہین ہدہد سے
مراد شیخ کامل رہبر کی سیمرغ سے مراد معشوقکی یعنے ذاتِ باری کی جتاتے ہین۔ اہل معنی خوب جانتے
ہین اسطرحکی تمہیدی نام رکھکر ایک نئی تمثیل حکایات عجیب و غریب مین ہدایتِ اسرار معنوی فرمانے
سے شریعت طریقت مین کیا خلل ہوتا بلکہ اور بغایت لطافت حسن صنایع بدایع سے گلشن راز مین فرماتے ہین

فرد

مرا از شاعری خود عار ناید	کہ در صد قرن چون عطار ناید

مولوی معنوی

خوشتر آن باشد کہ سترِ دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

اور طرفہ ماجرا یہ ہے سایلون کا قول ہے کہ ہمنے نور البصر عدیم المثل کہین سنا نہین اونسے کوئی
پوچھے ہدہد سیمرغ اور بازجغد کا قصہ سابق مین کونسے کتب مین تحریر ہے جو حضرت عطار نے
فرمایا ہے یا کسی تفسیر مین یا مشکوۃ و بخاری یا مسند یا ابن ماجہ وغیرہم مین لکھا ہے کس حدیث و آیات سے
ثابت ہے کہ ذاتِ باری کو سیمرغ سے نسبت دینا یہہ علم عشق تلا ادر صنایع و بدایع سے تعلق ہے اُسے حوالۂ
کتب سابق سے کیا نسبت چنانچہ بے نظیر و بدر منیر بے نظیر اور عدیم المثل متحد المعنی مختلف اللفظ ہین
قاعدہ ہے جہان عارفِ کشفی کو آمد واقعات سے پیدا ہوئی ضرور وہ جذبہ فیوض الہام سے نئی تمہیدی

حکایت نئی تمثیل مین نکات و معانی بیان کریگا نئے لباس و نئی تمثیل و الفاظ سے
شاہد معنی کو آراستہ پیراستہ کرکے منصۂ اظہار پر جلوہ کنان کریگا ہان خوانی عارف کم استعداد
اکثر کتب قدیم سے سرقہ کرکے نظم و نثر اقوال جمع کرکے ایک ایک کتاب نئی اپنے نام سے طیّار
کرتے ہین جو قابل و کامل ہین بخوبی کلام آمد و آورد کو سمجھا کرتے ہین اور سایلون کا قول ہے کہ
عدیم المثل کو روز میثاق ملانہ عالم ارواح کیسا عروج کیا ذی واقعہ خوب جانتے ہین کہ ہر سالک کو
نئی اصطلاح سے موافق اسکی ہمت و منشا کے اور جذبۂ عشق و عمل صادق کے مطابق ذوق
وصال حاصل ہوتا ہے ہر سالک کو نئی سیر و نئی تجلیات نئی طرز سے نظر آتے ہین مثل مشہور ہا تھی
کے دانت دکھلانیکے اور ہین کھانیکے اور خوانی عارف کے ذہن مین ہے کہ جیسے تنزلات
ستہ ہین ویسا ہی کل سالک کو عروج بھی حاصل ہوتا ہے وہ لا یعلم غریب کیا جانے اگر ایسا ہی
ہوتا ہر عارف متقدمین سے اپنے سیر و طیر جدا گانہ کیون بیان فرماتے جیسے منطق الطیر مین سات
وادیان تحریر ہین یہہ تنزلات ستہ کے مطابق کہان ہے اول وادی اجسام ہوتا تھا بعد مثال بعد ارواح
بعد واحدیت بعد وحدت بعد احدیت لکھنا تھا اُسمین اول وادی طلب دوم وادی عشق سوم وادی
معرفت چہارم وادی توحید پنجم وادی استغنا ششم وادی حیرت ہفتم وادی فنا تحریر ہے سوا اسکے
بایزید بسطامی قدس سرہ نے اپنا عروج اور وضع سے بیان فرمایا ہے جو آگے تحریر ہو چکا جمیع
حضرات مختلف الحال اپنا مکاشفہ سیر و سلوک بیان فرماتے ہین - یہہ خوانی عارف لا یعلم جو کسی سالک
مین تنزلات ستہ کو تیرا اُسی کو لے بیٹھا - مولوی معنوی فرماتے ہین

فرد

گہ چنین بنماید و گہ ضد این ۔ جز کہ حیرانی نباشد کار دین

ایضاً

قرب نے بالا و پستی رفتن است ۔ قرب حق از قید ہستی رستن است
آن در پست و نہ در بالا و شیب ۔ زانکہ قرب حق برونست از حسیب

صاحب گلشن راز فرماتے ہین

درین رہ اولیا باز از پس و پیش ۔ نشانی دادہ اند از منزل خویش
بحد خویشتن گشتند واقف ۔ سخن گفتند در معروف و عارف

اور قول ہے سالکون کا بزرگون نے قید دریچہ وتبنی نہین لگائے ہین ہرچند سیاق صنایع دریچہ ذات ہے پردۂ صفات صفات ہے مگر جبکہ سالک مطلق اجہل محض ہین ورنہ کیون کہتے پس ضرور ہوا ایک دو مثال سمجھانا

فرد

آن بادشاہ اعظم در بستہ بود محکم ۔ ناگاہ بردر آمد پوشیدہ دلق آدم

اب کوئی پوچھے کہ بادشاہ اعظم سے مراد حقتعالی ہے در بستہ بود جو تحریر ہے معلوم ہوا اول قید مین تھا بعد رہائی ہوئی اور دلق پہنا تو اللہ مجسم ہوا اور دروازہ ساگوانی تھا یا زمردی یا پتھر کا تھا حق ہے ع ہرچہ گیرد علتی علت شود۔ بحر المعانی مین مسطور ہے اکنون اے عزیز گوش دار بدان کہ ظاہر این وجود مظاہر صفات آن نور اند ہر فردی این عالم دریچہ ایست و صفات آن نور از ین دریچہا ظاہر شدہ اند ایضاً واین نوریست کہ از چندین ہزار دریچہا سر بیرون کردہ است۔ من لگن مین بحری الشد

قدس سرہ فرماتے ہین

یو نفس اگر نہ چلبلاتا	کیون کھول کواڑ باہر آتا
رہتا سو ہین آپ جیتے مری مین	اپنے کے قدیم کوٹھری مین

اب سایلون سے کوئی پوچھے یہہ کوٹھری کا طول وعرض ارتفاع کیا ہے سفالی ہے
یا علف پوش سبحان اللہ جنکو علم استعارہ و تشبیہ کی خبر نہین انکو سمجھانا ایک دردسر ہے
اگر قدما کے اصطلاحی عبارات اور تحریر ہوا ایک دفتر تقریر ہو ناظرین کو مطالعہ بار ہو جو اہل علم ہین
ایک مثال انکو کافی ہے۔ اب خلاصۂ حکایت سفر در وطن بغور سماعت کرین

خلاصۂ حکایت سفر در وطن

بحسب تکلموا الناس علی قدر عقولھم عدیم المثل نام ہے تمہیداً طالب صادق کا ذکر اسکا
آغاز طفولیت سے تحریر ہوا اور نام کی معنی مین کسیکو کلام نہین وہ طالب عدیم المثل قبل شعور و امتیاز کے
آدم کی فنا سے عالم کی بقا سے مطلق آگاہ نتھا فقط ہست تھا ہوش وحواس کامل نہ تھی چنانچہ نابالغی
کا اشارہ بے شعوری پر دال ہے سمجھنے کی بات ہے مصنف اکمل نے صریح صاف صاف نشان مولد
طالب عدیم المثل سرحد دکن مین فرمایا کہین اجہل عروج و نزول انہین آراستہ نہ قیاس کرین فقط یہہ مجازاً
حکایت ہے تمہیدی اسپر بھی بعلمون نے چکرایا ہے یہہ نہین سمجھا کہ سرحد دکن کا پتا عروج و نزول سے
کیا تعلق رکھتا ہے پس شدہ شدہ وہ طالب عدیم المثل شعور کو پہنچا جو اشارہ ہے تفکر و تصور کا بیٹھنا
لیٹنا کنایہ زیادہ تامل و سکوت حالت تصور تفکر مین عیان ہے اور رویا مین عالم مثال کا دکھنا معروف
جہان ہے یعنے عالم مثال مین طالب عدیم المثل نے مطلوب کو دیکھا جو مسمی نور البصر ہے اس وضع پر

پایا جیسے سفر در وطن مین تحریر ہے لن ترانی بھولنے سے مراد خود نمائی زبان آوری فراموش کرنے سے ہی سالکون کا مقولہ ہے کہ اُسے ربّ ارنی کسنے کہا تھا جو لن ترانی بھولے جواب اسکا یہہ ہے کہ عوام الناس مین زبان زد کلمہ ہے کہ کیا لن ترانی کرتے ہو یا فلان شخص نے لن ترانی بھولی یہہ لن ترانی ہم سے مت کرو یعنی زبان آوری مت کرو

فرد

یہہ لن ترانی ہم سے نہو اور سے رہی	سمجھاتے ہین ہم تمھین ایک ایک بات مین
مین جو ارنی کہا تو وہ بولے	جب تلک تو ہے لن ترانی ہے

نکتہ

ہان خواب کے عجائبات پر کسیکو حجت وتکرار نہین سوا فلسفی غیر اسلام کے آجتک کسی کو انکار نہین رویا کی حالا عجائبات کو سالکون نے عالم محسوس کی تقریر جا نکر اعتراض کیا۔ دیکھئے ہر شب جو آنکھ بند ہوتی ہے نیا تماشا نیا سما نظر آتا ہے کبھی لشیر اپکو ہوا پر اڑتے ہوئے دیکھتا ہے کبھی پانی چلتے ہوئے پاتا ہے کبھی اپنا سر جدا ملتا دیکھتا ہے کبھی دست بریدہ کھانا کھاتے اپکو پاتا ہے کبھی اپکو بادشاہ ہفت اقلیم دیکھتا ہے کبھی اپکو حقایق عالم کا علیم پاتا ہے اور سالکون کو اکثر ابتدا مین رویا واقعات حاصل ہوتے ہین بعد اُسی اشارہ پر شیخ کامل سے ملکر کامل واصل ہوے ہین۔ بعضو نکو رویا مین ہی واقعات عجائبات نظر آتے گئے ہین چنانچہ تذکرۃ الاولیا مین بعضے حضرات کا تذکرہ مسطور ہے ہر ایک بزرگ کا حال مختلف مثلاً زلیخا کا خواب مین یوسف علیہ السلام کو دیکھنا اور اُسی تصور مین عزیز مصر سے منعقد ہونا پھر وہ صورت نپا کو عزیز مصر سے انکار کرنا۔ ابراہیم

ادہم کا خواب مین بام پر شتر کو ڈہونڈہتے ہوئے کسیکو دیکھنا اور سوال و جواب انکا اُسی گفتگو پر
سلطنت ترک کرکے طلب مین حق کے نکلجانا۔ رویا ذکر سفر در وطن مین تحریر ہے دراصل وہ ہے
ایک واقعہ کا حال اُسکو مصنف اکمل نے نسبت رویاے دیگر فرمایا ہے۔ اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمائے
ہین بعد میرے وحی منقطع ہوجائیگی میری امت مرحومہ مین یہی تین رہجائینگے یعنی رویا و الہام و واقعات
پس وہ طالب عدیم المثل نے امتیاز سبعہ صفات پایا یعنے سمع و بصارت مین لیاقت پیدا ہوئی جیسے اطفال
کہ انکو بھی گوش و چشم ہین مگر نہ کوئی سخن سمجھتے ہین نہ کوئی معاملہ دیکھہ سکتے ہین جب شعور کو پہنچتے ہین
سنتے ہین دیکھتے ہین سمجھتے ہین

نکتہ

سمجھنے کی بات ہے ایساہی حال سالک کا ہے یعنے علامت بلوغت کی منی نکلنا ہے جبتک منی نہ نکلے
نابالغ کہلاتا ہے منی بمعنے ما و من جب طالب عدیم المثل قید ما و من یعنے خودی سے نکلا جو اشارہ ہے
خود آرا نگر کی بستی کا سلوک مین قدم رکھا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حواس حیوان و حواس انسان مین
فرق ہے فقط علم و معرفت حق کا بمجواے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ
ای لِیَعْرِفُوْنَ اگر معرفت حق نہین حیوان سے بدتر ہے

رباعی

چشم از براے دیدن آیات قدرت ست
گوش از پی شنیدن اخبار حکمت است
ہر کہ حق نہ بیند و حق نشنود کسے
کور و کر است بلکہ ازان ہم بتر بسے

جاننا چاہیئے کہ یہی کنایہ ہے جو ایک ذرہ سے بصارت آئی معہ صفات بقیہ جو شعور و امتیاز پیدا ہوا

اور خاطر مائل ہوئی واسطے سماعت کلام مطلوب کے اور دیکھنے جمال مطلوب کے فہم من فہم لیس
طلب مین مطلوب کے چل نکلا اول عالم دنیا کا تماشا دیکھا یعنے اہل دنیا کا کسیکو حرص مین پابند
دیکھا کسیکو شہوتمین خورسند پایا۔ کسیکو ناموس مین گرفتار دیکھا کسی کو نشہ جاہ مین سرشار پایا
غرض سوچا تو کسی کو آگاہ نہ پایا کہ کدھر سے آئے کدھر چلے کس لئے آئے کیا کرچلے۔ وہان سے عالم عقبیٰ
کی سیر کی یعنے اہل عقبے کا حال معاینہ کیا جو حظوظ لذایذ دنیا کو ترک کرکے زہد و ریاضت تقویٰ اوراد
و وظائف و کروشغل و اشغال مین اوقات صرف کرتے ہین اور حصول درجات عقبیٰ کا دم بھرتے ہین
مگر کسی کو خبر نہین کہ کدہر سے آئے کدھر چلے کس لئے آئے کیا کر چلے

فرد

از اختلاف این و آن سررشتہ را گم کردہ ام	شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا

اور اصل یہ ہے طالب عدیم المثل اپنا سیر و سلوک بیان کیا کہ مین نے اہل دنیا و عقبیٰ کو اوصاف حمیدہ سے
سے موصوف پایا مگر میرا مدعا کسی سے حاصل نہوا مثلاً جیسے کوئی مریض اپنے درد کی دوا
کھین جاکر چند اطبا سے پوچھا ہرچند وہ اطبا کو فاضل عالم عامل مجمع الفنون پایا مگر مریض کے درد
کو کسی نے نہ پہچانا اور جب اُس مریض کو صحت نہوئی اُسنے حاکی ہوا کہ مین نے فلان فلان مقام مین گیا
ہرچند فلان فلان اطبا سے ملاقی ہوا مگر میرے درد کو کسی نے نہ پہچانا مجھے اُنسے شفا حاصل نہوئی
انصاف کی جا ہے یہ اعتراض فقط اُنھین اطبا پر ہے جنسے کہ وہ مریض ملاقی ہوا یا حکمای سلف و خلف
پر جو بقراط جالینوس وغیرہم ہوگئے ہین تمثیل دیگر اگر کوئی شخص قران شریف کی تلاوت مین
مصروف شبانہ روز رہا اسکو کسی فاضل نے دیکھ کر کہا کہ تو بے خبر ہے سمجھنا چاہئے فراست سے کہ تلاوت تو

عین عبادت ہی گو یا حقسے ہمکلام ہوناہے اسکو بے خبر کہنے کا کچھہ سبب ہوگا یا قرأت مین غلطی ہوگی یا صدود اللہ کو جو فرائض و سنن و نوافل وغیرہ ہین ترک کرکے مصروف تلاوت ہوگا اِسلئے قاری کو بے خبر کہا۔ بہرحال یہہ اعتراض اُس قاری پر ہُوا جس سے کہ وہ فاضل ملاقی ہوا یا قاریان سلف و خلف پر اور سایلان بادیہا کا مقولہ ہی کہ اذکار و اشغال وغیرہ عادات محدثات سلف ہے۔ مصنف سفر در وطن نے گو یا جمیع حضرات سلف پر اعتراض کیا اسکے سوا کیا اور کوئی رستہ ہوگا جواب مین اُسکے یہہ ابیات مولوی معنوی کے کافی ہین

ابیات

ہر دو گون آہو گیاہ خوردند آب	آن یکی سرگین شد و زان مشک ناب
ہر دوئی خوردند از یک آب خور	آن یکی خالی و آن پر از شکر
ہر دو گون زنبور خوردند از محل	لیک شد زان نیش و آن دیگر عسل

الحاصل طالب عدیم المثل نے پھر سلسلۂ چشتیتہ العالیہ مین سلک ہوا اول منزل ناسوت کے اشارات و نکات بیان کیا جو آپ مستفیض ہُوا نہ عبارت کہن تحریر کیا۔ پھر وہان سے ملکوت کی منزل کا حال بیان فرمایا کہ مین نے منزل ملکوت کو اِسطرح طی کیا یعنے جب ذکر سمیع آغاز کیا سماع مین اِسقدر بسایط حاصل ہوئی کہ گو یا شش صفات بقیہ نتھی ہمہ تن گوش ہو رہا۔ اور جب ذکر بصیر آغاز کیا ابصار مین اِسقدر انکشاف حاصل ہوا کہ صفات بقیہ کو فراموش کیا محو تماشائی بصیر رہا ہمہ تن چشم بنا۔ مصنف اکمل نے اپنے اذکار کا تذکرہ کیاہے اور جمع کا صیغہ وہان اِسلئے بیان کیا کہ اور بھی مسیفر ہمراہ تھے انکا بھی ذکر کیا جو شامل سفر تھے انکا بھی یہی حال تھا کہ جب سمیع کی ذکر کرتے ہمہ تن شنا ہو جاتی تھی گو یا شش صفات

بقیہ نہتھی اور دستو ہے ہر مقام پر خاصان حق شامل نظر آتے ہین اہل مجاہدہ جو اُنکو بوتہ ریاضت
مین گداختہ کئے انکو یہہ بسیر نظر آتے ہین وہ دوسرونکا بھی حال یقین جانتے ہین خوانی عارف
چکراتا رہتا ہے وہ یہہ اصطلاح کیا سمجھا ہے جو بصارت بصارت تھی باقی نہ سماعت تھی نہ ارادت
نہ قدرت وغیرہ یہہ گفتگو عین محویت کی ہے علی کو دست آویز ہوئی اُسنے گھبرایا کہا گوش کیا ہے ہو باقی صفات
کیا ہے ہو جواب آفتاب نکلتا ہے باقی ستارے محو ہو جاتے ہین پس ہر ایک صفت کا جب ظہور ہوتا ہے،
باقی صفات محو ہو جاتے ہین اور جبروت مین کشف روحی سے حالات انبیا و اہل بیت علی نبینا علیہم السلام
مستفیض ہوا جو عشق مین مطلوب کے بلیات مصائب کشیدہ اور تجلیات واقعات دیدہ ہین جو ستارہ
ہے عدیم المثل نے دور رہا اُنہین کے خرمن حال کا خوشہ چین رہا۔ اور مستفیض ہونا روح سے ارواح
انبیا و اولیا کی کتب معتبرۂ ارباب سلوک سے ثابت ہے چنانچہ انوار الرحمن مین مناقب محبوب سبحانی
مین تحریر ہے کہ ہر ولی بر قدم یکی از انبیا می باشد و حضرت محبوب سبحانی قدم بر قدم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہستند ہر کاہ نبی آخر الزمان افضل انبیا ہستند پس حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
بہتر از ہمہ اولیا ہستند فقط۔ اور انوار الرحمن مین دوسری جا تحریر ہے کہ چون اولیا وارث انبیا اند
پس ہر کہ وارث آن خصوصیت ہست اورا محمدی گویند و ہر کہ وارث ولایت عیسویت علیہ السلام
اورا عیسوی گویند و علی ہذا القیاس ابراہیمی و یعقوبی و سائر انبیا علیہم السلام این است کہ در اصطلاح
این طایفہ گویند کہ فلان ولی بر قدم فلان پیغمبر است یعنی آن علوم تجلیات و مقامات و حالات آن پیغمبر را
بود این ولی را بواسطۂ آن پیغمبر حاصل است اما از مشکوٰۃ محمد است پس آن ولی مثلاً محمدی یا ابراہیمی
یا محمدی موسوی و محمدی عیسوی بود فقط اور تذکرۃ الاولیا مین معراج روحی بایزید بسطامی مین تحریر ہے

کہ بایزید جمیع ارواح انبیا علیہم السلام سے مستفیض ہوئے سوا اسکے عرفای سلف اکثر مستفیض انبیا اور اہلبیت کی ارواح مقدس سے ہوئے ہیں تا حال ہوتے جاتے ہیں منکر اس حالات و واقعات کے سوائے فلسفی اور غیر اسلام کے آجتک دوسرا کوئی نہیں ہوا ہے ارباب دانش بغور اعتراضات تیمیا کو غور فرماوین کہ کسقدر تقاضا اجہلی کا ہے

نکتہ

پس طالب عدیم المثل معاینہ سر کی کنایہ سے مقام لاہوت کی سیر کس لطف سے بیان کیا کہ ہر مصنوع کو جو دیکھا اُسی صانع کی عشق میں حیران ہے ہر ہر جزو عالم اُسی کُل کے لئے پریشان ہے

فرد

خدایا داگیا مجھکو تون کی بے نیازی سے ۔۔۔ ملا بام حقیقت زینۂ عشق مجازی سے

فرد

بحر بتاب کی آن گوہر نایاب کجاست ۔۔۔ چرخ سرگشتہ کہ خورشید جہانتاب کجاست

پس مصنوع کو دیکھکر صانع کا تصور پیدا ہوا صفات کو دیکھکر ذات کا اشتیاق ہویدا ہوا اور جب صانع کو پایا اپکو نہ پایا

ابیات

کہے ہے کون کہ ہمکو خدا نہیں ملتا ۔۔۔ خدا ملا تو خودی کا پتا نہیں ملتا

جو اسکی راہ میں گم ہو گیا اُسے پایا ۔۔۔ پتا ملا جسے اُسکا پتا نہیں ملتا

غواصان بحر زخار سخن کے نزدیک حکایت اسی جائے تمام ہوئی جہان تحریر دامن میرے ہاتھ میں ہے لب ہنوز حکایات یا بین ہے جو بعد فنا کے فانی کو بقا حق سے حاصل ہوتی ہے

فرد

معنی لفظ انا الحق کو نہ پوچھو مجھ سے
دھونڈھتا ہون جو اُسے آپکو مین پاتا ہون

مولانا شمس الدین فیض قدس سرہ فرماتے ہین

جسنے تعلیم انا الحق دی سبھے روز الست
ہین اُسی استاد کے شاگرد ای منصور ہم

اکثر واصلان حق جو فانی بخود باقی بحق ہین انکے اسیطرح کلام ہین

عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست
عنقای مغربم کہ نشانم پدید نیست

گویم بہر زبان بہر گوش بشنوم
وین طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست

ز ابرو غمزہ ہر دو جہان صید کردہ ام
منگر بدان کہ تیر و کمانم پدید نیست

چون آفتاب در رخ ہر ذرہ ظاہرم
از غایت ظہور عیانم پدید نیست

مصنف اکمل فرماتے ہین

غائب وہ ہون کہ شکل ہر اک مری شان ہے
حاضر وہ ہون کہ نام نہ میرا نشان ہے

مظہر ہون نہی وامر کا مین ہی جہان مین
گویا کلام حق نہین منھہ مین زبان ہے

عالم وہ ہے کہ جس سے دو عالم ہے بہرہ ور
مین ہون جہان وہان نہ زمین آسمان ہے

جان سخن کو اہل جہان جانتے ہین کیا
مین ہون بری جہان سے مجھ مین جہان ہے

گمنام مین ہوا ہون تری تو مین وطن
معلوم کچھ نہین کہ تو کسکا نشان ہے

مؤلف

آئینہ سا تیرے رخسار کا نقشہ دیکھا
تجھے دیکھا جو کہا مین نے منھہ اپنا دیکھا

مولوی معنوی کا ارشاد دال قوی ہے

عقل اینجا ساکت آمد یا مضل	یا کہ دل با اوست یا خود اوست دل

غرض پھر مصنف اکمل نے حال وصال مطلوب کس کس صنایع و بدایع سے استعارہ و تشبیہ کا زیور عروس مضمون کو پہنا کر چند سے لبسا لیط بیان فرمایا الا اسکے سمجھنے کو علم ظاہر رسیدہ اور مکاشفہ دیدہ شخص ضرور ہے ورنہ خوانی عار مطالب و معانی سے کوسون دور ہے غرض سیاق کلام مصنف سے عیان ہے کہ محض ہدایت سالکان ہے کہ اکثر قطاع الطریق سالک کو راہ سے گھیر لیتے ہین سرمایہ ایمان پھیر لیتے ہین اسلئے آگاہ فرمایا کہ اکثر سالک ٹھہر جاتے ہین منزل مقصود کو نہین پاتے ہین کیونکہ وصال مطلق موقوف ہے ایسے گذرنے پر طریق عبادات اور ہے حصول وصال مطلوب کے ڈھنگ اور ہین یہ شرط غور ہے

فرد

تو مباش اصلا کمال این است و بس	تو درو گم شو وصال این است و بس

فرد

بروئی یار بجز ہستیت نقابی نیست	تو از میانہ بردن رو دگر حجابی نیست

اسیطرح جمیع ارباب معنی سلف و خلف کی فرماتے ہین وصال مطلوب طالب کی تسلیم خود فراموشی پر موقوف ہے یعنے بیخودی مین وہی کہا یہ مصنف اکمل نے فرمایا خداے علیم اجہلون کو بینائی شعور نصیب کرے تا نعود دیکھین اور سمجھین اور ذی شعور کو انصاف عطا کرے تا داد سخن دین مولانا شمس الدین فیض قدس سرہٗ

گر حصول بیخودی کی فکر کچھ	ہے خودی جب تک خدا ملتا نہین

پس مصنف اکمل نے استعارہ و تشبیہ سے بیان وصال طالب و مطلوب فرمایا کہ مابین طالب و مطلوب کے

مشاطۂ حیرت بی منتہا نے پردہ آئینہ لمعہ بیرنگ کا یکسر اعنی پردہ کسکا آئینہ کیسا لمعہ کا
یعنی تجلی کا تجلی کیسی بے رنگ جمیع حضرات سلف فرماتے ہین کہ ذات کی تجلی بے رنگ ہے اکثر
کتب سلوک و حقایق مین مسطور ہے اور پردہ کا ہٹنا حصول معرفت ہر تا مشاہدہ ہے اعنی کنایہ
سلب بعدیت ہے نفیت یا ثبوت نسبت و عینیت ہے مطلوب سے اور معاینہ کرنا اسمین طالب اپکو
عین مطلوب نتیجۂ وصلت ہے فنا طالب بقاے مطلوب کی حقیقت ہے

فرد

اوتن شد و من جان شدم او جان شد و من تن شدم
تاکس نگوید درجہان من دیگرم تو دیگرے

چنانچہ فرید الدین عطار قدس سرہ نے منطق الطیر کو اسی مضمون پر ختم کئے ہین یعنی عاشقان مرغ تجلی سیمرغ سے سیمرغ ہوگئے

رباعی

سیمرغ بشوق بال و پر بکشودند
کردند شمار خویش چون آخر کار

درجستن سیمرغ ہوا پیمودند
دیدند کہ سیمرغ ہمین ہا بودند

یہانتک مجمل بیان ہوا تا افہام مبتدیون کے پریشان نہوے۔ اب آگے ہر ہر سوال کا جواب
علیحدہ مسطر ہے جو شخص علم صنایع و انشا و احادیث و تصوف سے بیگانہ ہو وہ غریب یہہ نکات
کیا سمجھیگا جو عالی ظرف واقعات سے او نسبت خود فراموشی سے آشنا ہو وہ یہہ اشارات پائیگا
اگر کسینے نشۂ جہل مین جو سوجھے کہدیا اسکا کیا اعتبار ہے اسکے سخن کا نزدیک ذی علم کے کب قرار ہے

ابیات

آنکس بداند و بداند کہ بداند
اسپ طلب از گنبد گردون بجہاند

آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند	او نیز خر خویش بمنزل برساند
آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند	در جہل مرکب ابدالدہر بماند

اب ارباب معنی خلاصہ مضمون اُس کلمہ کا سماعت فرماوین جو کدہر سے آئے کدہر چلے کس لئے آئے کیا کر چلے معلوم نہوا آپسے گذر کر اپکو پانا کیا ہے معلوم نہوا جانے انجان ہوکر جا بجان ہو جانا کیا ہے حقیقت اسکی یہہ ہے کہ سالک کو جبتک یہہ فکر دامنگیر حال نہو کہ کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون کبھی سلوک طی نہو گا ہان بظاہر ذاکر شاغل متقی عابد فاضل زاہد صفت سے موصوف ہوگا مگر واصل نہو گا مشاہدہ اسکو حاصل نہو گا جب سالک اسطرحکا دم بھرے

فرد

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا	نہایت غم ہے اِس قطرہ کو دریا کے جدائی کا

جمیع محققین متقدمین اِسی فکر و تصور سے سلوک طی کئے ہین واصل حق ہوئے ہین

ابیات

حبذا روز کہ پیش از روز و شب	فارغ از اندوہ آزاد از طلب
متحد بودیم با شاہ وجود	حکم غیریت بکلی محو بود
بود اعیان جہان بے چند چون	ز امتیاز علمی غیبی مصئون
نی بلوح علم شان نقش ثبوت	نی ز فیض خوان ہستی خوردہ قوت
نی ز حق ممتاز نی از یکدگر	غرق دریائی وحدت سر بسر
ناگہان در جنبش آمد بحر جود	جملہ را در خود ز خود بپید انمود

امتیاز علم آمد در میان ** بی نشانی را نشانها شد عیان

واجب و ممکن بهم ممتاز شد ** رسم و آیین دوئی آغاز شد

بعد از آن یک موج دیگر در محیط ** سوی ساحل آمد ارواح بسیط

موج دیگر زو پدید آمد عیان ** برزخ جامع میان جسم و جان

پیش آن کز زمرهٔ اهل حق است ** نام آن برزخ مثال مطلق است

موج دیگر باز در کار آمده ** جسم و جسمانی پدیدار آمده

جسم هم گشته است طوراً بعد طور ** تا بنوع آخرش افتاده دور

نوع آخر آدم است آدمی ** گشته محروم از مقام محرمی

بر مراتب سر بسر کرده عبور ** پایه پایه ز اصل خود افتاده دور

چون نگردد زار مسکین زین سفر ** نیست از وی هیچکس مهجورتر

نی که آغاز حکایت میکند ** از جدائیها شکایت میکند

کز نیستانی که در روی عدم ** رنگ وحدت داشت با نور قدم

تا ز تیغ فرقتم ببریده اند ** از نفیرم مرد و زن نالیده اند

کیست مرد اسمای خلاق ودود ** کان بود فاعل در اطوار وجود

چیست زن اعیان جمله ممکنات ** منفعل گشته ز اسما و صفات

چون همه اسما و اعیان بقصور ** وارد اندر رتبهٔ انسان ظهور

جمله را در ضمن انسان نالها است ** که چرا هر یک ز اصل خود جدا است

شد گریبان گیر شان حب الوطن	این بود ستر لفیر مرد و زن

اور یہی کلمہ کے مضمون کی تشریح مولوی الٰہی بخش قدس سرہ نے مثنوی مولوی معنوی کے ابیات کی شرح میں فرماتے ہیں اگر اہل معنے ذرہ غور کریں صاف خلاصہ معنی کلمہ جو کدہر سے آئے تھے کدہر چلے آئینہ ہو جاتا ہے اور بنائے عمارت سلوک و حصول منزل حقایق موقوف اسی تجسس پر ہے

نظم

بشنو از نی چون حکایت میکند	قصۂ ہجران روایت میکند
کز وجود مطلقم چون کندہ اند	من بگریہ مردمان در خندہ اند
حال زار من نمید اند کسی	ہستم اندر آتش غم چون خسی
جونکہ از قوس احد منزل شدم	خود بجسم واحدیت حل شدم
منزل لاہوت را کردم عبور	کردم از جبروت اسمی ہم مرور
رفتہ رفتہ عالم ملکوت شد	عالم روحانی منعوت شد
بعد ازان در عالم ملک و شہود	گشت ظاہر جملہ اطوار وجود
منتہا یش عالم ناسوت گشت	زین تنزلہا دلم مبہوت گشت
کی بود یا رب کہ معراجی شود	روح سوی قوس احدیت رود
ہر تنزل را عروجی لازم است	قطرہ سوی بحر اخضر عازم ست
لیک اقسام عروج ایجا سہ است	ہر کس از فضل خدا این در نہ بست
شد عروج عامہ مرگ جسم خاک	بس تعرج ہست در موت و ہلاک

قدر مرگ خود نمیدانی چرا	سید ہد در مرج لاہوتی چرا
موت قبل الموت اگر دستت نداد	میکند کارت اجل حسب مراد
موت جسر موصل آمد سوی یار	مرگ را آمادہ باش ای ہوشیار
وہ چہ خوش باشد کہ سوی شہر روم	واصل درگاہ آن بیچون شوم
وقت آمد کز جہان بیکسی	پای کوبان سوی بام ادروی
زین سبب فرمود احمد مجتبی	تحفۃ المومن کہ الموت ای فتی
گر نبودی موت در دنیای دون	سخت میگشتیم عاجز بس زبون
شکر حق کو مخلصی بنہادہ است	غرفہ سوی آنجہان بگشادہ است

اب ارباب معنی بغور منصفی سے دریافت فرماوین کہ مصنف اکمل نے جملہ رسالہ سفر در وطن مین اس فقرہ کو بار بار جو فرمایا ہے لطریق بازگشت کے جملہ شغل واشغال کسب ریاضت وغیرہ پر ترجیح وتفاخر دیا ہے حسب مضمون ابیات صدر کے جو حضرات سلف نے کہا ہے سو برابر خلاف نہین جب تک سالک کو یہہ فکر دامنگیر حال نہو کبھی مقصد کو نہ پہنچیگا لا یعنی مفت بیکار کیا کرے کیونکہ نظر حق سبحانہ تعالی کے قلب پر ہے ع آدمی بے معرفت ہے خر صفت ۔ مصنف اکمل نے فرمایا جو کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے کدہر چلے کس لئے آئے کیا کر چلے ہر صوفیہ سلف کا یہی قول ہے

نظم مولانا جامی قدس سرہ

ولا تا کی درین کاخ مجازی	کنی مانند طفلان خاکبازی
توئی آن دست پرور مرغ گستاخ	کہ بودت آشیان بیرون ازین کاخ

بیفشان بال و پر ز آمیزش خاک		به پر تا کنگرهٔ ایوان افلاک	

غرض تقریر تحریر سے مصنف اکمل کے ائینہ ہے کہ یہہ فکر و تصور جو کدہر آیا ہون کدہر جاتا ہون تمام
عبادات و ریاضات و معاملات سے افضل ہے چنانچہ حدیث شریف مین ہے کہ ایکساعت کی فکر ستر
ہزار برس کی عبادت پر فخر رکھتی ہے جمیع اہل کفر اہل اسلام ارباب اذکار و اشغال اصحاب توحید اگر
فہم و ریاضت سے اِس فکر کو دل مین جا دیوین جو کدہر سے آیا ہون یعنی کس دریا کا قطرہ ہون کس آفتاب کا
ذرہ ہون تو آئینہ رو د پہنچ جاوین ورنہ محروم رہجاوینگے اجہلون نے رشک و حسد سے ترغیب و دعوت
منزل مقصود کو جو فانی بخود باقی بحق ہونا ہے برخلاف بزرگون کے عقیدہ کے جانا حضرات سلف کے
اگر کلام دیکھین خدا جانے کیا حال ہو چنانچہ سلطان المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہ فرماتے ہین

مکتوب

بدانکه ای عزیز اگر دل سالک از غیر پاک نگردد در زمرهٔ سالکان داخل نشود چنانچه نماز روزه
حج زکوٰة ظهور کشف و کرامات شرک و نفاق ست نماز گذاردن کار بیوه زنان ست و روزه داشتن
کار مرتضیان ست و حج رفتن کار قاصدان ست و زکوٰة دادن کار تاجران ست و بهوا پریدن کار
مگسان ست و بر آب رفتن کار ملاحان ست و علم خواندن کار بادفروشانست و مرید بسیار کردن
کار جوگیانست و بنای مسجد و خانقاه و باغ و جاه کار باغبانست و جبه و دستار ریش دراز
این همه اسباب شیطانست و زهد و تقوی و چله و گوشه کار راهبانانست و نفی اثبات کردن کار
آهنگرانست و از عورت باز ماندن کار خصیان و خواجه سرایان ست و ظهور کشف و کرامت کار بازیگران
ست و حکایت کم کردن و بعلم مشهور بودن و فتوح گرفتن و خلق را پابوسی کنانیدن کار ساحرانست

ومشایخ شدن و پیر و مرشد گو یانیدن و سجده گرفتن و خدا نمائیدن کار خود نما یانست و از خود رفتن و بخود بودن و تسلیم شدن کار مردانست سالک را بتواند که خدا شده ماند بنده شده نتواند انکار شیخ و تقلید یانست این ہمہ کہ گفتہ شد کار فاسقانست و خود را گم کردن کار عاشقانست العلم نکتة بکثرة الجهال غرض اس کلام سے یہہ ہے کہ جناب سلطان المشایخ نے جمیع عبادات و معاملات پر معاملہ از خود رفتن و بخود بودن و تسلیم شدن کو تفوق دئے ہین کہ یہہ اصل ہے باقی ہیچ ہے ۔ ارباب دانش و بینش سمجھ لیتے ہین مانند سایلان ہاویہ کے جو حقایق کے بحث مین فقہ کو یاد کئے اور شریعت کے مسایل مین حقایق کو ملاوے جیسا کہ حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا ہے مصنف کمل نے ویسا تو نہین فرمایا ہے فقط ایک کلمہ کو پسند فرما کے جو کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون ارباب دانش کو فرض ہے کہ ذرا خوب آنکھین ملین اور اس فقرہ کو سمجھین کہ ہر ایک کو کس حسن کی ترغیب ہے مگر افسوس ہے سایلان عنقا مراد کی فہم و دانش پر

فرد

اگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدشس بازیچہ در گوش

یہانتک مجمل خلاصہ حکایت سفر و روطن کا بیان ہوا اب متفرقات سوالات کا جواب علمائے دقایق شناس عرفای حقایق اساس مطالعہ فرماوین

سوال از فقیر

جبکہ عدیم المثل کفر مین آیا دیکھا تو خلایق کی کثرت ہی بیحد بھانت انکنت ہے ہر ایک لا یعلم بیدلنتگی سے ہر ایک شی کو خدا بنا ہے الحزہ ان فقیر عدیم المثل کو کوئی رہبر ملتا تو گوش جان کھولدیتا اور یہہ نکتہ سمجھا دیتا

بیت

توا ندر بت نہ بینی حق پنہان | بشرع اندر نخوانندت مسلمان

ضرب المثل پانی پیا چھا کر پیر کرنا جان کر

نظم

مرغان چمن بہر صباح | خوانند ترا با صطلاح

ترسا کہ زند ہمیشہ ناقوس | چو یک زنی توشدہ بنا موس

ہندو کہ ہمیشہ بت پرستند | ہر صبح دعوات سیفر ستند

قومی کہ درین طواف گاہ اند | سرگشتہ دلان لا الہ اند

یہہ اشارہ مرشد کامل کے طفیل سے سمجہہ مین آتا ہے فقط

ہدایت

آدم سے تا ایندم بنی آدم مین امواج بحور کے مانند ملل و نحل نا معدود ہین ہر فرقہ کے ارکان عقاید نا محدود ہین ہر دی شرب اہل کمال اپنے ترے زور و شور سے بحر نا پیدا کنار معانی مین غواصی کیا ہے پہ بخت نا مساعد سے کیکا ہاتھ صدف مراد تک نہ پہنچا گوہر شاہوار توحید بدست نہوا کشتی دانش اہل خرد غرق ورطہ حیرانی ہے منبش سیاحان قلزم خبرت کو جو شاستری فلسفی مہندس وغیرہ ہین تلاطم امواج آب نارسا سے پریشانی ہی اکثر دانای روزگار نے کمند فکر کو نہہ افلاک پر پھینکا ہوا نگ طایر مقصد کے نہ پہنچے عاقبت گوش دہوش ذی عقول نے اسی صدا سے بہرہ ور ہوتا رہا

فرد

کین جا ہمیشہ باد بدست است دام را	عنقا شکار کس نشود دام باز چنین

بحر انبیا علی نبینا علیہم السلام کے کوئی چاشنی نعمت توحید سے متلذذ نہوا خصوصاً یافت توحید ختم ہے جناب سید الاولین و آخرین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پایا آپنے جو کچھ پایا تھا دیکھا آپنے جو کچھ دیکھا تھا او طفیل سے آنحضرت کی ائمہ طاہرین اصحاب راشدین اور جمیع امت مرحومہ سے جو پیرو ہین علی الخصوص اولیای کرام مشایخان عظام مستفیض و بہرہ ور ہین اور ہوتے جاتے ہین نکات علم لدنی کو پائے ہین اور پاتے ہین تا حشر در فیض و رحمت مصطفوی کھلا ہے جو مظہر ہوے ہے وہی اس منزل تک آتا ہے حسنات العارفین مین لکھا ہے بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ تخم تاک معرفت در عہد آدم علیہ السلام در زمین دفن کردند و در وقت نوح علیہ السلام از زمین برآوردند و در زمان ابراہیم علیہ السلام بمرتبہ کمال رسانیدند و در ہنگام موسی علیہ السلام خوشہ پدیدار ساختند و در ایام عیسی علیہ السلام انگور آمدند و در آوان سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام شراب صافی کشیدند و رندان این امت ازان خمہا قدح ہا منوشیدند و بیخود شدہ بآبانگ بلند گفتند کہ سبحانی ما اعظم شانی و لیس فی جبتی سوا اللہ و انا الحق و لا الہ الا انا و امثال آن جمیع محدثین مفسرین علما فقہا صلحا فضلا عرفا کملا کا یہی ارشاد ہے کہ بغیر پیروی دین محمدی کی غیر مذہب نعمت پر توحید و علم لدنی حرام ہے مخالف شرع شریف گمراہ کا کلام ہے

مثنوی

توان رفت جز در پی مصطفی	مپندار سعدی کہ راہ صفا
برفتند و بسیار سرگشتہ اند	کسانی کہ زین راہ برگشتہ اند

بفحوای و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ کے

نکتہ

غور کی جا ہے کہ حاکم حقیقی روز میثاق مین اول نور سید المرسلین کو مقتدی گردانا اور حبیب پر
ایمان لانیکا اقرار لیا قوله تعالی واذ اخذ میثاق النبئین لما اتیتکم من کتاب وحکمة
ثم جاءکم رسوله مصدق لما معکم لتومنن به ولتنصرنه قالوا اقررنا الآیہ

لطیفہ

سایلان ہادیہ کے نزدیک حق کو بت مین چھپے دیکھنا سعادت ہے ایسے کلمات نکات کا سمجھنے
والا رہبر اور مرشد کامل ہو تو جملہ برہمن اور ہر مشرک بھی ہادی طریقت ہے کہ وہ سایلون سے زیادہ تر
نکات و براہین بت پرستی کے جانتے ہین بت کو خدا پہچانتے ہین

فرد

یہہ کافر بتون کو خدا جانتے ہین	خدا کو خدا جانے کیا جانتے ہین

دقیقہ

سایلون کا مقولہ ہے کہ عدیم المثل کو کوئی رہبر ملتا تو گوش جان کھول دیتا اور یہہ نکتہ سمجھا دیتا

بیت

تو اندر بت نہ بینی حق نہہان	بشرع اندر نخواندت مسلمان

معلوم ہوا کہ رہبر سایلون کا معلم ملکوت تھا مدرس ناسوت نتھا اگر ناسوتمین ہوتا یہہ نکتہ ہمارے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی سمجھ مین آتا کیونکہ ذات مقدس آنحضرت علیہ السلام کے دریائے

مخزن اشارات علوم صوری و معنوی ہے انکی سمجھ مین سایلون کا نکتہ نہ آیا انکو بت مین حق دکھلائی دیا
ورنہ بت شکن خود بنفس نفیس کیون ہوتے اور امت کو اپنے بت شکنی کا حکم کیون فرماتے بدر تبوک
و خیبر وغیرہ مین کفار سے جہاد کیون فرمائے اور جنگ احد مین دندان مبارک شہید کیون کروائے فتح مکہ کیون
کئے لات و عزی کیون توڑے ان بتو مین انکو حق نظر نہ آیا بقول سایلون کے سبحان اللہ سایلون کو کیا
اچھی تعلیم شرع شریف یاد ہی ارباب دانش ہر دو تقریر کو ملاحظ فرما دین انصاف سے داد سخن دین۔

مولوی معنوی

چند بت بشکست احمد در جہان	تا کہ یارب گوئی گشتند امتان
گر نبودی کوشش احمد تو ہم	می پرستیدی چو اجدادت صنم

اصحاب کبار اولیا ذیوقار کو الحمد للہ رہبر سایلون کا نہ ملا برکات سے پیروی شرع متین کی سعادت سے
اور اولا حول کے استعانت سے نور ایمان حقیقی کے اس عقیدہ سے کہ عین کفر و مخالف شرع شریف ہے محفوظ رہے
چاشنی لذت وحدانیت سے محظوظ رہی ورنہ بت پرستی ترک کر کے خدا پرستی اختیار نہ کرتے عرب و عجم ہندوستان
وغیرہ مین لکوکہا بتخانے ڈہائے کر ڈر ہا بتونکو توڑے نامعدود کفار کو کلمہ شہادت پڑہائے جن کفار نے
دعوت دین احمدی سے انکار کیا واصل جہنم کئے بقول سایلون وہ نہ سمجھے فرد تو میکدہ بن طواف گاہ اند
سے گشتہ دلان لا الہ اند :: شہید اکا راہ حق مین شہید ہونا غازیون کا جہاد کرنا سایلون کے قول سے بیکار پڑا

لطیفہ

بحر المعانی مین تحریر ہے کہ بدون حجاب دیدن جمال محبوب مخصوص ذات محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آنا
دیگران از انبیا و اولیا ہمہ در پردہ حضرت رسالت علیہ السلام یعنی در آئینہ حضرت رسالت علیہ السلام یعنی آئینہ

محمدی ببینید و انکه ای برادر اگر کسی از انبیا و اولیا این حوصلہ افتد کہ بیرون ائینہ حضرت علیہ السلام بنیم الیشان را جواب لن ترانی گردد زیرا کہ موسی علیہ السّلام بیرون پردہ محمدی جستہ بود کہ لن ترانی شنید المخزہ ارباب معنے منصف سے غور فرماوین تاسف کی جاہی جو لوگ بیت اکحضرت علیہ السّلام کے ہوکر خلاف سنت شریعت کرین تبون کا دم بھرین کفر کی باسداری کرین بظاہر مانند منافقون کے کلمہ بھی پڑہین مسلمان کہلائین اور دم مقلدی کا حضرت علیہ السلام کے کرین ہمایلون نے یہہ کہا تا کہ حضرت بت شکن تھے یا بتون مین حقکو دیکھو فرمائے یا مین نے دیکھا فرمائے یا کسی حدیث و آیات سے ثابت ہے کہ بت مین حقکو دیکھو افسوس ہے کہ اصطلاح سے بھی واقف ہنین

نکتہ

محققین نے خلاصہ توحید کے درجہ چہار بیان کئے ہین **اول** خداکو زبان سے ایک کہنا **دوم** دل سے ایک جاننا **سوم** انکھہ سے ایک دیکھنا **چہارم** جان سے ایک ہوجانا. ارباب معنی کے پاس اگر کوئی خدا کو ایک کہا موحد نہوا شرک باقی رہا ایک کہنے والا دوسرا وہ جسکو ایک کہتا ہے اگر کوئی ایک جانا موحد نہوا شرک باقی رہا۔ ایک جاننے والا دوسرا وہ جسکو ایک جانتا ہے اگر کوئی ایک دیکھا موحد نہوا شرک باقی رہا۔ ایک دیکھنے والا دوسرا وہ جسکو ایک دیکھتا ہے اگر کوئی جان سے اپنے اس جان جان سے ملکر ایک ہوگیا سو موحد ہوا جھگڑا مٹا اسکو توحید کشفی و عینی حاصل ہوئی سو موحد حقیقی ہوا وہ ایک ہونا موقوف ہے آپسے گذرنے پر جان سے انجان ہوجا پر اسلئے مصنف اکمل نے فرمایا ہے اہل سلوک سے معلوم ہوا آپسے گذرکر اپکو پانا کیا ہے جان سے انجان ہے کرجانجان ہوجانا کیا ہے عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ فرماتے ہین

فرد

	چون بمیری تو او شود بیدار	تا تو هستی خدای درخواب است

مولوی معنوی

خویشتن را پیش واحد سوختن	چیست توحید خدا آموختن
همچو مس در کیمیا اندر گداز	هستیت در هست آن هستی نواز

ابیات

نیست مومن هیچ کافر بی شکی	مومن و کافر کجا باشد یکی
گرچه از یک شاخ باشد دایمی	خار چون گل کی بود در هر دمی
گل بباغ آرد و در شوره زمین خار آرد	گرچه باران همه جا یکسر خود می بارد
تا توانی در شریعت نه قدم	خاک راه شرع باشی دمبدم
از ضلالت دایما اندیشه کن	خاک راه شرع بودن پیشه کن
پس تو دایم فرق اصل و فرع کن	توتیا از خاک راه شرع کن

قال الله تعالی لا یستوی اصحب النار و اصحاب الجنة

نکتہ

ارباب دانش غور کرین جبتک زید کو عمرو سے نسبت ارحامی یا صلبی نہوگی زید کبھی شکایت سے عمرو کے ناخوش نہوگا اور پاسداری کریگا آجتک کسی نے سُنا ہے کہ کوئی مسلمان کفار کی عقیدت ملت پر اعتراض کرے دوسرا اور کوئی مسلمان سنکر کفار کی طرفداری کرے اور اس مسلمان سے تنازع کرے قدما نے بہت سے کتب ردین عقاید ہنود و نصاری مجوس وغیرہ کے تحریر فرمائے ہین کوئی مسلمان کو انکے طرف سے

غیظ مین آتا نہین پاتے ہین یہہ نا کہنا اسا بالون کا اہل کفر کی جانب سے فقط طبیعت سے نہین ہر بات ہر خالی علت سے نہین ہے العاقل تکفیہ الاشارہ قال اللہ تعالی کل شئ یرجع الی اصلہ سعدی فرماتے ہین درویش بمعرفت [illegible] امد تا فقر ش بکفر نه انجامد کاد الفقر ان یکون کفرا

بگوید ہرچہ بزبان آید بخورد ہرچہ پیش آید زندیق است اگرچہ در عبا است

نثر

ارباب معنی منصفی سے فرماوین بابلون کو [illegible] ہی ہے تقلید حضرت رسالت پناہ کا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل کفر کی جانب سے حرارت خاطر خواہ ہے جیسی کے کسیکو کوئی کہتا ہے کہ [illegible] آتا ہے بس جانب سے مومنین کے واہ واہ ہر ہان اگر کوئی بت پرست معترض ہو تا مضایقہ [illegible] بیچارے ان فقیر کو بت پرستون سے کیا نسبت ہے اللہ تعالی شرک اتفاق سے جمیع اہل اسلام کو بچاوے

[illegible]

عقلا کملا واقف ہین بعض برہمن بھی اپنے مذہب مین راز دان کنہ حقیقت جو ہوتے ہین [illegible] اور رسوم ظاہری سے روگردان ہین ہر مصنوع مین صانع کو دیکھا کرتے ہین سفر در وطن مین جو تذکرہ [illegible] پرستون کو آگاہ فرمایا کہ ظاہر مین بیاد ہوا دتار ہو باطن مین مطلب سے اغیار ہو حضرت [illegible]

سوال از فقیر

عدیم المثل نے پندرہ برس کے بعد کفر سے نکلا اور قدم اپنا اسلام مین رکھا الخ قولہ عدیم المثل نے جو قدم اپنا اسلام مین رکھا وہان شروط اسلام سے مشرف ہوا یقین ہے یا شک واقع ہے اگر یقین ہے تو اسی راستہ سے تا جناب باری پہنچ جائیگا اور اگر شک ہے تو اس عدیم المثل کو کیا کہنا ہمکا [illegible] کبھی [illegible]

پیغمبر صادق ہین کلام صادق کا صادق ہر وہ صاحب تحقیق ہین اور ہم مقلد ہین اوسی تحقیق کی تقلید
کرتے ہین اہل کتاب سنت وجماعت سے دیکھو تو ایمان مقلد کا معتبر ہی من قال لا اله الا الله دخل
الجنة بلا حساب عدیم المثل سیر کرتا ہوا رباط سنی سے رباط شیعہ مین آیا وہان کا بھی سیر کیا اور
رنگ دیکھا اسیطرح ساتون رباط تک پہنچا الخ قوله عدیم المثل جو رباط شیعہ مین آیا وہان بھی خالی
پایا انمین جو صوفیہ امامیہ ہین اُنمین سیر کرتا تو وآل علی سے کچھ بوے اسلام پاتا اور باقی فرقون سے ہمین گفتگو نہین

هدایت

آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت

فرد

آدم نہین ہے صورت آدم بہت ہے یان	اس شہر مین معنی کا کس سے کرین سوال

ارباب معنی غور کرین سایلون کا قال کس اسلوب کا ہر کبھی کفار کی طرفداری کی بات مین جسکو دکھنا انکے
رہبر نے سمجھا دیا ہی پھر دعوی مقلدی کا ہے کہ ہم مخبر صادق کی تقلید کرتے ہین اور دم مذہب سنت وجماعت کا
بھرتے ہین اور پھر صوفیہ امامیہ مین بھی شریک ہو کر دم آل علی کا دم دعوی ہر بہرحال ترتیب سبکو راضی رکھنے کے
لیے سایلون نے ٹھہرایا ہے یہہ نہین سوچا کہ اس عقیدہ کا آدمی ہر زمرہ سے مردود ہوتا ہے اعتبار رفتہ
ہو اپنی کھوتا ہے الحاصل جمیع علما فضلا عرفا کملا سلف خلف کی دعوی پر مشاہدہ حقکی آئے ہین ہر جمعکا
مین ہدایت پاہین کلام پر انکے صداقت کا اقرار کیا کم ہمتی عدم پیروی اپنی اٹھا کیا اگر ہدایت انکا اسرارات سے
ملی محروم رہے قصور فہم اپنا کہا شیطحی کے سننے سے کلام استغراق کا تصور کر سکتے فرمایا حافظ شیراز فرماتے ہین

فرد

جنگ بقا و دولت را ہمہ عذر بنہ	تا نہ بنید حقیقت رہ افسانہ زوند

سمجھنے کی بات ہی تقلید کرتے ہیں محض تحقیق کیواسطے کوئی نابینا بھی کسی بینا کے ہمراہ چلتا ہے تو آخر تجسس کرتا ہے کہ منزل کہاں ہے ہمارے شہر بینکی جا کونسی ہے اور کہاں مکان ہے اگر تمام عمر مقلد رہنیکا دعوے کرے اب محقق کون ہووے مثلہ کو سالہ با یزید وگاؤ لنشد رسالہ چوشر مار میں لکہا ہے سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایا ہے میں نے سنہ صد و ہشتاد و چہار شیخ سے بعیت کی مگر اسلام حاصل نہوا اگر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نہ ملتا کافر رہتا۔ مؤلف رسالہ چوشر مار لکھتے ہیں کہ اب ہم اُن صاحبوں کو جو شیوخ سلف بایزید تھے انمیں سے مسلمان کسکو سمجھنا جناب مصنف اکمل نے اسکا عقدہ انکشاف (یعنی مصنف مقرر رو طرہ) فرمایا یعنی ہمت بایزید کی متقاضی تھی اس امر کی جبتک عبودیت و ربوبیت کا امتیاز باقی ہے توحید کوسوں دور ہے بل عین مشرک کہا جائے ہے کہ فانی بخود ہوں باقی بحق رہوں یہہ منزلت جناب امام ہمام جعفر صادق علیہ السلام کے بدولت حاصل ہوئی توحید کامل ہوئی شرک گیا خودی مٹی بایزید کی ہستی فانی ہوئی فقط حق کی ہستی رہی جب کوئی ناواقف آپسے پوچھتا تو بایزید کسکا نام ہے فرماتے بایزید مرکر تیس برس ہوئے ہیں یہاں خدا موجود ہے الکلام ہے پس یہی منزلت حاصل کرنیکے لئے طالبان حق کو کلمہ ہدایت نکتہ تعلی حاصل اسرار تصوف فرمایا کہ معلوم ہوا آپسے گذر کر اسکو پایا کیا ہے جان سے انجان ہو کر جانجان ہو جانا کیا ہے ارباب دانش غور کریں بایزید بسطامی نے نہیں سنا کہ تھے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ بلا حساب پھر کیوں فرمائے جو حضرت امام سے نہ ملتا کافر رہتا یہہ کلمہ بس تھا حافظ شیراز فرماتے ہیں

فرد

عیان نشد کہ چرا آمدم کجا بودم	دریغ و درد اکہ غافل زکار خویشتنم

اسلئے یہہ اشارہ ہوا کسیکو خبر نہین کدہر سے آئے تھے تا آخر اور دوسرا فقرہ جو آپسے گذر گرا کہو پایا
کیا ہے جمیع حضرات سلف نے یہی راز بیان کئے ہین

فرد

جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل	ہم تو منصف باش حافظ این نکو یا آن نکو

اور معتولہ ہر سایلون کا کتاب سنت وجماعت سے دیکہو تو ایمان مقلد کا معتبر ہے۔ اسکا جواب سماعت کیجئے
قدوۃ الواصلین حضرت شرف الدین یحییٰ منیری مکتوب چہارم مین فرماتے ہین

نظم

تا کی بزبان خدا پرستی	این نیست گر ہوا پرستی
تا نکردی تو مسلمان از درون	کی توانی شد مسلمان از برون

واین خر لنگ ایمان تقلیدی وحرکت لسانی کہ من وتو داریم این راہ نتواند رفت واین بار نتواند کشید
واین بادیہ خونخوار نتواند برید واین شربت مردان نتواند چشید مثل است کہ بار پیل بر بزی نکشد این است کہ گفت

بیت

محرم دولت نبود ہر خسے	بار مسیحی نکشد ہر خرے

شاید انہون نے نہین سنا تھا من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور یہہ بھی انہون نے نہین سنا تھا جو
کتاب وسنت وجماعت سے (یعنی حضرت یحیی منیری) دیکہو تو ایمان مقلد کا معتبر ہے ورنہ کیون فرماتے کہ این خر لنگ ایمان تقلیدی
وحرکت لسانی کہ من وتو داریم این راہ نتواند رفت تنبیہ سایلون نے لا الہ الا اللہ کہا مع شروط
والارکان کو فراموش کیا جیسے بعض منافق تارک الصلوٰۃ لا تقربوا الصلوٰۃ تک پڑہکے عمل کیا یعنے

تارک الصلوۃ ہوئے اور انام سکار کو نوش کیا جزاے اعمال حسنہ جو فرایض و سنن و نوافل
و تسبیح و تہلیل و اشغال و حدود اللہ کو طاق پر رکھا سزاے افعال ذمیمہ جو تارک صلوۃ و قضائی روزہ و کذب
و بہتان و زنا و غلام و بادہ نوشی و گانجہ کشی مساوی کیا اوامر و نواہی کو بباد دیا کہا من قال لا الہ
الا اللہ دخل الجنۃ احکام ناسخ و منسوخ کا امتیاز نکیا معقول تھوی نہ گناہ گاروں کے لئے تجویز فرمایا

بیت

اول اندیشہ انگہی گفتار	پایہ بیش آمدست و پس دیوار

آیات و احادیث کی شان نزول سمجھنا ضرور ہے ورنہ ایمان میں فتور ہے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت سے موقع پر احکام فرمائے ہیں بعدہ جب اسکا موقع نہیں رہتے کبھی حکم الہی سے کبھی خود ذات فیض درجات سے
اپنے کبھی راے اصحاب کیا رکے وہ حکم کو منع فرماتے ہیں محدث و فقیہ اسکا بیان خوب جانتے ہیں جسکو منظور ہو
اُنسے تحقیق کرلے کتب و احادیث و تفاسیر میں مسطور ہیں مطالعہ کرے یہہ مختصر میں گنجایش تحریر کی نہیں

لطیفہ

لشکریان یزید پلید علیہ اللعنۃ نے جناب سید الشہدا علیہ السلام کو شہید کیا اور نماز پڑھتے اور ہر وقت
انکی زبان سے کلمہ جاری تھا مانند سایلوں کے انکو بھی یہی زعم تھا کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
معلوم ہوا کہ سایلوں کو یہہ نکتہ انہیں کی اہل سلسلہ سے پہنچا کیونکہ وہ بھی تو کلمہ گو تھے

لطیفہ

سایلوں کو اگر طاوس کے مانند ایسا ہی اشتیاق جنت ہے لا الہ الا اللہ کہنا بھی تری وقت ہے حصول جنت
کیلئے ذری سی حکمت ہے اکل الدبہ دخل الجنۃ پڑھا کرے کدو کدو پکا کر کھایا کرے

نکتہ

ہدایت الاعمی میں لکھا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے ای کسانیکہ
ایمان آوردید بدل و بزبان بخدا و رسول علیہ السلام ثابت باشید در ایمان خود یا باینمعنی کہ ای کسانیکہ
ایمان آوردید از حیثیت برہان ایمان آرید بر سبیل کشف و عیان ہا یا بایں معنی ای کسانیکہ ایمان آوردید
از روی تصدیق تقلیدی ایمان آرید از روی تحقیق - از حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ
منقول است کہ فرمود یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اشارتست بآنکہ
در ہر طرفۃ العین نفی وجود بشری باید کرد و اثبات واجب الوجود باید نمود کہ وجودک ذنب لا
یقاس بہ ذنب عبارت از وست - از سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ منقول است کہ فرمود پنجاہ
سال است کہ ایمان آوردیم و ایمان تازہ کردن ہنوز دربند آنیم - ارباب دانش غور کریں کہاں یہہ مضمون کہاں
من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنہ سکینۃ الاولیا میں آیا ہے کسی نے خواجہ حسن بصری قدس سرہ سے
پوچھا کہ مسلمانی کیا ہے مسلمان کسکو کہتے ہیں فرمایا مسلمانی کتاب میں مسلمان زیر زمین آسودہ ہیں شاید
انھوں نے یہہ نکتہ سایلوں کا نہ سنا تھا من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنہ ترمذی شریف میں لکھا ہے
کہ یہہ حدیث بدو اسلام میں آنحضرت علیہ السلام فرماتے تھے ہر کوئی اسی بہروپر نرہے جیسا کہ حضرت سایلین
سمجھے ہیں اور بیباک ہوگئے ہیں نظر بر آن دوسروں کو بھی دعوت گمراہی دیتے ہیں نکات و اشارت
عوام کے روبرو کہنے کے لوہیں خاص میں کہنے کے ہیں اور ہیں خص الخاص میں کہنے کے اور ہیں - یہہ گفتگو
مصنف الکحل نے فقط دعوت حصول وصال مطلوب کی جمیع اہل کفر اہل اسلام ارباب اذکار اصحاب توحید کو
یعنے مصنف سفر سلوک
دیا ہے خلاصہ تصوف حقیقت معرفت جانسخن فرمایا ہے کہ آگے اسکے کوئی نکتہ کو گنجائیش نہیں سایلوں نے

اسکو بہتک کر عوام کی گفتگو مین شریک کیا ارباب دانش و بنیش ذرہ غور سے اس کلمہ کو منصفی سے
مطالعہ کرین جو آپسے گذر کر اسکو پایا جان سے انجان ہو کر جان جانان ہو جاتا کیا ہی مقتضاء عبارت
مین حصول معنی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا اشارہ حاصل ہوتا ہے مطلب اعلی کو
نہ سمجھہ کر دماغ اپنا پریشان کیا

فرد

انقلاب دہر کا جب رنگ دیگر ہو گیا	پتھر آئینہ ہوا آئینہ پتھر ہو گیا

جناب ایلیا دیہا کو کونسی تمثیلات سناوین فی الحال من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کو
لئے بیٹھے ہین وہ مضمون محققون کے کب خاطر مین لاتے ہین ذرا یہہ رباعی کے مضمون کو سمجھین تو یقین ہے کہ اپنی
سہک فہمی پر پشیمان ہوین

رباعی

ایدل تو دمی مطیع فرمان نشدی	وز کردہ خویش پشیمان نشدی
قاضی شدی و شیخ شدی دانشمند	این جملہ شدی ولی مسلمان نشدی

اب تشریح کلمہ کا خلاصہ حضرت شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ فرماتے ہین توحید را اہل طریقت بر
چہار درجہ نہادہ اند درجہ اول آنست کہ بزبان لا الہ الا اللہ بگوید و بدل اعتقاد ندارد این
توحید منافقانست فردای قیامت ہیچ سود ندارد درجہ دوم آنکہ بزبان لا الہ الا اللہ بگوید و در دل
اعتقاد بدین دارد بتقلید چون عامی یا بنوعی از دلیل چون متکلم و این قالب و صورت توحید ست علی التحقیق

فرد

رو دیدہ بدست آر کہ ہر ذرہ خاک	جامی است جہان نما کہ در وی نگری

درجہ سوم آنکہ نوری بود کہ در دل بندہ پدید آید و دران نور بیند کہ ہمہ کارہا از یک اصلی میرود و فاعل از یکی بیش نیست ہیچکس دیگر را فعل نیست واین چون اعتقاد عامی متکلم بود کہ اعتقاد بندی بود کہ بر دل افکند و این مشاہدہ نوری است کہ ہمہ ہا را برگیرد و فرق باشد میان کسیکہ خویشتن را بران وارد و اعتقاد کند کہ فلان خواجہ در سرای است بسبب آنکہ فلان کس چنین میگوید و این تقلید عامی است کہ از مادر و پدر یا از کسی دیگر شنیدہ بود و میان آنکہ استدلال کند کہ فلان خواجہ در سرای است بدلیل آنکہ اسپ و غلام خواجہ بر در سرا بیند و این نظر و اعتقاد متکلم است از مقلد این مقدار در وی زیادت است اما در عدم مشاہدہ ہر دو برابر اند و میان آنکہ خواجہ را در سرای مشاہدہ کند و این توحید عارفانست کہ در درجہ سوم گفتم لیکن در وی خلق را بیند و خالق را بیند و میداند کہ خلق ہمہ از خالق است پس این مقدار تفرقہ باشد جمع نبود بکمال توحید در نظر اہل طریقت درجہ چہارم آنست کہ چندان از نور ظہور حق بر روندہ آشکارا شود کہ ہمہ ذرات وجود پیش دیدہ وی پیدا شراق آن نور متواری شوند مثال متواری شدن ذرہ ہای ہوا در اشراق نور آفتاب و ذرہ در نور آفتاب نیست ولکن دیدہ الخرہ۔ ارباب معنی پر واضح ہو کہ یہی درجہ توحید کے حاصل کرنیکے لئے مصنف اکمل نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک پست ہمتی سے کہیں کہیں ٹھہر گیا ہے جان سے گذر کر جانجان کو پاتا کوئی نہیں جانتا ہے اب

چند تمثیلات اور سنا فرماوین ترمذی شریف مین لکہے ہین قد روی عن الزہری انہ سئل

من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ فقال انما کان

ھذا فی اول الاسلام قبل نزول الفرایض والامر والنہی تنبیہ واضح ہو کہ عباد اللہ

گئے اقسام پر ہیں اول مشرکین یعنے بت پرست کہ جنکی شان میں ان اللہ لا یغفران یشرک با
و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء اور اولئک اصحاب النار ھم فیھا خلدون آیا
دوم منافقین یعنی جو لوگ کہ خوف شریعت سے ظاہر میں مجاہدین کے آگے بتوں پر لعن طعن کرتے اور
باطن میں انکا مان ہا ں کرتے ہیں کما قال عز و جل واذ القوا الذین امنوا قالوا امنا وا
خلوا الی شیطینھم قالوا انا معکم سوم ملحدین یعنی جو لوگ کہ ایمان سے برگشتہ ہوکر کفر کے
جانب رجوع ہوے اور مسلمان کہلائے اور کفار کی پاسداری کریں اگر کوئی اہل اسلام بت پرستوں کو
پند فرماویں یہ غصہ میں آویں اور قول و فعل میں کفار کی متابعت لیجاویں جس چیز کو شریعت نے منع کیا اسکو
حلال جانے کفر کے طریقہ کو عین کمال جانے ایسے ملحد لاکھ بار لا الہ الا اللہ کہیں آخرت میں بجز حسرت و ندامت
کے کچھ نصیب نہوگا حاشا خدا کا حبیب نہوگا کما قال عز و جل ومن الناس من یقول امنا
باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمؤمنین ۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین
امنوا وعملوا الصلحت قسم چہارم بندگان ہیں جو لوگ کہ معصیت کرتے ہیں مگر اپنے فعل بد کے مقر
ہیں اور ندامت کا دم بھرتے ہیں جب موافق اعمال کے سزا پائینگے پھر برکت سے ایمان کے نجات پائینگے
کما قال علیہ السلام یدخل اھل الجنۃ جنۃ واھل النار نار ثم یقول اللہ اخرجوا من النار
من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیخرجون منھا قد اسود فیلقون
فی نھر الحیاء رواہ البخاری قسم پنجم بندگان ہیں فرمانبردار یعنی لوگ کہ اوامر بجالاتے ہیں اور نواہی سے
انکو بجا لاتے ہیں لفحوای تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم کے موافق الایمان بین الخوف
والرجاء کے ترسان رہتے ہیں شب و روز امید وار لطف و رحمت حق و معرفت اسرار مطلق کے اور قہر

دعتاب سے اسکے لرزاں و ترساں رہتے ہیں لسبند تلك الجنة التي اورثتموها بما تعملون کے خلد بریں انکو نصیب ہے قسم ششم بندگان وہ جانباز ہیں جیسے محمود اور ایاز منطق الطیر میں فرماتے ہیں

فرد

سیکھ لے ای مرد کامل پاکباز	بندگی وہ ہے جو کرتا تھا ایاز

جنکی شان میں اِنَّ اَولِیَاءَ اللہِ لَا خَوفٌ عَلَیہِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ آیا ہے انہوں نے تقرب پایا ہے جان نثاری انکی نہ خوف دوزخ سے ہے نہ طمع بہشت سے ہے بفحوای یُرِیدُونَ وَجہَهٗ کے مقصود انکا فقط دیدار کردگار ہے حسب مضمون رَضِیَ اللہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ ملحوظ انکو فقط خوشنودی دلدار ہے

فرد

دنیا و آخرت را بگذار و حق طلب کن	این ہر دو لولیان را من خوب می شناسم

ارباب معنی پر واضح ہو کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست مصنف اکمل نے جمیع ارباب اہل اسلام کو اصل اصول اسلام کی دعوت فرمائی راہ راست قرب حق حاصل ہونیکی کھائی سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ کے روبرو جب دنیا کا تذکرہ ہوتا وضو کرتے جب عقبی کا بیان ہوتا غسل کر کے گفتگو کرتے فرماتے دنیا بجاے حدث ہے عقبی بجاے جنب ہے منطق الطیر میں فرماتے ہیں

ابیات

لایق درگاہ مرد خام نین	عاقبت اندیش کا وہاں کام نین
جا ی وہاں تک چل کے وہ مرد نہنگ	جسکو عالم کا نہووے نام و ننگ
وہ نجانے کفر کیا اور کیا ہے دین	وہ نہ سمجھے شک نہ پہچانے یقین

جا پڑے اونکر اگن مین جون ستی — مار کھی کچھ جیو کی پروا ایک رتی
نیک اور بد سب سے یکسان رہے — عشق جب آوے تو یہہ وہ کان رہے
کھیلتا ہے عشق کا جو کوئی قمار — نقد ہستی ایک دم دیتا ہے ہار

اسیطرح ارشادات جمیع حضرات صوفیہ سلف و خلف کی اگر تحریر ہو ایک دفتر عظیم طیار ہو ناظرین کو مطالعہ بار ہو آئینہ انصاف مین صورت حسن و قبح کی آئینہ ہے منصف سمجھہ لیکن کون خطا پر ہی کسکا کلام راست ہر آئینہ ہے وصال حق امتیاز ہستی گذرنے سے حاصل ہوتا ہی سایلون نے کیا خوب جھگڑا مین قال لا الہ الا اللہ کا لیکر بیٹھے ہین سوا اسکے جو سایلون نے کہا ہے انمین جو صوفیا ما یہ مین انمین آتا تو ولاے علی کی بو پاتا ۔ جواب اُسکا سابق مین دیا گیا سوال و جواب موقوف ہے قید مذہب پر سایلون نے اول بت پرستی مین مشغول ہوئے اور مشرکونکی طرفداری کی اور بعض برہمن جو باخبر ہین انکی زبانی ہمنے سنا ہے کہ بت پرستی کی رسوم سے برہمن قایل نہین اغنے وہ جمیع ذرات عالم مین ذات حق کو قرار دیتے ہین کہتے ہین کہ یہہ رسوم ظاہری ہین عوام الناس کیلئے تعلیم کرتے ہین ۔ سایلون کا مذہب معلوم نہوا کبھی بت پرست کے مانند گفتگو کرتے ہین کبھی سنت و جماعت کا دم بھرتے ہین کبھی شیعہ کے فرقہ مین اپنے کو شمار کرکر ولاے علی کا دعوی کر رہے ہین ایسے اشخاص سے کیا گفتگو کرین بجز سکوت کے کیا جواب دین

سوال فقیر

عدیم المثل نے پندرہ برس تک رباطونمین پھرا کیا انکو خالی پاکر پھر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین مقام سلوک مین رکھا وہان دیکھا کہ کوئی ذکر دورہ کرتا ہے اور مدورہ جسکو چہار حلقی کہتے ہین اور کوئی ھُوھُو پکار رہا ہے کوئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللّٰہِ کہتا ہے کوئی مُحی کوئی یا حیّ

یا قیوم بک رہا ہے غرض کوئی جلی او قلبی اور روحی اور سری کوئی لطیفون مین سرگردان ہے الخ

قولہ جو حضرت ان سب بزرگونکی قول و فعل لیکر بیان فرماتے ہین کہ کسیکو خبر نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے اس فرمانے سے معلوم ہوا کہ ان سب بزرگون نے جو کچھ کہے یا سُنے یا سمجھے وہ سب غلط ہو شاید آپنے ان سب سے اور کچھ سمجھے ہو سبحان اللہ بزرگون نے جو یہہ طریقہ نکالے ہین کیا سب لغو ہی ایسا نہوتا تو سلسلے انکے جاری نہوتے ذکر کا حکم تاکیداً فرمایا الخ

ہدایت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو	از شما یک تن نشد اسرار جو

ارباب معنی غور کرین اول تو مطالب و معانی ہین او سان ان مبتدیون کے کافور ہے الفاظ مین بھی اختلاف کرسکو نہ جو کا عبارت مین اپنے کوئی یاحی بک رہا ہے تحریر کیا ہزار جلد سے زیادہ رسائل سفر در وطن مطبوع ہے اہل زمانہ عالم فاضل عارف واصل مطالعہ سے اسکے بغایت مستفیض و مسرور ہو کر گویا ہے کہ کیا سنجیدہ تقریر ہے مگر کسی مین بھی یاحی بک رہا ہے نہین تحریر ہے سایل کو نفسانیت سے کیا علاقہ اسکو غرض فقط استفسار کلام ہے سایلونکی گفتگو سے بوی عناد آتی ہے سراسر رشک و حسد کی تکرار ہے غرض [illegible] ع بر رسولان بلاغ باشد و بس ہدایت سے ہے توفیق خالق نور و ظلمت سے [illegible] لغو ہے کہ ان سب بزرگان دین کا کیا طریقہ لغو ہے خدا جانے سایلونکی سمجھ کدہر گئی سندی عبارت صاف صاف مضمون کا یہہ او جالا ہے آیات قرآنی اور احادیث کا اور مضامین حضرات صوفیہ کو خدا جانے کس اسلوب پر سمجھتے ہین صد آفرین ہے یہہ قصور انکا نہین ہے یہہ رشک و حسد نے بہکایا ہے سماعت بصارت پر نقاب [illegible] کا ڈالا ہے مولوی معنوی فرماتے ہین

مثنوی

ہر کسی کو ار حسد بینی کند	خویش را بے گوش و بینی کند
بینی آن باشد کہ او بوسے برد	بوی او را جانب کوئے برد
ہر کہ بویش نیست بے بینی بود	بوئی آن باشد کہ او دینی بود

اصل خلاصہ اُسکا فقط یہہ ہے کہ طالب عدیم المثل نے ارباب سلوک کو دیکھا ہر ایک فلان فلان ذکر وشغل مین مصروف ہے مگر کسی کو خبر نہین کدہر سے آئے تھے کدہر چلے الحرہ اس فرسے انکو آگاہ نہ پایا بیان کیا غرض جنسے کہ ملاقی ہوا انکا حال اظہار کیا باقی اہل سلف و خلف کا ذکر کسی انواع کا نہین کیا جواز یا غیر جواز کچھہ زبان پر نہ لایا ناحق جھگڑا سایلون نے مچایا ہے خیر جب تذکرہ اسطرحکا آیا ہے چند نکات یاد آئے ہین ارباب معنی سماعت فرماوین اصحاب شریعت ارباب طریقت پر واضح ہو کہ ادای عبادت و ریاضت واذکار واشغال تسبیح وتہلیل اوراد ہے معرفت ذات وصفات وافعال آثار الہی کی دوسری حکایت ہے ادای عبادت واذکار وغیرہ اسم خوانی مین مشغول ہونا ہے معرفت وہ ہے جو مسمّیٰ کی دید مین انکو کھونا ہے دعوت مصنف اکمل نے جمیع ارباب اذکار واشغال کو فرمایا ہے کہ ذکر و شغل مین تا چند مصروف رہی لیکن یہہ بھی دریافت کئے کہ کدہر سے آئے کدہر چلے کسلئے آئے کیا کرچلے اور فرمایا یہہ بھی معلوم کئے آپ ایسے گذر کر انکو پایا گیا ہے جان سے انجان ہو کر جانجان ہو جانا کیا ہر افسوس کی جا ہے سایلون نے کس حسن کی کلمہ کو طعن حضرات سلف پر گمان کیا یہہ کلمہ عشق انگیز ہدایت آمیز ہر جنسے کہ طالب عدیم المثل ملاقی ہوا انکو یہہ کلمۂ پند کہا کہ تا خودی سے اپنے گذر کر مطلوب کو پاوین اور یہی فکر پہنچاتی ہے سالک کیتین منزل مقصود کو کہ فکر کرتا رہے کہ مین حباب کس دریا کا ہون مین ذرہ

کسی فیتاب کا ہون جبتک یہہ فکر نکریگا کیونکر وصال مطلوب اسکو حاصل ہوگا

رباعی

ای بی خبر از معاینہ چون ہیچو کتاب ۔ در جلد تو آیات الہی بحجاب
یعنی ز تو حق پدید تو از آمیزش ۔ آگاہ نہ چو شیشہ از بوی گلاب

رباعی

در مدرسہ فیض را مخاطب کردی ۔ بیفایدہ بحث دین و مذہب کردی
بر نسخۂ دل نظر نکردی افسوس ۔ از اصل کتاب فوت مطلب کردی

رباعی

رفتن بره کعبہ مکن پیشہ خویش ۔ چون روح گذر کن برگ و رشیہ خویش
از بہر خدا چو فیض اندیشہ مکن ۔ ای عاقبت اندیش کن اندیشہ خویش

رباعی

صانع بجہان کہنہ ہیچو ظرفی است ۔ آبی ست بمعنی و بظاہر برفی است
بازیچہ کفر و دین بطفلان بگذار ۔ بگذر ز مقامیکہ خدا ہم حرفی است

اور یہہ ابیات کو لازم ہے غور کرین کہ عین القضاۃ ہمدانی فرماتے ہین

قصیدہ

ادب پیش تو ایستادہ چو سرو ۔ سر فرو بردہ تو نرگس وار
تو زکوتاہ بینی این الحق ۔ می سرائی بلحن موسیقار

ان یکی مر جنید را پرسید	کی ز سر تا قدم همه اسرار
بتکلم در آکه مشرک کیست	گفت ای هرزه گوی کودن سار
هرکه نادیده نام او گوید	مشرک است و فضول و ناهموار

غور کی جا ہے یہہ جای شکر و احسان ہے کہ کوئی کسی کو مدت سے باشتیاق تمام پکارتا تھا کسی شخص عارف حقانے اسکو آگاہ کیا کہ او بیخبر کیا پکارتا بیٹھا ہی آنکھیں کھولکر دیکھ مطلوب تیرا روبرو جلوہ فرما ہے

فرد

کار نادان و کوتہ اندیش است	یاد گیرد کسی کہ درپیش است

نکتہ

سمجھنے کی بات ہی اگر کوئی شخص کسی دوست کے گھر جا کر پکارتا ہے اور دوست اُسکا کبھی اسکے روبرو ہوتا ہی نہ کبھی جواب دیتا ہے پس دو علت سے خالی نہین یا کہین گھر مین نہو گا جو دوست ہے یا پکارنے والے کی سماعت مین فتور ہو گا یا ابصار کا قصور ہو گا جواب بھی دوست اُسکا دیتا ہے اور روبرو اسکے جلوہ فرما ہے یہہ بہرا اندہا نہ صدا سُنتا ہے نہ جلوہ دیکھتا ہی پس لازم ہے کہ گوش و چشم کا پردہ نکالکر دوست کو یاد کرے تا یاد دہی کی ساتھہ صدا لبیک کی سُنے اور صورت دوست کی دیکھے

ابیات

رو دیدہ بدست آر کہ ہر ذرہ خاک	جامیست جہان نما کہ در وی نگری
تا کی در نالہ باشی چون دہل دیگر چو نی	از تہی و بعد می نالند دایم ہر دو شے
تا کی صد نالہ باشی در تک و پو ہمچو جوی	ہمچو دریا باش دایم در خمش ای سنگخوی

تا بکی در ناله باشی دمبدم چون روبهان | راه میرو در خموشی همچو شیران الجوان
تا بکی در ناله باشی همچو طفلان زار زار | در طریقت باش بالغ دایما ای شیر خوار
تا بکی در ناله باشی همچو بلبل بوالهوس | باش چون پروانه دایم جانفشان کم نفس
تا بکی از باد در حرکات زاری همچو خس | ساز محکم بیخ شرعت چون درختان هر نفس
تا بکی در جنبش آیی همچو ابر نوبهار | باش محکم در شریعت همچو کوه ای هوشیار
تا بکی در ناله باشی همچو زاغان و زغن | در سکونت همچو بازان باش ای مرد کهن

صغیر و کبیر پر ظاہر ہے کہ عابد سے مرتبہ ذاکر و شاغل کا بالا ہے شاغل سے مرتبہ عارف کا اعلیٰ ہے عارف سے واصل کا درجہ برتر ہے اب ایک لطیفہ یاد آیا ہے ارباب معنی غور فرماویں تو بہتر ہے

لطیفہ

ارباب اذکار و اشغال کے دو فریق ہیں ہر ایک گرداب تصور میں اپنے غریق ہیں فریق اول کا مطلوب و مقصود اذکار و اشغال سے غیر حق ہے عین حق نہیں ہے۔ فریق دوم کا مقصود تسبیح و تہلیل سے عین حق ہے غیر حق مطلق نہیں ہے حقیقت حال فریق اول کا مطلوب و مقصود اذکار و اشغال سے غیر حق ہے عین حق نہیں ہے فریق اول میں دو گروہ ہیں گروہ اول وہ لوگ ہیں جو اوراد اسماء الٰہیہ ادعیہ ماثورہ تسبیح و تہلیل سے مقصود حصول دنیا کی رکھتے ہیں کہ زر و نقرہ مروارید و جواہر وغیرہ ملے اور اطلس و دیبا کمخاب و بادلہ ہمدست ہووے اسپ و فیل و سپاہ و لشکر ملک و جاگیر محل بلند جاہ و منصب خطاب و افتخار ابنائی روزگار میں حاصل ہو اگر عمر نوح اور فرمان روائے عالم کے ملجائی تو مراد ملی ہو اب قبوحات ان اعمال کے سماعت فرماویں مست بادۂ قیومی مولانا جلال الدین رومی قدس سرہٗ مثنوی میں [illegible]

حکایت

جب ابلیس راندۂ درگاہ کبریا ہوا اور طوق لعنت پہنا آدمیکی رہزنی کیواسطے جناب باری مین استعانت چاہا
فوراً ساز و سامان فریبندہ انسان درگاہ حق سے اسکو عطا ہوا اول معدنات زر و نقرہ جواہرات کے
اسکو دکھلائی دئیے دیکھہ کر نیم شاد ہوا اور کچھہ چاہا پھر جمیع مسکرات یعنی شراب سیندی بنگ اور
گانجہ وغیرہ عنایت ہوے یہہ بھی دیکھہ کر نیم شاد ہوا اور کچھہ چاہا پھر دل طنبور ساز و سارنگی وغیرہ مرحمت
ہوئیے یہہ بھی دیکھہ کر نیم شاد ہوا اور کچھہ چاہا پھر حسن زنان و امرد اعنی انکے ناز و کرشمہ و غمزہ و خوش
رفتار و گفتار کا سامھنا ہوا یہہ دیکھتی ہی مانند شعلہ کے آسمان تک اوڑا اچھا پکارا بس رب اکرد گار
بس ہی یہہ کمند آدمیکی صید کرنیکے لئے کافی ہے اب بہر حال تجھہ تک آدمیکو آنے نہ دونگا اسی کمند مین
کہیں نہ کہیں پھانس رکھونگا - گروہ دوم جو اذکار و اشغال واسطے حصول کشف و کرامات کے کرتے ہین
اکثر تماشای استخارہ کشف القبور پر مرتے ہین تمنا ہے ہوا پر اوڑا کرین پانی پر چلا کرین غیب کا حال ہم پر
عیان ہو جو ہم کہدین وہی ہو عالم مین نام ہمارا قطب زمان ہو خلقت مین ولی کہلائین افتخار زیادہ ہو
عالم مین معزز ہیکا راجائین اب قبوحات ان اعمال کی سماعت کیجئے الہامات غوثیہ کی شرح مین تحریر ہے
آدمی جب تارک الدنیا ہو کر عزلت نشین ہوتا ہے اور اوقات شبانہ روز عبادات اور ریاضات مین کھوتا ہے
ابلیس متفکر ہوتا ہے کہ یہہ صید ہاتھہ سے نکل گیا اس سے محکم تر ایک کمند فریب سے ڈالتا ہے یعنی عجب عبادت
عمل ریا کی ترغیب دیتا ہے اور نظر تحقیر اُن لوگون پر جو عبادت کم کرتے ہین ڈلواتا ہے اگر کوئی شخص توفیق
حق سے اس بلا سے بھی نجات پایا ابلیس متردد ہوتا ہے کہ یہہ صید تر اقوی بازو ہے کہ اس کمند سے بھی نکل گیا
پس اُس سے بھی مضبوط کمند طیار کرکے ڈالتا ہے یعنی آہستہ سیکھاتا ہے کہ آپ مدت مدید سے عبادت کرتے ہین

مگر آپسے کچھ تصرفات جاری نہوئے شاید آپ مقبول باری نہو ہیے کچھ ایسے ادعیہ ماثورہ اشغال تصورات آغاز کیجئے جو خلقت مین تصرف آپکا عیان ہو چرچا آپکا زبان زد جہان ہو عبرت کی جا ہے ظاہر مین خلقت کو گمان کسطرحکا ہے باطن مین کیا معاملہ ہے

فرد

شور ہے ترک شیخ کا لیکن ۔ چپکے چپکے دعائین کیا کیا ہین

جمیع عابد زاہد ذاکر شاغل کو خیال ہے کہ مین نام حقکا لیتا ہون طینت پر اپنے نظر نہین کہ دل مبتلائی کید شیطان ہے یعنی خاطر مشغول ما سوا ہے جسکو اللہ چاہتا ہے اُسکو بچاتا ہے ایک مثال اس مقدمہ مین اور ریا دانی قابل عبرت ہے اگر نفس راہ پر آوے عین حقکی عنایت ہے اب یہہ مثیل کا خلاصہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج الدین مین فرماتے ہین عبارت سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین ابن مبارک رضی اللہ عنہ ایک مرد سے روایت کرتے ہین کہ اُسنے معاذ سے کہا کہ مجھکو وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سناؤ جو تمنے سنی ہے اور یاد کی ہے اور ہر روز اسکو بسبب رقت اور شدت کے پڑھتے ہو معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہتر وہ بہت روئے اور کہا کیا شوق بیان کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انکی زیارت کا شعر مشتاقینکہ بدیدار تو دارد دل من ؛ دل من داند و من دانم و داند دل من پھر کہا کہ ایک وقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر آسمان کیطرف کیا اور فرمایا شکر خدای عز وجل کا کہ اپنی مخلوقات مین جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے پھر مجھکو پکارا ای معاذ مین نے کہا لبیک یا سید المرسلین فرمایا کہ مین تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر تو اسکو یاد کریگا تو نفع زیادہ ہوگا اور ضایع کریگا تو خداتعالی کے پاس تیری حجت ختم ہو جائیگی ای معاذ آسمان کی پیدایش سے اول خداتعالی نے سات فرشتے پیدا کئے اور

ہر ایک کو ساتون آسمان کے دروازون پر دربان مقرر کر دیا جب کراماً کاتبین جو بندون کے عمل کے
نگران ہین کسی بندہ کی عمل یعنے صبح سے شام تک کے عبادت کو مثل نور چمکتے کے آسمان پر لیجاوین تو جسوقت
پہلے آسمان پر پہنچین اُسکی فعلونکی بہت تعریف کرین پس جو فرشتہ کہ پہلے آسمان پر ہی کہے کہ یہہ عمل اس بندہ
کے منہہ پر مارو کیونکہ مین غیبت کا فرشتہ ہون میرے مالک نے مجھکو فرما دیا ہے کہ جو کوئی لوگونکی غیبت کرے
اسکی عمل کو یہان مت آنے دینا پھر کراماً کاتبین اُسکی دوسری عمل لیجاوین جس مین غیبت نکی ہو جب دوسرے
آسمان پر پہنچین دوسرے آسمان کا فرشتہ کہے کہ عمل اس بندہ کے منہہ پر مارو اس بندہ کی مراد ان عملون سے
دنیا کی غرض تھی اور مجھکو حکم ہے جو عمل دنیا کی طلب مین ہون اُنکو مت آنے دو پھر کراماً کاتبین بندہ کی عمل
مثل صدقہ روزہ نماز حج دعا و صلہ رحم وغیرہ کہ جنمین غیبت اور دنیا کی طلب نہون لیجاوین تو دوسرے
آسمان تک کے فرشتے اسکی تعریف کرین مگر جب تیسرے آسمان پر پہنچین اُسکا دربان کہے کھڑے رہو اور یہہ
عمل اُسکے منہہ پر مارو مین تکبر کا فرشتہ ہون وہ لوگون مین شیخی کر کر تکبر کیا کرتا تھا مجھکو حکم نہین کہ اسکی عمل کو آنے
دون پھر اور عمل بندہ کا ستارہ سا چمکتا ہو مثل تسبیح و تہلیل نماز روزہ حج عمرہ وغیرہ سے جن مین پہلے عیوب
سہ گانہ نہون لیجاوین جب چوتھے آسمان پر لیجاوین تو چوتھے آسمان کا فرشتہ کہے کہ ٹھہر جاؤ اور اس
عمل کو اُسکے منہہ پر مارو کیونکہ مین عجب کا فرشتہ ہون مجھ سے آگے اُسکا عمل نہین جا سکتا ہے اُسنے کوئی کام ایسا
نہین کیا کہ جس مین عجب نہون پھر اور عمل بندہ کا جسمین اوپر کے عیوب نہین مثل دلہن کے آراستہ کر کے لیجاوین
پانچوین آسمان کا فرشتہ کہے کہ یہہ عمل اُسکے منہہ پر مارو کیونکہ مین حسد کا فرشتہ ہون وہ خلقت کی نعمت پر حسد کرتا
تھا اور جو کوئی عمل سیکھتا او سپر حسد کرتا تھا مین اُسکی عمل کو آگے نجانے دونگا پھر بندہ کا کوئی اور عمل مثل آفتاب
کے نماز روزہ حج عمرہ زکوٰۃ وغیرہ کہ جس مین حسد بھی نہو لیجاوین اسکی تعریف کرین مگر چھٹے آسمان کا فرشتہ کہے کہ

یہہ عمل اُسکے مُنہہ پر مار وہ کسی پر رحمت نہین کرتا تھا اور خلقت کی بُرائی پر خوش ہوتا تھا مین رحمت کا فرشتہ
ہون مین اُسکے عمل کو آگے بڑہنے ندونگا پھر بندہ کا اور عمل جو پہلے خرابیون سے پاک ہو مثل نماز روزہ صدقہ
تقوی مجاہدہ ساتوین آسمان تک لیجاوین جہتّیے آسمان تک کے فرشتے تعریف کرین اور اُسکے ساتھ ہون
اور یہہ عمل آفتاب کے مانند چمکتا ہوگا جب ساتوین آسمان تک جاوے وہان کا فرشتہ کہے کہ کھڑے رہو اور یہہ
عمل اُسکے مُنہہ پر مارو کیونکہ مین جاہ کا فرشتہ ہون اُسکے عامل کی مُراد لوگون مین مرتبہ حاصل کرنا تھا مین اُسکے
عمل کو بجانے دونگا مین اسی بات کیلئے مامور ہون جو عمل خاص خدا کیلئے نہو وہ نہ آنے پاوے پھر اور عمل
بندہ کا جسمین نمین سے کوئی بھی نقصان نہو مثل روزہ نماز زکوۃ حج وغیرہ و حُسن خلق و فراموشی و ذکر خدا تعالی
کے لیجاوین اور ساتون آسمان کے حجاب کو قطع کرکے خدا تعالی کے قریب تک پہنچ جاوین اور خدا تعالی کے
سامھنے کھڑے ہو کر بندہ کیلئے نیک عمل ہونے پر گواہی دین تو خدا تعالی فرماوے تم بندہ کے عمل کے نگہبان تھے
مین اُسکی دل کی بات کا نگہبان ہون اُسکی غرض اس عمل سے مین نتھا مین جانتا ہون اُسکی غرض اِس عمل سے
کیا تھی اُسپر میری پھٹکار ہو کہ اُسنے آدمیونکو فریب دیا مجھکو فریب دے سکتا کیونکہ مین غیب دان ہون جسنے
دلونکی باتین ظاہر اور باطن مین مین جانتا ہون اُسپر میری لعنت ہو اور ساتون آسمانون اور زمینونکی فرشتونکی
پھر وہ ساتون فرشتے اور تین ہزار فرشتے جو انکے ساتھ ہون کہینگے ای ربّ اِسپر تیری لعنت ہو اور ہمارے
سبکی لعنت ہو اور لعنت کرنیوالونکی لعنت ایسے شخص پر ہو۔ معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اتنی بات حضرت
سے سنکر مین رویا اور ایک نعرہ مارا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کسطرح نجات ہو آپنے
فرمایا اپنے پیغمبر کی پیروی کر یقین کے ساتھ الحمزہ یہانتک ہو چکی عبارت سراج السالکین شرح منہاج العابدین
کی فقط غواصان دریائے نکات سیاحان بیدائے اشارات پر مخفی نہین ہر کہ جو عمل مقبول حق ہو وہی عمل ہے

ساتھ اُسکے عمل کے ساتھ اونکے علیین اور ساتون آسمان [illegible]

جو بندہ فنای مطلق ہو اگر سو برابر بھی امتیاز ہستی کا سالک کو رہے تو توحید اور قرب حق سے دور ہے

فرد

قطرۂ جان کر فدای بحر جان	تا کہ تو خود ہو گا بحر بیکران

اسلئے مصنف اکمل نے فرمایا معلوم ہوا آپسے گذر کر اسکو پایا کیا ہے جان سے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہے اب طریقہ فریق دوم کا سماعت فرماوین جو تسبیح تہلیل و اسطے حق کے کرتے ہین دل مین اُنکے خیال غیر حق مطلق نہین کہ عمر صرف ہوئی ذکر و شغل مین زبان بھی ہر دم متحرک ذکر حق مین رہی اور دل بھی اسم ذات کی ذکر مین ہر آن ہے اور ہر نفس اسم ذات یا کلمہ طیب ادا ہی انکو بھی یہی کلمہ ہدایت انگیز عشق آمیز فرمایا اعنی ای ذاکرین و شاغلین معرفت و علم لدن حاصل کرو تا مقرب بساط جباری ہو بار یاب بارگاہ باری ہو بغیر علم معرفت کے مشاہدہ حق کا حاصل نہوگا اپنی حقیقت دریافت کرو جو من عرف نفسه فقد عرف ربه کا خلاصہ ہی اسلئے مصنف اکمل نے شاغلین کو فرمایا کسیکو خبر نہین کدہر سے آئے کدہر چلے کس لئے آئے کیا کر چلے آپسے گذر کر اسکو پایا کیا ہی جان سے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہے ارباب دانش غور کرین یہہ ترقی درجات و حالات کی دعوت ہی یا کلمہ طعن ہے مولوی معنوی جمیع ذاکرین و شاغلین کو فرماتے ہین

مثنوی

اسم خوانی رو مسمی را بجو	مہ بہ بالا مین نہ اندر آب جو
گر ز نامی بی حقیقت دیدۂ	یا ز کاف و لام گل گل چیدۂ

عین القضاۃ ہمدانی فرماتے ہین

فرد

بیزارم ازان کہنہ خدای کہ تو داری	ہر لحظہ مرا تازہ خدای دگر ہست

یعنی تو جو گمان میں اپنے عنقا کے مانند ایک خدا ٹھہرالیا ہے میں اُس سے بیزار ہون پر آن مُیں مشاہدہ تجلیات بوقلمون و انوار گوناگون سے سرشار ہون مراد تازہ خدا سے تجلی نو ہے دستور ہے عاشق ذکر و فکر میں معشوق کے رہتا ہے اسلئے تا معشوق خود آوے یا اسکو بلاوے پس جو لوگ ذکر میں ہیں انکو مصنف اکمل نے فرمایا طریقہ معشوق کے ملنے کا یہہ ہے جو فکر کرو تم کہ کدہر سے آئے کدہر چلے کسلئے آئے کیا کر چلے آپسے گذر کر انکو پانا کیا ہے جان سے انجان ہو کر جانجان ہوجانا کیا ہے کسی کو تو منع نہیں فرمایا اور آگے تر ہو کہا سا یلان بادپیما کی دماغ میں کچھ اور سوجھا آگے بڑہو کو پیچھے ہٹو سمجھا۔ خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین

غافل خدا کی یاد پہ مت بھول زینہار	اپنے تئیں بہولاوے اگر تو بہولا سکے

مولانا شمس الدین فیض قدس سرہ فرماتے ہین

جلوۂ یار نا مکرر ہے	ہر تجلی برنگ دیگر ہے
تا کجا ذکر و فکر شغل اشغال	دید وا دید یار بہتر ہے

ایضاً

ایک ہی چیز میں مشغول بھی شاغل دونون	دیکھ لین آئینہ کو رکھ کے مقابل دونون
دولت دید نہو پاس تو کیا اُس سے حصول	دین و دنیا بھی جو بالفرض ہون حاصل دونون

حضرت شرف الدین یحیٰی منیری قدس سرہ مکتوب بست و سوم مین فرماتے ہین روندۂ راہ را باید کہ اندیشۂ جان ندارد کہ اگر دنیا بوی دہند و نعمتش و عقبی بوی دہند و جنبش و بلای عالم بروی بارند و محنتش و نعمتش بہ بیگانگان گذارند و عقبی و جنت بمومنان سپارند بلا و محنت خود را قبول کند و تو ابش چنان بود کہ ہمہ خلق از حرام توبہ کنند

تا در دوزخ نیفتد او توبہ از حلال کند تا در بہشت نیفتد و از آن پس چنان بود کہ ہمہ جہانیان طلب او
رحمت و نعمت بود او طلب مولی و رویت وی بود ہمہ خلق در کارہا زیادتی طلبند او در ہمہ کمی را
طلبد اگر بیابد ایثار کند و اگر نیابد شکر کند و نشان رونده آنست کہ از نایافت مراد شاد شود
تا ہمہ از بندہا آزاد شود و با نفس مخالفت او را چنان بود کہ اگر ہفتاد سال نفس وی در یک
آرزو بنالد بدو نہ دہد در راہ موافقت حق چنان سپارد کہ بلا و عافیت و عطا و منع و رد و قبول بروے
یکسان گردد و قدم بر توکل نہد نہ از خلق سوال و نہ از حق خواست کہ سوال خلق را شرک داند و از حق شرم
دارد و در زہد چنان بود کہ اگر از ہمہ دنیا مرقعی دارد یا کلیمی او بدان چنان خوش باشد کہ دیگران بہمہ دنیا
فقط ایضاً فرماتے ہیں رونده راہ ہشیار باید بود نفس خود را در بوتہ مجاہدہ نفیار ساند کہ ہر چہ دون حقیقت است
ہرگز نیاید و نیارد اگر راست نگرد حق را بیند و اگر دو چپ نگرد حق را بیند آن سالک را گویند حق بین گشت
ولایت دنیا و ملک آخرت بنظر ہمت بہ ذرہ بر نیاید و در شوق تپش میکدازد و دلش از حضرت قدیم
می نازد و اند لشتہ زن و فرزند دنیا و آخرت گرد دلش گذر نیاید الحمد اب ارباب معنی تامل سے مطالعہ کریں
مصنف اکمل کی عبارت کو حضرات سلف کے ارشاد کے موافق ہے بلکہ صریح فرماتے ہیں ولایت دنیا
و ملک آخرت سے مستغنی رہا چاہیئے اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً سلطان العارفین بایزید
بسطامی قدس سرہ فرماتے ہیں توبۃ الناس من ذنوبہم و توبتی من قال لا الہ الا اللہ حضرت
بندہ نواز فرماتے ہیں من یعرف اللہ لا یقول اللہ و من یقول اللہ لا یعرف اللہ ارباب
معنی خوب سمجھیں مصنف اکمل نے اشارہ کیا ذاکرین شاغلین کو کہ بیراہ میں مقام ذکر بن پست ہو جاتا ہیں قیہم ارادت
اپنا آگے ترا دیں جیسے کہ طالب عدم الشن سلئے کہ تجلیات آلہی کو حد نہیں طالب حق کو بھی لازم ہے کہ

شوق کو اسکے غایت نہو جیسے جیسے عروج حاصل کرتا جاوے ویسا ہی ہل من مزید کا دم بھرتا رہے مولوی معنوی

فرد

ہمچو مستسقی کز آبش سیر نیست	بر ہر آنچہ یافتی باللہ مالیست

چنانچہ حضرت یحیی منیری قدس سرہ مکتوب میں اپنے فرماتے ہیں تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ این آیہ در حق صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نازل شدہ است وایشان خود ہمہ تائبین بودہ اند و از کفر اعراض کردہ با یمان اقبال نمودہ و پشت بگناہ دادہ و روی بطاعت آوردہ پس چرا امر کرد توبوا ہمہ را امیر ما یدمعنی چہ بود از بزرگی این مسئلہ پرسیدند گفت کہ توبہ بر ہمہ فریضہ است در ہر ساعت و در ہر نفس آری بر کافران فریضہ است کہ از کفر توبہ کنند و بایمان در آیند و بر عاصیان فریضہ است کہ از معصیت توبہ کنند و بطاعت در آیند و بر محسنان فریضہ است کہ از حسن باحسن در آیند و بر واقفان فریضہ است کہ از ایستند و بروش آیند و بر مقیمان آب و خاک فریضہ است کہ از حضیض سفلی باوج علوی بر آیند بران رونده کہ در مقامی مقام کند آن مقام او را گناہ بود از ان توبہ باید کرد توبوا الی اللّٰہ جمیعا ایہا المؤمنون لعلکم تفلحون سر این معنی است مقصود آنکہ در ہر مرتبہ کہ ہستی از ان مرتبہ برتر دیگر است از ان مرتبہ بر آمدن و در این مرتبہ در آمدن فریضہ بود وگرنہ از سلوک باز مانی از اینجا امر است در شرع کہ سر و آستین المفردون آنکہ موسی علیہ السلام گفت تبت الیک توبہ از خود بخود دلیل بحق از آنچہ رویت باختیار خود خواست و اندر دوستی اختیار آفت است پس این بازگشتن بود از حسن باحسن و آنکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتی انی لاستغفر الیہ فی کل یوم سبعین مرۃ این استغفار است از صواب با صواب بہر نفسی از مرتبہ بمرتبہ نقل فرمودی و خود را در مرتبہ اول تقصیر دیدے

بجنب مرتبۂ دوم استغفار کردی ہست معنی آنکہ حسنات الابرار سیئات المقربین توبہ بحقیقت رجوع آمد ولیکن صفت رجوع مختلف بمقدار اختلاف احوال و مقامات عام را از جفا بعذر باز گشتن هم عقوبت را و خواص را از افعال خویش باز گشتن و بدین منت تعظیم مخدوم را فقط۔ ارباب معنی بغور اس عبارت کو سمجھین اور سفر در وطن کی عبارت کو بھی مطالعہ کرین ہو برابر تفاوت نہین ہے جمیع اہل کفر اہل اسلام اہل سلوک اہل توحید کو کلمہ ہدایت فرمایا کہ قرب حق حاصل کرین واصل ہو وین وصل حق موقوف ہے آپسے گذرنے پر اور فکر کرین کدہر سے آئے تھے اعنی ہستی ہماری قبل یافت وجود کے بعد میں کہان تھی جیسی کہ مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی مثنوی مین یہی تکرار فرماتے ہین

نظم

بشنو از نی چون حکایت میکند — وز جدائیہا شکایت میکند
کز نیستان تا مرا ببریدہ اند — از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

ذرا انصاف کو کام فرماوین کہ مصنف اکمل نے یہی مضمون کی تقریر فرمائی ہے یا لازم ہے ہر جزو کو اپنی اصل کو پاوے اور اصل سے واصل ہووے

فرد

جزو جدا جو کل سے ہو بیکار ہے — عضو جو تن سے کٹا مردار ہے

اور ملنا جزو کا کل سے آپسے گذرنے پر ہے اسلئے ہر شاغل کو آگاہ فرمایا

حکایت

نقل ہے بایزید سے پوچھے — کیا تو کہتا ہے حق مین الیسون کے
کہ خدا ہی حجاب ہو اُن کا — شیخ اسطرح انکو فرمایا

جب تلک جانتا ہے وہ طالب
حق تعالی سے وہ رہے محجوب
چاہئے نیست ہو وہ طالب بھی
ہووے اُسکا حجاب جب زایل

کہ مین بندہ ہون وہ میرا صاحب
کہ ہے تمیز طالب و مطلوب
نہ رہے اُسکی عقل و دانش بھی
اسکو کشف حقیقی ہو حاصل

کہ ہر یہہ مقامات اعلی مصنف اکمل نے اصل اصول تصوف و عرفان بیان کیا اسکو کجا سایلان ما دہما کا قیاس ہوا کہا

مسدس

بہ ہجر یا نہ ہرشب فغان و غوغا کن
برای دیدن او قلب را مصفا کن

نہ ہر سحر پئی وصلش تلاش بیجا کن
مثال آئینہ غافل تو چشم دل وا کن

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

جو شوق دید ہے تجھکو تو جام عشق کو پی
نجا حرم کو نہ کر ذکر قلبی و سری

کہ تا نہو تجھے پھر احتیاج عینک کی
ہر ایک جا متجلی ہے حضرت باری

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

یہہ کائنات ہے آئینہ ہر وہ آئینہ ساز
رہا نہین کسی صورت سے دیکھ پنہان راز

اُسیکا عکس ہے اسمین بصد کرشمہ و ناز
تیری ہے پیش نظر باب گنج مخفی باز

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن

خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

میں کسکو نفی کروں اور کسکو اب اثبات
وہ ایک ذات ہے موجود باہزار صفات
اشارہ کرتے ہیں یوں اہل صوفیہ کے نکات
وہ آپ ہی آپ ہے معبود قبلۂ حاجات

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خُدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

ہوئی ہے دانہ سے پنبہ کے پہلے دیکھہ نمود
نمود پنبہ سے پھر ہے ظہور تار و پود
وہ تار و پود ہے دستار و پیرہن کا وجود
سمجھ تو یا نہ سمجھ ہے وہ ذات یوں موجود

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

وہی ہے تخم وہی پھول اور وہی ہے شجر
وہی ہے شاخ وہی برگ اور وہی ہے ثمر
تجھے مقام ہمہ اوست پر نہیں ہے نظر
جو دیکھے رنگ حقیقت کو تو برنگ دگر

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

وہ لامکاں ہے اگرچہ پر اسکے سب ہیں مکاں
ظہور جلوۂ معبود جا بجا ہے عیاں
کروں ہوں مسئلہ وحدت الوجود بیاں
اُس ایک دانہ سے ہے دیکھہ خرمن دو جہاں

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

کھین وہ شمع شبستان ہے اور کھین ہر گل
کھین تتنگ ہر وہ اور کھین ہے وہ بلبل
جہان مین اسکی ہے نیرنگیون کا بر پا غل
ہر ایک جزو مین جو دیکھا تو ہر وہ مظہر کل

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

جُدا ہے آپ سے قطرہ نہ موج اور گرداب
برنگ قطرہ گرداب موج خود ہے آب
خدا کیواسطے کر دور درمیان سے حجاب
شتاب دیدہ بینا کو کھول شکل حباب

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

محیط یون ہے وہ ہر شی مین دا و ردا دار
کہ جیسے نقطہ کے ہو گرد حلقہ پرکار
وہ تحت و فوق ہے او روہی ہے یمین یسار
نرکر تو دل مین پس و پیش ہو کھین بیدار

جمال اوست بہر شش جہت تماشا کن
خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

سوال از فقیر

عدیم المثل نے اُن صاحبان اذکار کو تحریر جا کر قدم ارادت اپنا یافت اسرار قدم مین مقام توحید مین رکھا و ہان کا بھی رنگ دیکھا ہر ایک زعم مین اپنے موحد کہلاتا ہے آخرہ سوال عدیم المثل پندرہ پندرہ برس اور کھین چالیس برس سیر کرتا رہا یہہ بھی معلوم نہوا وہ برس کونسی ہین اور یہہ جو آپنے لکھے ہین اگر کوئی کہتا ہے مجھکو اسکی خبر ہے وہی نور البصر ہے سوال از فقیر یہہ دونون فرقون سے کون سے

بزرگ نے کونسی کتاب مین یا ملفوظ مین لکھے اور نور البصر تو مضاف الیہ ہے نفیسے نور بینائی کا اُسے کہنے
وحدہ لاشریک لہ کہا ہے اسکا داخلہ بتانا اور سب بزرگان دین قرآن حدیث اقوال سے آل و اصحاب
تابعین تبع التابعین خلف و سلف متاخرین جمہور ین اُنسے ایسا تحقیق کیا ہے توحید مین تو فقط یافت
ہے ہم نے اپنے رہبرون سے ایسا پایا ہے الحرزہ

ہدایت

حق ہے ہزار عالم لاکھ عارف کرو رعاقل سے کلام و حجت کرنا آسان ہے اِلّا ایک نادان بےعلم
گفتگو کرنا وبال جان ہے- بایزید بسطامی تیس تیس ہزار برس تک سیر کئے وہ کونسے سال تھے ارباب معنے
خوب جانتے ہین اتفاق ایسا ہوتا ہے ایکساعت یہان کی پچاس ہزار سال وہان کے برابر ہین بعض اوقات
پچاس ہزار سال یہان کے ایکساعت وہان کی اکثر ہین اگر کوئی پوچھے یہہ کیونکر ہے جواب اسکا یہہ ہے
جب تمپر واقعات گذرینگے تمکو معلوم ہوگا اب کہنا تمکو حماقت ہر گویا اندھا کو آرسی تبلانا ہے
بایزید کے تیس ہزار سال کا قرینہ جسنے پایا وہ کامل یہہ باتین بھی سہل تر سمجھیگا الغرض سالک نے اپنا
سیر و سلوک بیان کیا ہے مین نے چند چند عرصہ تک فلان فلان مقام کی سیر کی اغلبے چہل سال حرص و شہوت
و ناموس و جاہ کی تماشہ مین رہا شصت سال اہل مقامات کفر و اسلام و سلوک و توحید کے حال و قال دیکھا
سنتا رہا معاملا واقعہ مین اپنے یا ایک ساعت کو یا ایک روز کو یا ایک ماہ کو سال ٹھہرایا یا اُسی طور
منکشف ہوا جیسا کہ تحریر کیا عبارت کے سمجھنے کو پختہ مغز چاہئے خصوصًا وہ عبارت جسمین گردآوری سُر
حقیقت سے یعنے مجاز مجاز سے حقیقت ہو چنانچہ سفر در وطن کی عبارت سراپا مبتدا آخر تک گردآویز
سے مملو ہے سمجھنے کو اسکے ذہن کا شفہ ضرور ہے عوامی عارف کے عوام سے مطلب سے کوسون دور ہے

اور مقولہ ہے سایلون کا نورالبصر تو مضاف الیہ ہے یعنی نور بینائی کا اُسسے کسنے وحدہ لاشریک کہا ہے اُسکا داخلہ تبلانا سُبحان اللہ کیا اچھی فراست ہے سراپا ظاہر کہ عدیم المثل نام طالب کا نورالبصر اسم مطلوب کا قرار دیا گیا ہے پھر بے سمجھ پوچھتے ہین سیاق مین کسنے کہا تھا ساقی مین فریدالدین عطار قدس سرہ ذات باری کو سیمرغ کیون قرار دئے کیا خدا سیمرغ ہی سیاق مین کیا آل و اصحاب تابعین یا تبع التابعین اس طرح لکھے ہین اور بوعلی قلندر قدس سرہ فرماتے ہین

فرد

از گل رعنا بگو با ما سخن	مرحبا ای بلبل باغ کہن

اور مولوی معنوی مثنوی مین حکایت مین شیر و خرگوش کے جبر و قدر کے مسائل جواب و سوال سے کس حسن سے بیان فرمائے ہین اگر کوئی حمق کا بھرا ہوا عقل سے خالی حضرت سایل کے مانند پوچھے شیر تو ایک درندہ حیوان اُسے جبر و قدر کا مسئلہ کیا معلوم یہہ علم تو مخصوص انسان ہی کیواسطے اللہ تعالی نے عطا فرمایا ساقی مین بوحنیفہ نہ شافعی مالک و حنبل رحمۃ اللہ علیہم کسی نے بھی انہین کیا لکھے ہین جواب اسکا یہہ ہی جواب جاہلان باشد خموشی سایلون کا مقولہ ہے کہ توحید مین تو فقط یافت ہے اِس گفتگو سے صاف ظاہر ہوا کہ سایلو کو مطلقاً علم ظاہر د باطن سے بہرہ نہین توحید سے مطلق آشنا نہین

نکتہ

حصول توحید وہ ہے جو موحد امتیاز توحید مین اُنکو فراموش کرے اور امتیاز توحید کا کب ہوتا ہے موحد کی نظر سے اول سوا ہوا ہووے بعد آپ بھی کافور ہووے بے آپ کے امتیاز توحید مین توحید کو فراموش کرے گویا عین حق آپ ہی آپ رہے موحد درمیان مطلق نہ رہے

نظم

تو مباش اصلا کمال اینست وبس	تو درو گم شو وصال اینست وبس
بروئی یار بجز ہستیت نقابی نیست	تو از میانہ برون رو دگر حجابی نیست
تا تو ہستی خدائی در خواب است	چون بمیری تو او شود بیمار
گر بدیدی حس حیوان شاہ را	پس بدیدی گاو خر اللہ را

ارباب مکاشفہ کے پاس توحید فقط ہستی کو اپنے حقکی ہستی مین محو فنا کرنیکو کہتے ہین مولوی معنوی

نظم

ہستیت درہست آن ہستی نواز	ہمچو مس در کیمیا اندر گداز

یہی منزلت حاصل کرنیکے لئے مصنف اکمل نے جمیع اہل اسلام وسلوک و توحید کو کلمۂ دعوت فرمایا کہ اصل توحید ولایت وحصول قرب آپسے گذرنے پر ہی اغنے فلان فلان کمال ومنزلت سے تو موصوف ہو مگر آپسے گذر کر آپکو پانا جانسے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہر اس سے محروم رہ جائیے کہ یہہ منزلت حاصل کرین اسکو مبتدیون نے اجہلی سے یہ سمجھ کر کہا جمیع حضرات پر اعتراض ہے اگر اعتراض ہوتا کچھ حجت جواز غیر جواز کا کلمہ تحریر ہوتا فقط نکتہ تعلّی چپا دیا کہ یہانتک ٹھہر جائین اکثر ہزارون لکین پست ہمتی سے فروع کو اصول جانکر ثمرۂ قرب ووصال حق سے محروم رہ گئے ہین

نظم

چو در مکتب بی نشانی رسید	چہ گویم کہ آنجا چہ گفت وشنید
ورق در نوشتند گم شد سبق	شنیدن بحق بود دیدن بحق

سوال از فقیر

کعبہ اللہ کو ہر ایک طرف سے جاتے ہین اور حج کا ثواب ہی ایک حال پر پاتے ہین ہر کوئی حجر الاسود کا بوسہ لیتا ہے اور طواف کعبہ کر لیتا ہے جو کوئی وہان پہنچتا ہے وہ پہنچے ہوئی کو پہچانتا ہے اور سب حاجی کہلاتے ہین رومی ہو یا چینی ہو یا سندی ہو یا ہندی ہم بھی اپنے اپنے مرشدون سے پائے ہین اور ہر ایک رستے سے آئے ہین اور اُسے راز الٰہی کو پیرون نے سمجھایا ہے

ہدایت

ارباب معنے پر واضح ہو کہ سایلان بادیہ پیمانے یہہ کلمہ رست کہا حق ایسا ہی ہے مگر توحید مین یافت کس بزرگ نے فرمایا ہے بہر حال گروہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ اور ہر سلسلہ سے افتان و خیزان مقامات طی کرتے ہین اور منزل مقصود کو پہنچتے ہین اصل منزل فانی بخود باقی بحق ہے مصنف اکملانے یہی کلمہ فرمایا کہ ای سالکان مسلک طریقت کہین اسی مقام تر کیہ مت کرو اصل منزل بیخودی حاصل کرنے پر ہے

بیت

گر حصول بیخودی کی فکر کچھہ	ہے خودی جب تک خدا ملتا نہین

فرد

نہین ہوش والون سے کچھہ حسد مجھی رشک ہے تو انہین سے	جنھین بزم جلوہ کے سامنے مری طرح بیخبری رہی

اِس واسطے فرمایا مصنف اکمل نے معلوم نہوا ایسے گذر گرا انکو پایا گیا ہے مولوی معنوی فرماتے ہین

نظم

گفت پیغمبر کہ معراج مرا	نیست از معراج یونس اجتبا

آن نہ در پست و نہ در بالا و شیب	زانکہ قرب حق برونست از حسیب
قرب نی بالا و پستی رفتن است	قرب حق از قید ہستی رستن است
کارگاہ صنع حق در نیستی است	غرہ ہستی چہ دانی نیست چیست

پس کعبہ مقصود عالم روئی فنا تو عالم ہے پہنچنا اس کعبہ تک موقوف آپسے گذرنے پر ہے جیسے جی مرنے پر ہے اسلئے مصنف اکمل نے خلاصۂ معنی حقایق جمیع ارباب ملل و نحل اصحاب سلوک و توحید کو فرمایا کہ ہر ایک کو ایک تصور بردہ ہوا ہے حصول وصال مطلوب حقیقی کا یہہ رستا ہے کہ سالک فکر دامنگیر حال ہو کہ مین کون ہون کدہر سے آیا ہون حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ فرماتے ہین

فرد

جو اپنے کو سمجھا سو سمجھا اُسے	ولیکن سمجھنا وہ آتا کسے

فرد

سترحقکو جاننا آسان نہین	تجھکو تو سمجھانا آسان نہین

نظم

جان سب علمونکی اپنے یوج ہے	گر نہو یوج علم جملہ پوچ ہے
قطرۂ جان کر فدائے بحر جان	تا کہ تو خود ہو گا بحر بیکران

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا یہی خلاصہ ہے آپکو سمجھنا رب کو پانا ہے اور فرمایا کسی کو خبر نہین کدہر سے آیا ہون یعنی سالک مدت سے اُسکی یاد مین معروف ہین اور اُسیکا ذکر زبان سے دل سے روح سے کرتے ہین لازم ہے کہ فکر ہر فرد لبشر سوچے مین کس دریا کا بلبلا ہون مین کس نخل کا تیا ہون

کہ کس آفتاب عالمتاب کا ذرہ ہون کس کوہ پر انبوہ کا سنگریزہ ہون ہر فرد کو لازم ہے کہ ہر حال اپنے اصل کو پاوے

فرد

جزو جدا جو کل سے ہو بیکار ہے	عضو جو تن سے کٹا مردار ہے

اور فرمایا کسی کو خبر نہین کس لئے آئے تھے کیا کر چلے گلشن راز

فرد

ترا از بہر کاری آفریدند	اگرچہ خلق بسیار آفریدند

یعنی ہر خلقت کو اللہ جل شانہ واسطے ایک کام کے پیدا کیا ہے حیوانات کو واسطے کھانے سونے ترنیکے بنایا ہے ملایک کو واسطے تسبیح و تہلیل کے خلق کیا ہے انسان کو واسطے اپنے پہچاننے اور دیکھنے کے ہویدا کیا ہے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ فرد درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نتھے کروبیان حدیث قدسی یا ابن آدم خلقت الاشیاء لک وخلقتک لی ہرچند ابتدا این جمیع اہل طرق کے پاس ذکر واذکار ہے لیکن اگر معرفت حاصل نکرے عدم رویت مین تفاوت شاغل کا نہین اسلئے فرمایا ذاکر و شاغل کو تا دم دست اپنا آگے بڑھا دین اور فرمایا معلوم نہوا آپسے کہ کس کام کو پایا گیا ہے جان سے انجان ہو کر جان جان ہو جانا کیا ہے سکا خلاصہ جمیع کتب تصوف مین تحریر ہے گلشن راز

فرد

وصال حق ز خلقیت جدائیست	ز خود بیگانہ گشتن آشنائیست

فرد

گذرا جو آپسے مین تیرا آشنا ہوا	پھوٹا جو بلبلا تو ہوا ہمکنار بحر

روشن ضمیروں پر آئینہ ہے جمیع کتب سلوک و حقایق مین یہی نکتہ ہے اگر مو برابر بھی انسان کو اپنی ہستی کا امتیاز ہے مو برابر حق کی ہستی کا امتیاز نہین وصال حق فقط سالک کو آپسے گذرنے پر ہے کچا صوفی پکا ملحد اسکو کہتے ہین جو حقایق کی گفتگو مین بحث شریعت کی کرے اور شریعت کے مسایل مین نکات حقیقت کی کرے لاہوت کی منزل کی بحث لین ناسوت کی باتین یاد کرے

اب چند اشعار کسی محقق خدا آگاہ کی سماعت کرین

مسدس

جب سے آدم مین ہوا خانہ نشین نور قدم	دم کشاکش مین ہے مابین وجود اور عدم
جبکہ دم کو ہوا ظاہر کہ یہی ہے ہمدم	مضطرب ہوکے لگا پڑہنے یہہ مصرع ہر دم

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

شمع فانوس کے پردے مین ہے دیکھو ظاہر	ایک سان جلوہ دکھاتی ہے وہ اندر باہر
جبکہ پروانہ ہوا راز سے اسکے ماہر	بیقراری سے کہا دیکھو تماشا آخر

یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

یار کو دیکھتی پھرتی ہے نظر جو ہر جا	پر کہین اسکا ذرا بھی نہین پاتی ہے پتا
آئینہ اسکے مقابل مین کہین آ جو گیا	عکس کے ہوتے ہی دو چار لگی کہنے کے وا

یار در خانه و من گرد جہان میگردم
آب در کوزه و من تشنه دہان میگردم

ماہی تشنہ جو دریا مین پھری ہے مضطر
بوند پاتی ہے وہ جب پانی کے اوپر آکر
ڈھونڈتی پانی کو اور پانی کے ہے وہ اندر
ڈوب جاتی ہے بس اس غم سے یہہ مصرع کہکر

یار در خانه و من گرد جہان میگردم
آب در کوزه و من تشنه دہان میگردم

ذرّے خورشید کی خواہش مین اوڑ جاتے ہین
روزن خانہ سے جب وقت شعاع پاتے ہین
پر نظر مین وہ کسیکے بھی نہین آتے ہین
خود چمکتے ہین زبان پر یہہ سخن لاتے ہین

یار در خانه و من گرد جہان میگردم
آب در کوزه و من تشنه دہان میگردم

ایکدن پیر طریقت نے کہا مجھ سے یہہ حال
جب خود آیا تو خدا سے ہوا در پردہ وصال
تو خدا خود ہے خود آ او کے پردیکو نکال
اسلئے اپنی زبان پر ہے اہی یوسف یہہ مقال

یار در خانه و من گرد جہان میگردم
آب در کوزه و من تشنه دہان میگردم

اسیطرح اگر ارباب حقیقت کے کلام سایلان نابدیہا اگر سنتے ہوتے خدا جانے کس قدر ہوش و حواس اپنے کھوتے مصنف اکمل نے تو کوئی فقرہ بے لحاظ شریعت نہین فرمایا ہے پھر سایلون نے کیون چکرایا ہے مولوی معنوی کیا فرماتے ہین سمع عبرت کرین

ہر کہ محراب نمازش گشت عین	سوی ایمان رفتنش میدان تو شین
ہر کہ شد مر شاہ را او جامہ دار	ہست خسران بہر شاہش اتجار
ہر کہ با سلطان شود او ہمنشین	بر درش شستن بود حیف و غبین
دست بوسش چون رسید از پادشاہ	گر گزیند بوس پا باشد گناہ
گرچہ سر بر پا نہادن خدمت است	پیش آن خدمت خطا و زلت است
شاہ را غیرت بود بر ہر کہ او	بو گزیند بعد از ان کہ دید او

ارباب دانش اس مضمون کو غور کرین اور مصنف اکمل کی عبارت کو بھی سمجھین کہ جو لوگ کہ دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے انکو فرمایا اٹھو یہان سے ہمنشین بکین ہو کب تک پکارو گے یہہ عین جائے احسان و مرحمت ہی نہ کہ وہ دروازہ نشین جھگڑتے کہ ایسا کیون کہا سبحان اللہ عجب سمجھ ہی ایسے سمجھدار اگر دو چار اور ہون علم خدا تو دنیا سے مفقود ہو جاوے اور کوئی علم و ادب الہی سے مستفیض نہو اب آگے او سماعت کرین

سوال از فقیر

ایکدن حضرت موسی علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تم دنیا مین جو چیز بد ہو وہ لے آؤ حضرت نے ایک کتا مرا ہوا پایا اوسکے پاؤن کو رسی باندھکر لیچلے جب اوس کتے نے قدرت حق سے موسی سے سوال کیا آپ کہان لیجاتے ہین حضرت نے فرمایا مجھے خدا کا ارشاد ہی جو چیز دنیا مین بری ہو اسے لے آو اس واسطے تجھے لیجاتا ہو وہ کتا ہنسا حضرت نے پوچھا کیون ہنستا ہے کہا آپ مجھے بخش کسطرح جانے حضرت پر حال ہوا اور روتے ہوئے دوری کھولدی پھر وہان سے آگے بڑھے دیکھے تو ایک گدھا کا بچہ مرا ہوا ہے حضرت نے

اُٹھانا چاہا اُسنے کہا ایموسی خبردار ہاتھہ نہ لگاؤ حضرت فرمائے کیون اسنے کہا کس واسطے
آپ اٹھاتے ہین حضرت نے کہا خدا نے مجھے ارشاد کیا ہے جو چیز دنیا مین بری نجس ہولے آؤ سو مین
تجھے لیجاتا ہون پھر اُسنے کہا تمھین معلوم نہین مین نجس ہون شبکو ایک شخص نے چالیس روپیہ سیر کی
مٹھائی کھایا تھا مین وہ ہون حضرت نے اسکو وہین چھوڑ دیا اور اپنے گلے مین رسّی باندہکر جناب
باری مین عرض کئے کہ ای معبود دنیا مین کوئی مجھہ سے بدنہین مین حاضر ہون جناب باری مین یہہ
کلام مقبول ہوا نبی ولی غوث قطب سب نے عاجزی سے راہ پائی ہین رحمت تو واسع ہی بخشش کو بہانہ
ہے کبھی دیوں مین اپنا راز دار کرتے ہین کبھی رابعہ سے بی بی کو کعبہ سے باہر لے آتے ہین الی آخرہ

ہدایت

ضمیر منیر روشندلان خوش نفس حقیقت جو یان معنی رس پر مخفی نرہے یہہ حکایت سالکون کے کس
محل پر لکھے ہین ظاہر پایا جاتا ہی کلمات ہدایت و نصایح کو کلمات استکبار جانکر یہہ حکایت سُنایا ہے یہہ
نیاز مند عتبۂ ایزدی کی التماس ہے کہ یہہ حکایت اُس مغرور متکبر کو سُنایا چاہئے جو عمداً مخالف شریعت
عمل کرے او سماعی گفتگوئی توحید پر دغل کرے سراپا نافرمان الٰہی ہو ہمیشہ وطرق گمراہی ہو آپ بھی
خراب دوسرونکو بھی خراب کرے طالبان حقکو منفعل یوم الحساب کرے

نکتہ

نافرمان خدا دو قسم کے ہین ایک نافرمان ظاہری دوسرا نافرمان باطنی ہے نافرمان ظاہری وہ ہی جو اُسکے
صاحب نے کسی کام کو حکم کیا اور وہ غلام صریح حکم سے صاف کے انکار کیا جیسے ابلیس بفحوائی ابی
وَاستَکبَرَ وَکَانَ مِنَ الکَافِرِینَ وَخَلَقتَنِی مِن نَّارٍ وَخَلَقتَہُ مِن طِینٍ کی تکرار کیا راندہ

درگاہ کردگار ہوا طوق لعنت اُسکے گلے کا ہار ہُوا دوسرا نافرمان باطنی ابلیس سے بدتر
ہے جو صاحب نے اُسکے کسی کام کو حکم کیا اور اُسنے بظاہر عبدیت ظاہر کرکے لطایف الحیل سے
بہت خوب کہا اور خلقت مین ظاہر کیا کہ میرے صاحب نے مجھے یہہ کام نکو کہا ہر بار یا فرماتا ہے
باین اقرار وہ غلام مطلق اپنے صاحب کا حکم نہ بجا لاوے۔ ارباب معنے بغور تامل سے سمجھین یہہ نافرمان
باطنی کسقدر پُر جہل و مکار ہے کیون کر اُسکا صاحب اس سے راضی رہیگا کہ ابلیس بھی اُسکا شاگرد
ہے ابلیس کو بھی حیل و مکر نہ آیا پھر ایسے نافرمان غلام کو صاحب کی انعام و مکرمت سے کیا سروکار ہے

نکتہ

نافرمان باطن وہ ہے جو تارک الصلوۃ اور نشہ باز کہ جمیع مسکرات ممنوعات منجسہ کو نوش کرے اور مخلوق
سے سجدہ لے طرفہ تر ماجرا ہے کہ چند آیات و حدیث بھی پڑہا کرے کہ جسکا شان نزول بھی یاد ہو اور ناسخ
و منسوخ سے بھی بیخبر اور یہہ بھی کہا کرے کہ ہان نماز کی تری تاکید ہے اور جمیع نشہ بھی حرام ہے کہ کل مسکرات
حرام آیا ہے لیکن خود نہ کبھی نماز پڑہا اور نہ کوئی دم بے نشہ رہا اگر کوئی پوچھے کہ آپ نماز کیون نہین پڑہتے ہو کہے

فرد

نماز زاہدان سجدہ سجود است	نماز عاشقان ترک وجود است

ارباب معنی پر ظاہر ہے کہ بعد حضرت کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کبار کا رتبہ ہے کیساہی ولی ہو صحابہ
کے رتبہ کو نہین پہنچتا ہے اور بعد اصحاب کے تابعین انکے بعد تبع التابعین کا درجہ ہے پس کوئی ولی تبع التابعین
کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے پس جناب رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام اور ائمہ طاہرین اصحاب کبار اور
تابعین تبع التابعین کو شاید منزلت ترک وجودی کی حاصل نتھی جو اُنہون نے کبھی نماز قضا نہین کیئے

سوا اُسکے کوئی نشہ کے مقدمہ مین پوچھے تو کہے حقکا تصور خوب جمتا ہے عبرتکی جا ہے یہہ کیسی غفلت و گمراہی ہے اور طالبان حقکی گویا رہزنی کرنا ہے حضرات سلف نے جو ریاضت و مجاہدہ مین اپکو گلا یا ہے انکو یہہ ترکیب یا دنتھی جو ایکدم گانجہ کا لگائے یا ایک پیالہ بنگ کا استعمال کر لئے تصور مین حق کے بیتھہ گئے اور اظہر من الشمس ہے کہ اس زمانہ مین اُن حضرات سلف کی عشر عشیر بھی تصور حقکا کسیکو نصیب نہین فقط یہہ نافرمانی صاحب کی ہے کیونکر منزل مقصود کو پہنچینگے البتہ بھی سبقت لیگئے **حکایت** بایزید بسطامی قدس سرہ نے ایک روز نماز ادا کرتے وقت مزاج پر اپنے سستی کا اثر پائے خیال کئے کہ زیادہ پانی پینے کا سبب معلوم ہوتا ہے ایک سال پانی نہین پئے دیکھئے کسقدر احتیاط تھی اور باطن مین فانی بخود باقی بحق تھے بارہا جب استغراق کا غلبہ ہوتا فرماتے

میرے جبہ مین سوا خدا کے دوسرا کوئی نہین ہے گلشن راز فرد

کسی مرد تمام است از تمامی	کند با خواجگی کار غلامی

حکایت کسی نے بایزید بسطامی قدس سرہ کو کہا فلان مسجد مین کوئی بزرگ وارد ہین اغلب ہے کہ وہ بزرگ غوث زمان ہو حضرت سلطان العارفین ملاقات کو تشریف لیگئے اُسوقت وہ بزرگ رو بقبلہ غرارہ کرتے تھے بایزید بسطامی دیکھتے ہی واپس ہوئے ملاقات اُنسے نہ کئے فرمائے اگر اس شخص کو طریقت مین دستگاہ کامل حاصل ہوتی شریعت کو جانے نہ دیتا یعنے کبھی کوئی فعل خلاف شرع شریف نکرتا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ترك الصلوة متعمدًا فقد كفر تارك الصلوة ملعون في التورية والانجيل والزبور والفرقان يوم القيمة يقول كل مسلم الحمد لله الذى خلقني مسلمًا ولا خلقني كافرًا يقول الكافر الحمد لله الذي خلقني كافرًا ولا خلقني

یہودیًا ویقول یہودی الحمد للہ الذی خلقنی یہودیًا ولا خلقنی نصرانیًا
ویقول النصرانی الحمد للہ الذی خلقنی نصرانیًا ولا خلقنی مجوسیًا ویقول المجوسی
الحمد للہ الذی خلقنی مجوسًا ولا خلقنی حمارًا ویقول الحمار الحمد للہ الذی
خلقنی حمارًا ولا خلقنی کلبًا ویقول الکلب الحمد للہ الذی خلقنی کلبًا
ولا خلقنی خنزیرًا ویقول الخنزیر الحمد للہ الذی خلقنی خنزیرًا ولا خلقنی

تارک الصلوٰۃ تاکید میں ادائے نماز کی کیسے کیسے احادیث متواتر وارد ہیں طرفہ سانحہ ہے
خود ساجد ہوتے ہوئے اس معبود حقیقی کی نافرمان ہو کر مانند فرعون و شداد کے طالبان حقیقی سے
سجدہ لیتے ہیں **حکایت** ایک درویش نے اپنے مرشد کو سجدہ کیا کوئی عارف متشرع نے
فرمایا سجدہ لینا بجز خدا کے دوسرے کو حرام ہے درویش مسجود نے کہا شان معبود کو سجدہ کیا ہے
وہ عارف حق نے کہا اپکو فقر اختیار کر کے کتنا عرصہ ہوا کہا چالیس سال ہوئے پھر پوچھا درویش ساجد
کو لباس فقر اختیار کر کے کتنا عرصہ ہوا کہا پانچ سال ہوئے عارف باللہ نے کہا چالیس سال کا
مشق زیادہ یا پانچ سال کا کہا چالیس سال کا پھر عارف ذات مطلق نے پوچھا شان معبود کل میں ہے
یا فقط آپ ہی میں ہے درویش مسجود نے کہا کل میں ہے عارف نے کہا پانچ سال کے مجاہد کو شان معبود
آپ میں نظر آئی اور آپ چالیس سال سے رمز عرفان پائے ہوئے اپکو وہ درویش ساجد میں شان معبود
نظر نہ آئی آپ نابینا بیٹھے رہے جب کل میں ہے تو لازم ہے کہ کل کو سجدہ کریں جناب سید عالم
آدم عشق باایجاد کون و مکان نور قدیم ایزد منان منع فرمائے مجھے سجدہ مت کرو میرا اور تمہارا اعنی
کل مخلوق کا مسجود وہی ہے ایک معبود حقیقی ہے سو اسلام کے اور کچھ اجازت نہیں فرمائے یہ سنکر وہ درویش

اس روز سے توبہ کیا اللہ تعالی سبکو یہی توفیق دے جو خلاف شریعت عمل نکرین اور اپنے اعمال نا سزا کی پشیمان ہووین **فرد** محال است سعدی کہ راہ صفا ٭ توان رفت جز در پی مصطفی ٭ مرشد کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار اصحاب کبار تابعین تبع التابعین تمام عمر رکوع وسجود خضوع وخشوع مین رہے ہان نمرود شداد فرعون وغیرہ یہہ ملعون سجدہ لیتے رہے **طرفہ ماجرا** ہے کہ وہ کچھ سامان دنیوی بھی رکھتے تھے یعنی بادشاہ ہفت اقلیم تھے یہہ گدا جنکے پاس مطلق قوت یکروزہ نہین یہہ سجدہ کس دلیل سے کیا جان کر لیتے ہین محققین انکو فرعون بے سامان کہتے ہین **ابیات**

کم نہین فرعون سے تو جان ہے	لیک تو فرعون بے سامان ہے
ہیزم فرعون گر تجھکو ملے	آگ سے تیرے بھی اک عالم جلے

علاوہ براین کہ تارک الصلوۃ ہو کر مخلوق سے سجدہ لین اور جو دل مین آوے وہ نشہ کرین قید شراب سیندی نہ گانجہ بنگ جو آوے نوش ہے اور دعوی توحید مشاہدہ حق از حد زبان پر ہے

نکتہ

جہان حس حیوانی سالک کے پردے ہین بغیر اس سے گذر کیے مشاہدہ حق محال ہے چنانچہ مولوی معنوی فرماتے ہین **فرد** گر بدیدی حس حیوان شاہ را ٭ پس بدیدی گاو خر اللہ را ٭ جہان ہستی سالک کے حجاب ہو وہان یہہ منحس نشہ کا کیا ذکر ہے اگر یہہ نشہ بازکا قول حق ہوتا تو بارہا محفل مین جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنگ طیار ہوا کرتی یا اور نشہ بقیہ بعد انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کبار ائمہ اطہار یا جناب غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ یا حضرات نقشبندیہ یا چشتیہ یا سہروردیہ ضرور گانجہ وغیرہم پیا کرتے اور مخلوق کو بھی یہی اجازت دیتے تا پیا کرین اللھم احفظنا یہہ کیسے نافرمان خدا ہین

فرد

مئی صرف وحدت کسی نوش کرد | کہ دنیا وعقبیٰ فراموش کرد

مولوی معنوی فرماتے ہین

خلیل عیسیٰ وموسیٰ جنید وشبلی وکرخی | حریفانند می نوشند باہم می بمیخانہ

مولانا شمس الدین فیض قدس سرہ

ہے شراب طہور جس کا نام | ایک ہی بھاؤ میکی شستی ہے
فیض اس میکدہ مین وحدت کے | مین ہون اور بیخودی ہے مستی ہے

حکایت منصور حلاج کی ہمشیرہ ہر روز صحرا مین جاتی تھین ایک پیالہ ہاتھہ سے ملک کے نوش کرتی تھین ایک روز منصور حلاج تعاقب مین ہمشیرہ کے گئے اور پس خوردہ ہمشیرہ سے طلب کئے ہمشیرہ نے فرمایا منصور تو یہہ نشہ کا متحمل نہوگا پھر بصد الحاح تضرع وزاری سے طلب کئے ہمشیرہ جو ہر روز پیا کرتی تھین منصور کو ایک دو جرعہ عنایت کئے منصور پیتے ہی انا الحق کی صدا آغاز کئے چنانچہ اُسی نشہ مین سردار پر چڑہا کے سردار عاشقان تا ابد کہلائے مستان می ازل انکو مقتدائی موحدان فرماتے ارباب صفا لب شیخ کامل کو اپنے ساغر جانتے ہین ارشادات معرفت وحقایق کو شراب طہور پہچانتے ہین۔ واصلان حق شاہد معنی کو ساغر جانتے ہین تجلیات گوناگون کو شراب طہور پہچانتے ہین وہ کب ایسے نشہ منجر استعمال کرتے ہین جو بنگ گانجہ وغیرہم جنکو بادہ معرفت کی بو تک نصیب نہین ہے وہ ایسے چیزین استعمال کرتے ہین۔ ہدایۃ الاعمی مین لکہا ہے ابلیس نے بہت اشخاص کو گمراہ کیا ہے خصوصًا یہہ فریق کو جیسا گمراہ کیا ہے ایسا کسی کو نہین کیا ہے ایک تو نشہ باز دوسری حسن پرست چنانچہ شدہ شدہ حسن پرستی کا

انجام اعلام ہے یا حرام ہے اور انجام نشہ بازی کا ظاہر ہے کہ نہ اسکو اکل حلال ہے نہ صدق مقال
ادای حدود اللہ کو سون دور خلاف شرع شریف طبیعت کو منظور فقط مسلوب الحواس ہو جاتا ہے
جو منہہ کو آوے کہہ دیتا ہے ہان اگر ایسے اشخاص کے روبرو حکایت موسی علیہ السلام کی بیان
کرین مناسب ہے تا یہہ فرعون بے سامان نافرمان کردگار رھبان سنکر عبرت کرین اور تایبے وین
سایلان مادیہما کو لازم ہے کہ آئینہ انصاف مین صورت اعمال اپنی دیکھین اگر خود ہی کو اس صفت سے
موصوف پاوین توبہ کرین اور اگر دوسرون کو اس فعل مین پابند دیکھین نصیحت کرین رشک و حسد
نفسانیت کو دلمین جا نہ دین صلح کل کی راہ پر آوین خالصاً للہ ہمنے نصیحت کئے ہین سمجھین

سوال ان فقیر

عدیم المثل نے اُن صاحبان اذکار اور صاحبان توحید کو اور اُنکے دلایل برہان خالی جانکر مراقبہ صوری
مین آیا اور مراقبہ صوری آکے عدیم المثل کے سر جھکا کر حقیقت ناسوت کی بیان کر رہا ہے اور اسمین
ملکوت کا تذکرہ کرتا ہے اور کچھہ وجود کا بیان تا مشاہدہ قلبی تک الی آخرہ سوال ان فقیر ہمکو
نظر آتا روا خبار پر ہے ہین تو کلام اللہ کو کلام نبی کہتے یہہ کہنا کفر صریح ہے **فرد** گرچہ قران از لب
پیغمبر ست ٭ کرکو ید حق نگفتہ کافر ست ٭ بزرگون نے فرمایا کشف رسول اللہ کا موافق قرآن اور الہام کے
ہے اور کشف وہ بزرگون کا موافق کشف نبی کے ہر اُسسے بر خلاف ہو تو طریقہ سے نبی کے دور ہے ہمین معلوم
ہوا کہ عدیم المثل دریچہ مین سے ذات کے نیچے جھانکر نرا ابر کیسا دیکھے گا بزرگون کا کشف تو عروج
مین ہے کہ جسکی انتہا نہین عدیم المثل نزول مین آیا ہے تحت السری تک پہنچیگا یہہ جو عدیم المثل بیان
کر رہا ہے ناسوت کا پتا برابر دیا ہے اسواسطے کہ یہہ جا اسکے مقام کی ہے ملکوت مین جی جاتا ہے سو

کہہ رہا ہے ایک پتا برابر نہ یا ملکوت مین کہین سو حد دن پر طعن کرتا ہی اور کہین عجیب و غریب حکایتین

اُن بزرگون کے بیان کرتا ہی دیکھئے نہین سو کیونکر کہیگا ملکوت کو کہتا ہی عالم مثال ہے اور حقیقت محمدی

ہے تزکیہ نفس تصفیہ قلب عالم عقول عالم غیب کون سے بزرگ نے ایسا کھے ہین عالم غیب اوپر کا

مرتبہ ہے اور عالم ارواح اس نیچے ہی اور عالم مثال اس سے نیچے اُسنے سبکو ایکسان کردیا ہے

معلوم ہوا دیکھا نہین اُسکے نیچے نظر ہے الخ اور عدیم المثل کہتا ہے کہ اس ذکر و فکر سے کچھ حاصل

نہین تو وہ اُسکا کیا طریقہ ہی معلوم نہین ہر ایک بزرگ کا ذکر کرنا اور کہنا کہ کچھ نہین جانتے یہہ کیا تحقیق ہے

فرد	
حافظ علم ادب ورزکہ در خدمت شاہ	ہر کرا نیست ادب لایق صحبت نبود

اور قول صوفیہ اہل ادب کا ہے

بی ادب را لبسماوات لبقا منزل نیست	لبسماوات لبقا منزل انسان ادب ست

عدیم المثل کو کیا بھول پڑی اگر عوام کے حقمین کہتا کہ کدہر سے آئے تھے کدہر چلے گئے العوام کالھم

اضل سبیلا خاصون کا ذکر اور فکر بیان کرکے کہتا ہی کدہر سے آئے کدہر چلے اسنے خاص و عام مین تمیز نکیا الخ

ہدایت

سیاحان بیدای شریعت و طریقت سیاحان دریای حقیقت الحقیقت پر واضح ہو کہ حضرت

ان فقیر نے سوال کیا ہے عبارت سے سفر در وطن کے مقابلہ کرتے ہین تو تطبیق ہی نہین پڑتی اسپر بھی

فقرہ سوال ان فقیر کا لحاظ کرکے اگر کچھ جواب لکھنا چاہیے تو اعتراض ہی نہین پایا جاتا سب زور رہا ہے

سایلون کی عبارت کے قرینہ سے ظاہر ہی بقول شخصے

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا	الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

فراست انکی استعداد پر نالان ہین فصاحت و بلاغت پر انکے گریان ہے سبحان اللہ فرد جاہلون کو یہہ شکر
گرز ہر ہے :: یہہ بھی حق کا مقتضای قہر ہے :: غرض طالب عدیم المثل نے جن ذاکرین شاغلین سے
ملاقی ہوا شاید وہ لوگ رسیدگان منزل نہونگے جو سالک عدیم المثل نے انکی صحبت بیفایدہ سے
تنگ آکر فرمایا کسی کو خبر نہین یہہ کسکو معلوم کہ حضرت ان فقیر کے وہ لوگ بزرگ تھے جو غیظ مین آئے
ہین اگر بالفرض اس خیال سے کہا ہو کہ اذکار اشغال بزرگان سلف کا طریقہ نکالا ہوا ہے جواب اسکا
یہہ ہی بزرگان سلف کیا ذکر کرنیوالون کے ہمزبان و ہمداستان ہوتے ہین جو انپر اعتراض ہو اگر کوئی قرآن خوان پر
اعتراض کرے فقط اسکی غلط خوانی پر ہے یا انکے کلام اللہ پر ہے یا خود اللہ پر ہے یہہ کونسی ادق
بات تھی جو سایلون نے نہین سمجھا طالب عدیم المثل نے انکا حال بیان کیا جنسے کہ خود ہمجلیس رہا کہ وہ
ہرچند ذکر و اشغال مین مصروف تھے مگر اس مطلب و معانی سے بی بہرہ تھے جو کدہر سے آئے کدہر چلے
غور کی جا ہے کیونکر بزرگان سلف پر اعتراض ثابت ہوتا ہے ماتن مین خلاصہ حکایت سفر در وطن تحریر
ہو چکا ہے پھر کر یہی سمجھایا جاتا ہے کہ مصنف اکمل نے ایسا فرمایا کہ طالب عدیم المثل نے اہل دنیا کو
حرص و شہوت ناموس و جاہ مین پابند دیکھا اہل عقبی کو کفر و اسلام اذکار و اشغال مسایل توحید کی بحث
و فہمایش مین مصروف پایا مگر اسکا مدعا جو عین حصول وصال ہے کسی سے نہ پایا مدعا اسکا یہی تھا
جو کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون الحرہ ان اشخاص سے جن سے ہر ملاقی ہوا نہ پایا بیان کیا کہ
پھر جن نے وہان سے سلسلہ حضرات چشتیہ مین جو منسلک ہوا اپنا سیر و سلوک بیان کیا یا سرے سے
ابتدا سلوک اپنا بیان فرمایا جو تعلیم و تربیت نکات و اشارات پایا اور انہین اشارات کی عمل سے منازل

ملکوت جبروت ولاہوت طی کیا اور براہین حسب ارشادات صوفیہ کرام کے آگے لکھنے میں آئینگے

سوال فقیر

عدیم المثل نے مشاہدۂ قلبی سے معاینۂ سرّی تک جو صفات اللہ کا بیان کیا ہے یہہ کچھ معلوم نہوگا اور اسمین نبیون کا ذکر اور حسن و حسین زین العابدین علیہم السلام کا ذکر لاکر سوا وصال نور البصر مین عدیم المثل کا پتا بتلاتا ہے اور سید الشہدا کو افسر الشہدا بے محاورہ کہتا ہے کچھ پایا نہ گیا اور عالم عقبی مین چار منزل ہین اسمین ضعیفی پیدا ہے کہنا یہہ سمجھا نہ گیا وہ تو عالم کشادگی کا ہے اور چار منزل کونسے ہین فقط

ہدایت

ہر چند بظاہر عبارت سے ظاہر ہے کہ فقط عاشقون کا حال بیان ہوا ہے کہ مطلوب کے عشق مین مصائب کشیدہ ہین مگر مصنف اکمل نے حسن صنایع و بدایع سے کنایۃً انبیا کا اور اہل بیت کا حال بھی اظہار کیا تا ہر طالب راہ مطلوب کے جو سختیان کہ پیش آوین صابر رہے عین سعادت و مرحمت مطلوب سمجھے ترش رو نہووے اور ثابت قدم رہکر آگے بڑہے اور جو سایلون کا مقولہ ہے کہ افسر الشہدا بے محاورہ ہے معلوم ہوتا ہے سایلے مطلق لاعلم بحث ہین اعتبار کرتے مجاز عقلی کے اور التزام اور مجاز مرسل وغیرہ کے لفظ کو معنی غیر موضوع لہ مین استعمال کرتے ہین وہان محاورہ کی کچھ حاجت نہین چنانچہ حضرت ثابت سعاد رضی اللہ عنہ جو صحابی تھے رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیغ فولاد ہندی کا اطلاق ذات رسول مقبول علیہ السلام پر کئے ہین چہ جای سید الشہدا کو افسر الشہدا کہنا نہایت حسن و بجا ہے چونکہ افسر کی معنی لغت مین تاج اور سرداری کی ہے اور سید کی معنی بھی سرداری ہے حیرت ہے سایلون نے افسر و سید کی ایک معنی ہوتے ہوئے اسقدر جھگڑا اگر اور اصطلاحی استعارہ کی عبارت دیکھین کیا خاک سمجھین مولانا جامی قدس سرہ فرماتے ہین

روحی فداک ای صنم البطحی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنۂ عرب

سبحان اللہ ای صنم البطحی لقب اعنی صنم آجتک کسی نے نہ کہا تھا دانشمندون پر معنی اسکی مخفی نہین ہے سایل سادہ لوحی سے خدا جانے کیا سمجھے ہین۔ اور سایلون کا اعتراض ہے کہ عالم عقبی تو عالم کشادگی کا ہے اور عدیم المثل نے عالم عقبی مین ضعیفی پیدا ہے کیون کہا ہے فقط **جواب** اسکا یہہ ہے کہ درویشونکی باتین ہر کسیکے سمجھ مین کہان آتے ہین عقلا اس امر کو پاتے ہین حلوا خوردن را دہن میباید محقق اکمل کا قول حدیث شریف سے ماخوذ ہے **حدیث** الدنیا حرام علی اھل العقبی والعقبی حرام علی اھل الدنیا وھما حرامان علی اھل اللہ اگر کوئی مومن کہے کہ دنیا دوزخ ہے اور کوئی کافر کہے سنکر تمھارے نبی فرماتے ہین دنیا بہشت ہے اور تم دوزخ کیون کہتے ہو اس احمق کا کیا جواب ہے چونکہ مومنون کو دنیا دوزخ ہے اور کافرون کیواسطے جنت ہے علی ہذا لقیاس عقبی زاہدونکو مطلوب ہے اور عاشقون کو خدا مطلوب ہے میر حسن سادات فرماتے ہین **فرد**

ما روئی ترا قبلۂ جان ساختہ ایم	بر لطمع غمش ہر دو جہان باختہ ایم

کما قال المحققین وما مراد العاشقین فی الدارین الا ھو وما مقصود العارفین فی الکونین الا ھو بحر المعانی مین لکھے ہین کونین را در خاطر خود جانہ دہی اور شیخ خراسانی نزہۃ الارواح مین لکھے ہین عام دنیا دید گفت منزل این است وخاص عقبی یافت گفت حاصل این است وعاشق مولی خواست گفت مشکل این است عام را دوزخ رسید وخاص را بہشت وعاشق مولی دید ہر دو را بہشت

فرد

دنیا و آخرت را بگذار و حق طلب کن	کین ہر دو لولیا نرا من خوب می شناسم

سوال از فقیر

طرفہ یہہ معاملہ ہے کہ عدیم المثل نے مشاہدۂ قلبی سے معاینہ سری تک آیا اور ہر صفات اللہ کا سیر
کیا جسکو امہات الصفات کہتے ہین اور ہر ایک صفت کو علیحدہ پایا حیات آئی تو سوا حیات کے کوئی دوسری
صفت نہین پایا قدرت مین آیا تو اُسے بھی اکیلا پایا دیکھا اور اسیطرح ساتون صفت کو تنہا
پایا ہر ایک صفت سلب صفت کیا تمیز کیا چاہیئے حیات نہین تو علم کیا اور علم نہین تو حیات اُنکو کیا ہے
یہہ صفتان لازم و ملزوم ہین ایک سے ایک جُدا نہین ہوتے اُنکو سب پر تقدیم ذاتی ہے زہے دانائی
عدیم المثل کہ ابتدائے حال مین اپنے کو ظرف اور صفات کو مظروف بنایا اور انتہا پہنچا تو انہین صفات کو
اسطرح الگ الگ دیکھ رہا ہے الی آخرہ سوال از فقیر عدیم المثل کو کیا بھول پڑی کہ مجمل کو تفصیل کہتا ہے
اسبات کو سوچو تو تعریف عدیم المثل نے امہات الصفات کی کیا ہے یہہ تعریف نہین ہے صفت سے
صفت علیحدہ کب تھی اسے پتا دینا یا بتا دینا اور ذات مین تفکر کرنا کفر ہے مقدمہ یہہ ہے کہ
جہان ایک صفت وہان چھہ صفات نہین کہتے ہو جہان چھہ صفات وہان ساتوین کا ٹھکانا کہان ہے
یہہ کیا کشف ہے کچھہ معلوم ہوا کیا ویسا تو نہین لو کشف الغطاء لما ازددت یقیناً ہمنے
فرض کیا عدیم المثل کچھہ کہہ رہا ہے یا سُن رہا ہے یا کسی شے کو دیکھہ رہا ہے تو اسمین محو ہے مگر اور
بھی صفتان اُسمین ہین یا نہین یا فقط سامع ہے تو ہر یہہ بھی سب صفتان اُسمین ہین یا نہین یہہ سبع
صفات کی سب صفتان پر تقدیم ذاتی ہے الی آخرہ

ہدایت

محقق اکمل عدیم المثل کا مطلب سمجھنا برتنے کامل کا کام ہے ناقصون کے یہان ترکی تمام ہے

ع طاقت روباہ نداری نعرہ شیران مزن ؛ مجاہدون پر مخفی نہین ہے کہ جب سالک صفات

اللہ کی سیر کرتے ہین یعنے ہر ایک صفت کا جس وقت کسب کرتے ہین تو اسی صفت مین محو ہو جاتے ہین

باقی صفات کا امتیاز و شعور نہین رہتا اگرچہ نفس الامر مین باقی ہین مگر سالک کی نظر مین اور ذہن مین

مطلقًا بجز اس صفت کے دوسری صفتون کی نظر اٹھ جاتی ہے جیسا کہ کشف کونی کا حال ہے

مَنْ ذَاقَ وَجَدَ وَمَنْ لَمْ يَذُقْ لَمْ يَجِدْ فتوحات شریف مین فرماتے ہین اگرچہ مشاہدہ کی نظر

مین تعینات ما سوا اللہ کے مرتفع ہوئے ہین لیکن خارج مین اپنے حال پر رہتے ہین معرفت السلوک وغیرہ

مین ایسا ہی لکھے ہین نہ از راہ قیاس حقیقت مین ازالہ صفات کا بھی مستحیل ہے لیکن سلب صفات نظر شہود

مین شرط ہے چنانچہ لوائح شریف مین لکھے ہین معلومات و معقولات از نظر بصیرت او مرتفع شود سوا اسکے

صدہا کتب مین لکھا ہے اگر کوئی نادان پوچھے کہ معلومات تو متعلق علم سے ہے علم سلب ہوگا تو معلومات

سلب ہونگے علم کا انفکاک ذات سے محال ہے چونکہ صفت ذات سے منفک نہین ہوتی ہے جواب جاہلان

باشد خموشی مثل است حال ما ہیمان کہا ان چہ داند برین ہم خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ یہان سلب اعتباری

مقصود ہے سلب حقیقی غرض نہین ہے یعنی حقیقت صفت سلب ہونا مقصود نہین بلکہ سلب شعور

مقصود ہے مولانا جامی بیت ما کیسر موز خویشتن آگاہی ؛ کردم زنی از راہ صفا گمراہی غرض

محقق عدیم المثل نے اپنا سیر و سلوک بیان فرمایا یعنے مین اور میرے ہمنزل جس وقت یا حی کا کسب کیا تو

اُسی مین محو رہے اور کوئی صفت کا شعور و امتیاز نرہا برین قیاس جب بصیر کا ذکر آغاز کیا صفت

بصارت کا کشف ہوا ایسے محو تماشا ہو رہے اسقدر بے شدہ رہے کہ صفات دیگر کو فراموش کیے

اسیطرح سب صفتون کا جو کسب کیا انکا کشف و نتیجہ بیان کیا حضرت سایل سے ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہے

کہ یہہ مقام بھی کچھ اعتراض کرنیکا تھا معلوم ہوتا ہے سایل یہہ حالات سے مطلق بے خبر ہے سبحان اللہ
اس زٹ رکا کھیں ٹھکانا ہے دعوی روشنی پر یہہ جہلی ہے طرفہ برین حضرت کی عبارت سے ایک
عجیب نکتہ ظہور پایا ہے نکتہ نہین بلکہ حضرت کا گنج مخفی ظہور مین آیا ہے اعنی حضرت سایل نے ذات کو
قرار دیکے ذات مین تفکر کرنا کفر ہے فرمایا پس شیخت پناہ کی توحید معلوم ہوچکی پوشیدہ نہ رہے کہ
اکثر مراہون نے آیہ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ مین بہت طمطراق کیا ہے اور جان کو ذات ٹھہرایا ہے
نتیجہ اُسکا یہہ حاصل ہوا کہ علمائے شریعت کے نزدیک گمراہ کہلائے کاملان طریقت کے نزدیک عقیدہ
انکا کفر ٹھہرا مثلاً محمد غزالی اور شیخ محی الدین ابن عربی اور شیخ عبد الکریم اور مولانا عبد الرحمن جامی
وغیرہ قدس اسرارہم کے نزدیک ناقصان بحث کہلائے چونکہ حیات کو امہات الصفات کہتے ہین پھر
امہات الصفات ذات کسطرح ہوگی یہہ رمز بغیر شیخ اکمل اور مجاہدہ کے سمجھنا محال ہے فتامل

سوال از فقیر

مکاشفہ روحی استقبال عدیم المثل کے آیا معاینہ سری تک اور بیان اُن دو مقام کا اسطرح سے
کرتا ہے کہ مکاشفہ روحی مین ایک مقام صفا نظر آیا مقیمون سے وہان کے نام اُس مقام کا پوچھا تو طرح
طرحکا پتا تبلائے کسی نے کہا عالم جبروت کسی نے کہا عالم حقیقت کسی نے کہا عالم غیب غیب کہتے ہین
کوئی اُس مقام کو لاتعین پہچانتے ہین کوئی منقطع الاشارات کہتے ہین کوئی اُسکو علم اللہ جانتے ہین
اور بعض الکافور سمجھا کرتے ہین تا آخرہ

سوال از فقیر

ان دو مقامون کا عجب طرح سے بیان کیا کہ کسی عارف نے ایسا بیان نکیا غرض عدیم المثل کے سب

سنی ہوئی باتین ہین اورعندیات ذہنی ہین اس مرتبہ سے آگاہ نہین ۔مکاشفہ روحی مین کہتا ہے
اسے عالم غیب الغیب کہتے ہین اور مقام جبروت کہتے ہین اور مقام معنی المعنی پہچانتے ہین کجا جبروت
کجا عالم غیب الغیب عدیم المثل شاید کہ سیر کتب صوفیہ علیہ الرحمہ نہین کیا چنانچہ مرأت العارفین اور
فواید کی ملفوضات خواجگان چشت ونقشبند وغیرہ یہہ اصطلحات صوفیہ سے واقف ہوتا تو حسب
مراتب بیان کرتا پس معلوم ہوا اعلی ذہنی دوڑ آتا ہے اگر نشیب و فراز جانتا تو پھر معاینہ سری مین
الفاظ غیر مربوط داخل نکرتا لاتعین منقطع الاشارات علم آلہی کہتا غیب الغیب یہہ کونسی محاورت ہے
خلاف حضرات صوفیہ علیہ الرحمہ ہے لاتعین از الازال غیب الغیب منقطع الاشارات مجہول النعت عین
الکافور ذات ساذج ہستی بحت یہہ سب ایک ہی مرتبہ کا نام ہے نہین جانتے سو اُنپر بیان کیئے تو عدیم المثل
کے قول کی تصدیق کرینگے اور عدیم المثل کو ثمرہ نامرادی کا دنیا وعقبی سے حاصل ہوچکا ہے اب
کہین بامراد نہوگا او سلوک تو رہتا ہے سالک اُسکا چلنے والا سیدھے راستے سے چلا تو منزل مقصود
کو پہنچیگا نہین تو بھٹکا پھریگا عدیم المثل کبھی پہاڑ پر چلتا ہے کبھی لوٹ کر نیچے گر پڑتا ہے ایک جا نہ ٹھہرا
گیا عدیم المثل بیخبر آمد پر اودہر اودہر سے اودہر ہتا اپنا دیتا ہے لاتہو سے ادہر کر یہہ آیا ہے ناسوتین الی آخرہ

ہدایت

قاضی جی خود فضیحت دیگران را نصیحت حضرت سایل خود ہی لا العلم حضرات صوفیہ کی تصانیف کا
مطالعہ تو کجا ہوا انگ بھی انکے ریاض اشارات کے نہین کہائے اب براہین اسکی صداقت کے کتب قدما سے
مقابلہ کرلین چنانچہ قدوۃ الواصلین حضرت شرف الدین یحی منیری قدس سرہ اپنے ملفوظات مین فرماتے ہین
در جواب بندگی شیخ مظفر رحمۃ اللہ علیہ امام مظفر بدانکہ این قسم از معاملات نیست از علم مکاشفات

درقلم آوردن رخصت نیست امّا آن مقدار کہ مینو لسید اینست موجودات محسوسہ را عالم ملک گویند و موجودات
معقول را عالم ملکوت گویند و موجودات بالقوہ را عالم جبروت میگویند ہرچہ ورای آنست عالم لاہوت میگویند
و برین عبارت ہم میگویند ملک عالم شہادت است و ملکوت عالم غیب و جبروت عالم غیب غیب است و خداوند جل
و علا غیب غیب غیب است یعنی عالم لاہوت اور باقی اسمائے منازل مسطورہ رسالہ دریائے عشق رسالہ حق نما
رسالہ تجلیات یزدانی رسالہ مخزن عرفان رسالہ فیوض سبحانی مین مندرج ہین چنانچہ عبارت رسالہ
دریائی عشق بدانکہ عالم ناسوت را عالم اجسام و عالم مجاز و عالم کثرت و عالم محسوس میدانند و عالم
ملکوت را عالم مثال و مقام دل و عالم امر و عالم جامع ارواح و اجساد میدانند و عالم جبروت را عالم
روح عالم موجود بالقوہ عالم ماہیات عالم معانی معانی میدانند و عالم لاہوت را مکان لامکان مقام مستہلک
الصفات البشری مقام لاتعین مقام منقطع الاشارات میدانند- اور رسالہ فیوض سبحانی مین فرماتے ہین عالم
ناسوت شریعت است و ملکوت طریقت و جبروت حقیقت و لاہوت حقیقت الحقیقت- اور تجلیات یزدانی مین
تحریر ہے عالم ناسوت را مقام دانش عالم دنیا عالم عیان عالم بیداری عالم جوارح عالم ملک عالم امتیاز
عالم نیاز باید دانست ۲ و عالم جبروت را مقام صفا مقام جامع مثال و بیمثال و مقام انبیا باید دانست
و عالم لاہوت را اسقاط الاضافات علم الہیہ عین الکافور مقام لاابالی جہان بیمثالی باید دانست
رسالہ مخزن عرفان مین مسطور ہے سیر عالم ناسوت از مراقبہ صوری میشود و سیر عالم ملکوت از مشاہدہ
قلبی حاصل میشود و سیر عالم جبروت از مکاشفہ روحی میگردد و سیر عالم لاہوت از معاینہ سری نظر میاید
اسیطرح ہر ہر کتب مین قدما مختلف اللفظ متحد المعنی حسب کشف اپنے ارقام فرماتے ہین استعداد حاصل ہو تو معلوم
ہوتا ہے اسیطرح چہرہ تسایل نے نشہ می رشک و حسد مین امتیاز نشیب و فراز نفرما تا حق اپنی سعیلمی

دنیا الٰہی ظاہر کیا اگر مو برابر بھی حضرت سایل کو ارباب صفا سے نسبت ہوتی مصنف اکمل سے کہ بغایت
قریب تھے استفسار کر لیتے مگر نفس شوم نے حضرت سایل کے دوش مبارک پر جو سوار ہو انظر خیرہ ہوئی کہ
کمال نقص ہنر عیب آئینہ تو انظر آنے لگا ہندی عبارت صاف صاف مضامین کا یہہ اوجالا ہے طرفہ اور ما جرا ہے
جو مستفیض اشخاص ہونگے انکا خدا ہی حافظ و ناصر ہے

نکتہ

عالم جاہل سب جانتے ہین کہ دنیا و عقبیٰ راہ مین حقکے سدراہ ہین جب تک اُنسے نہ گذریگا حقکو نپاویگا
طالبُ الدنیا مخنث و طالب العقبیٰ مونث و طالب المولیٰ مذکر قول حضرت صادق علیہ السلام ولیس ہین

فرد

دنیا و آخرت را بگذار حق طلب کن	کین ہر دو لولیا نرا من خوب می شناسم

منطق الطیر مین حکایت ہے رابعہ بصری قدس سرہا کو کوئی خواب مین دیکھا کہ ایک ہاتھ مین پانی دوسرے ہاتھ
مین آتش لیکر آسمان پر جا رہے ہین استفسار کیا یہہ کیا معاملہ ہے بی بی نے فرمایا پانی سے دوزخکو بجھاتی ہون
آتش سے جنت کو جلاتی ہون تا برادران میرے یعنے جمیع اہل اسلام خالص خدا ہی کیواسطے عبادت کرین اور جزا
اس عبادت کی لقاء حق یا وین محقق ہوتا ہین آرزوی دنیا و خواہش دین راہ مین مولی کے دوبت ہین
طالب مولی کو لازم ہے جب ان دو سے منہہ نہ پھر آوے مولی کو نپاویگا حدیث ما شغلک عن اللہ
فھو اصنامک یہہ کچھہ دقیق بات نتھی جو سایل کے سمجھہ مین نآئی فرد

گر ہر دو جہان دہند ما را	چون وصل تو نیست بی نوائیم

سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین اگر دنیا کی نعمات اور عقبیٰ کی نعمات کو میرے

گلدستہ خزان مین لے اگر رکھین مین اسکے معاوضہ مین ندونگا جو ٹھنڈی سانس ایکبار دم سحر عشق
مین حق کے بھرتا ہون الّا یہان ہمت بلند چاہئیے **نکتہ**

دنیا و آخرت اعنی فرش سے عرش تک جو جو نعمات و درجات کیفیات ہین ماسوا اللہ ہین جو مرادِ
حق ہین وہ مطلق التفات دونون جانب نہین کرتے آنکھ مین انکے سرمۂ مازاغ البصر ہے مشاہدۂ جمال
ذوالجلال مین مصروف انکی نظر ہے اگر یہی تمثیلات لکھتے بیٹھے رہین اوقات اسی مین بسر ہو گے۔ آپ
ارباب دانش و بینش انصاف منش سایلان آسمان مانع کا استعداد اور فراست و نکتہ دانی ملاحظہ کرین

سوال از فقیر

تفسیر تو معنی قرآن ہے قرآن سے سب مسلمان کو ایمان ہے عدیم المثل کا کونسا قرآن ہے معلوم ہوا
غیب تو سوای علام الغیوب یا اُسکے پیمبرون جسے چاہا الخ **قوله** اور عدیم المثل کا تو کشف و تما رجلائے
بزرگان ہے ہم کشف خود بخود الہام غیبی داستان کو کیسا ایجاب کرین اور کتب علمائے سنت ذیعقول کے
نزدیک یہہ ہرآسی دلی ہے عدیم المثل کی یہہ کرامات نہین استدراج ہے کرامات مرتبہ تابع رسالت ہے
کرامات کو عدیم المثل مانند ہی کہتا ہے اور کرامات سے دلی ظاہر ہوتا ہے الی آخرہ

ہدایت

حضرت سایل کو عدیم المثل سے نہایت بغض ہے حسد و رشک خاطر خواہ ہے کیونکہ سایل نے حسد کو
عبارت مین تحریف کرنے سے کیا علاوہ جیسا دل مین آیا عبارت برخلاف لکھکر سوال کیا اشعار سفر و وطن کے یہہ ہین

فقط الہام غیبی یہہ بیان ہے	نہ تغیر کتابی داستان ہے
در معنی ہوا ہے خود بخود باز	عدیم المثل کا قصہ ہے آغاز

الحاصل مخفی نرہے معنی قرآن کو تفسیر نہین کہتے ہین بلکہ ترجمۃ الفرقان کہتے ہین اور لفظ تفسیر عام ہے
کبھی تفسیر قرآن مجید پر اطلاق کیا جاتا ہے اور کبھی بر لفظ وغیرہ کی تشریح اور تصریح کی معنی ین آتا ہے
چنانچہ قاموس مین لکھا ہے التفسیر کشف المغطی اور محاورہ مین بھی استعمال اسکا عام ہے چنانچہ
مطول مین لکھا ہے واعلم ان فی تفسیر الفصحا حد الفصاحۃ والبلاغۃ اقوال دیگر یا آنکہ
لا مدخل لا ای فی تفسیر الالفاظ علامہ نے کہا ہے اما تفسیر لما ابہمہ خان کان بکلمۃ
ای او بالبیان او بالعطف فتفسیر بالفظ وان کان بکلمۃ یعنی او ما یراد فہ فتفسیر
بالمعنی الظاہر قال قدوۃ الفصحا ابن ہشام انصاری الباب الاول فی تفسیر المفردات
والثانی فی تفسیر الجمل ارباب سخن غور فرماوین اگر کوئی شخص کسی شی کا انکار کرے اور اسکے ثبات پر
دلایل براہین طلب کرے تو اسکے جواب مین یقینیات یا مقبولات یا مسلمات کرتے ہین یعنے عقلی یا نقلی دلایل
لاتے ہین مصنف الحمل کی شعر سے تو فرقانکی تعظیم پر طلب دلیل مفہوم ہین ہے سائلونکی یہہ کیا لا یعنی گفتگو ہے
اور لغو بیان ہے کہ قرآن سے سب سلمانون کو ایمان ہے کوئی یہہ جاہلون سے پوچھے کہ نہین کسنے کہا ہے فرد

صدف دار جوہر شناسان راز	دہان جز بلولو نکردند باز

لفظ کونسا تو موضوع واسطے طلب علم ایک فرد کی افراد کثیر مجہول العلم ہم مثل سے نعوذ باللہ سایل
کی عجب ترے رہے پھر یہہ کیا العو استفسار ہے کہ بعدیم المثل کا کونسا قرآن ہے نعلیم یہہ الحاصل خلاصہ
ان اشعار کا یہہ ہے کہ جب دل سالک کا خطرات ماسوا سے زنگ خودی سے صاف آئینہ ہوتا ہے تجلیات الہی اسپر
مانند برشکال کے تواتر وارد ہوتی ہین پر آن سالک کو القا الہام رویا واقعات ہوا کرتے ہین ابیات

چون مجرد شد دل از حرص و ہوا	تا فتن گیرد دران نور خدا

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند	آنچہ استاد ازل گفت بگو می گویم
من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو	چون نگویم چون مراد لدار میگوید بگو

واضح ہو کہ مصنف اکمل کا ارشاد ہے کہ مین نے کوئی داستان کتب عربی یا فارسی کی تفسیر اعنے تشریح نہین لکھا ہے بلکہ فقط جو کچھ کہ ملہم غیب سے الہام ہوا وہی کہا ہے جیسا کہ اکثر اشخاص ہر کوئی کتاب سے مضامین اقتباس کرکے لکھتے ہین حکایات و اشارات اکثر کتب سلف سے جمع کرکے ایک کتاب نو معروف کرتے ہین اعنے مطالب اخذ کرکے لکھتے ہین اور بعضی کسی کتاب کی شرح کئے ہین مصنف اکمل نے ویسا نہین فرمایا چنانچہ بلبیت فقط الہام غیبی یہہ بیان ہے ؛ نہ تفسیر کتابی داستان ہے اعنی یہہ رسالہ کوئی کتاب کی تشریح نہین نہ ترجمہ ہے فقط الہام غیبی ہے سایل اتنی بات نہ سمجھ کر کہ ہر جا گرے فرد ہر آن کاریکہ بی اوستاد باشد ؛ یقین دانی کہ بی بنیاد باشد فرد

روان نہ ساختہ ابجد بمکتب معنی	ولی بعلم جہالت یگانہ اوستادند
طرفہ کاریست در زمانہ ما	ہر کہ جاہل تر است عالم تر

اب جوابات منکر الہام کے سماعت کیجئے کہ آیہ لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُوْلٍ کا مضمون موافق تفسیرون کے یہہ ہے کہ خدا تعالی کے غیب پر کوئی مطلع نہین ہوتا ہے مگر جنکو پسند کرے رسولون سے انکو اسپر آگاہ گردانتا ہے چنانچہ تفسیر حسینی مین تحریر ہے فَلَا يُظْهِرُ پس آشکار انسازد و مطلع نگردد عَلٰى غَيْبِهٖ بر غیبی کہ مخصوص ست بعلم او احدی را الا من ارتضی مگر آنرا کہ پسندد مِنْ رَسُوْلٍ از فرستادہ خود کہ او را بر بعضی از آن اطلاع دہد تا معجزہ وی بود پس حکم شئی مقید کا افراد مطلق پر اسکے کیونکر جاری ہوگا فرد اگر صد باب حکمت پیش نادان ؛

بخوانند آید سخن بار یچہ در گوش۔ ثانیاً ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ عبد الحق دہلوی
قدس سرہ لکھے ہیں انبیا اولیا کو جو علم غیب حاصل ہے بطریق وحی یا الہام کے ہے یعنی انبیا کو وحی سے
اولیا کو الہام سے سایلون نے لکھا ہے ہم الہام غیبی کو کیسا ایجاب کرین معلوم ہوا یہ معترض کی عقاید
درست نہین جو الہام کو عین غیب قرار دیکے فرار ہے۔ مخفی نرہے کہ الہام عین غیب نہین ہے بلکہ
متعلق لغیب ہے یعنی مصدر الہام کا غیب ہے اور الہام قران شریف اور احادیث و صول و تصوف سے
ثابت ہے منکر اسکا منکر اسلام ہے مولوی معنوی مثنوی مین شیر و خرگوش کی حکایت مین لکھے ہین
جو خرگوش سے نخچیر دن نے پوچھا تو شیر سے لڑنا چاہتا ہے تجھے کس نے رای دی ہے خرگوش نے جواب دیا

فرد

گفت ای یاران مرا الہام داد	مر ضعیفی را قوی رای فتاد

اور مثنوی مین دقوقی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت مین تحریر ہے۔

ابیات

این درختان را نہ زانونی میان	این چہ ترتیب نماز ست اخنان
آمد الہام خدا کای با فروز	ای عجب داری ز کار ما ہنوز

مصباح الہدایہ مین لکھے ہین باطن چون بنور ایمان و ایقان منور شد و استمرار مطالعۂ امور غیبی کرد و با غیب
انس گرفت و از التفات بدنیا و احوال آن اعراض کرد غیب او شہادت گشت و شہادت او غیب از جہت
آنکہ ذل او پیوستہ حاضر عالم غیب بود تا آخر اولیا کو جو علم غیب بذریعہ الہام کے حاصل ہے طفیل سے حضرت
رسالتپناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اثبات پر اسکے دلایل لا انکی احتیاج نہین لیکن قول سے سائلون کے

بوئی لت وعقیدت وہابیت آتی ہے لہذا بفحوای فرد اگر بنیم کہ نابنیا و چاہ است ٭ وگر خاموش بنشینم گناہ است ٭ ہمنے تفسیر اور مضمون آیات قرآن سے ثابت کیا جو شخص الہام غیبی کو عین عیب سمجھے وہ اجہل الجہلا ہے ارباب بصیرت پر مخفی نہین کہ الہام وہ ہے جو دل مین غیب سے ڈالا جاتا ہے چنانچہ سید شریف علامہ تعریفات مین لکھے ہین کہ الالہام ما یلقی فی الروح بطریق الفیض اور غیب وہ ہے کہ جسکے پانے مین عقل اور حس درماندہ ہے چنانچہ کواکب دریہ کی شرح مین خالد بن عبداللہ ازہری لکھے ہین کہ والغیب ما لا یستبد العقل بادراکہ ولا الحس ولا کلاہما علاوہ برین فہم ودانش سائلون کا مقولہ ہے کہ ہم الہام غیبی کو کیسا ایجاب کرین سبحان اللہ الہام تو دلائل صدر مذکورہ فرقان حمید واحادیث شریف وارشادات حضرات صوفیہ سلف سے ثابت ہے منکر اور مکذب آیات قرانی بفحوای وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ دوزخی ابدی ہے افسوس کی جاہے سائلونکو نفسانیت کشان کشان کادالفقر ان یکون کفرا کے مقام مین لیگئے فرد بازگیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن ٭ چون ہوا حاکم شود دشوونیت شود در جان گم نکتہ قران شریف مین خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ ہم ہر نفس بشر کو نافرمانی اور پرہیزگاری کا الہام دیتے ہین آیت شریف یہہ ہے فالھمھا فجورھا وتقوٰیھا ۔ فالھمھا پس الہام داد واعلام نمود مران نفس را فجورھا دروغ وناپاکی وبیباکی و تقوٰیھا و پرہیزگاری ونیکوکاری دفرمانبرداری اور فقط مولانا فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین اس آیۃ شریف کی تفسیر ایک ورق مین لکھے ہین خلاصہ اسکا یہہ ہے الہم المتقی تقواہ والکافر فجورہ فقط وہاب ذو المنن بشر کو بشارت دیتا ہے اللہ تعالی آدمی سے از روئی الہام کے کلام کرتا ہے یا حجاب وراسے یا رسول بھیجکر وہ آیۃ شریف یہہ ہے وما کان

لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا عالم اکبر علامۂ در تفسیر
کبیر میں لکھے ہیں وما کان لبشر وما لاحد من البشر ان یکلمہ اللہ الا علی احد ثلاثۃ
اوجه اما علی الوحی الا وھو لھام والقذف فی القلب او المنام الی اخرہ والثانی
ان یکون اللہ من وراء حجاب الی اخرہ والثالث ان قولہ یرسل رسولا فیوحی
باذنہ ما یشاء الی اخرہ تفسیر ابو سعود وما کان لبشر ای وما صح لفرد من افراد
البشر ان یکلمہ اللہ بوجه من الوجوہ الا وحیا ای الا بان یوحی الیه ویلھمہ و یقذف
فی قلبہ الی اخرہ ھکذا فی انوار التنزیل تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ وما کان لبشر ان یکلمہ
اللہ الا بان یوحی الیہ وحیا فی المنام او بالھام او من وراء حجاب فقط تفسیر حسینی
وما کان نیست و نشاید لبشر مر آدمی را ان یکلمہ اللہ اکہ سخن گوید خدا یتعالی باے و مواجہہ در دنیا
والکن وے را ببیند پس سخن گفتن خدایتعالی با بشر نیست الا وحیا مگر وحی و آن کلامیست خفی کہ بسرعت
دریا بند یا بطریق الہام یا بالقاء در منام فقط حیف صد حیف سایلوں کو رشک وحسد وجہل نے کس نعمت
عظمی سے محروم رکھا اور بخشش عام رحمت تام سے بی نصیب کیا حکیم علی الاطلاق فرماتا ہے کہ ہم شہد
کی مکھی کو الہام دئے کہ جبال میں گھر بناویں چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ لکھے ہیں واوحی
ربک الی النحل الھم ربک النحل ان اتخذ من الجبال بیوتا فی الجبال مسکنا الی اخرہ تفسیر جلالین
میں لکھے ہیں واوحی ربک الی النحل تفسیر بیضاوی میں تحریر ہے واوحی ربک الی النحل الھمھا
وقذف فی قلوبھا ان اتخذی من الجبال بیوتا الی اخرہ سورہ طہ میں خبر دیا ہے کہ موسی علیہ السلام سے
فرعون سوال کیا کہ تمہارا رب کون ہے جواب دئیے رب ہمارا وہ ہے کہ دیا ہر چیز کو صورت اسکی پھر الہام

قال فمن ربکما یموسیٰ قال ربنا الذی اعطی کل شئ خلقہ ثم ھدی ابن عباس رضی اللہ عنہ
اس آیۃ شریف کی تفسیر میں اسطرح لکھے ہیں قال ربنا الذی اعطی کل شئ خلقہ شکلہ للا
نسان انسانا وللبعیر ناقۃ وللحمار حمارۃ والشاۃ شاۃ ثم ھدی ثم الھم الاکل
والشرب والجماع امام المفسرین مولانا فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھے ہیں واعطی کل شئ ثم
ھدی اناث اذا نظرت الی عجائب النحل فی ترکیب البیوت المسدسۃ وعجائب احوال
البق والبعوض فی اھتداھا الی مطالح انفسھا المعرفت ان ذالک لا یمکن الا
بالھام مدبر العالم بجمیع المعلومات انتہی اصول کی کتاب میں شل بزدوی اور سلم الثبوت
وغیرہما میں علما مجتہدین الہام اولیا اور علما کی دلیل قطعی ہونے پر دلایل لاتے ہیں سایلان فلک سیر
فرماتے ہیں ہم الہام غیبی کو کیسا ایجاب کریں سبحان اللہ کیا اچھی تقلید مذہب وجماعت کی ہے
عاقلان خود میدانند سلم الثبوت میں لکھے ہیں کہ الہام حضرت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجہ قطعی ہے
واسطے نفس شریف انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور واسطے غیر کے لیکن الہام غیر رسالتمآب کا کہا گیا ہے
احکام میں حجت قطعی ہوتا ہے عبارت ثم الھامہ حجۃ قطعیۃ علیہ وعلی غیرہ واما الھام
غیرہ فقیل حجۃ فی الاحکام الی اخرہ اور مولانا بحر العلوم شرح مسلم میں لکھے ہیں وان تاملت
فی مقامات الاولیاء ومواجیدھم واذواقھم کمقامات الشیخ محی الدین وقطب
الوقت السید محی الملت والدین سید عبد القادر الجیلانی الذی قدمی ھذاہ
علی رقاب کل ولی اللہ والشیخ سہیل ابن عبد اللہ لتتری والشیخ ابی المدین المغربی
والشیخ ابی یزید بسطامی وسید الطائفہ جنید بغدادی والشیخ ابو بکر شبلی

والشیخ عبداللہ انصاری والشیخ احمد النامقی الجامی وغیرہم قدس اسرارہم
علمت علم الیقین یلھون بہ لا یتطرق الیہ احتمال وشبہ بل ھو احق حق حق
تمثیلہ امام ربانی لکھے ہین کہ اصل ثالث الہام است بعد کتاب وسنت واین اصل تا انقراض عالم
برپاست اور شاہ محی الدین الیوری لکھے ہین کہ الہام مظہر دقایق اسرار است کہ فہم اکثر مردم ازان
کوتاہ است فقط تمثیلہ مفتاح الحقایق فی کشف الدقایق مین لکھے ہین کہ نفس بر چہار قسم است یکی
نفس امارہ یعنی سخت امر کنندہ بطرف لذات وحظوظ فانی ممنوعہ کما قال اللہ تعالی ان النفس
لامارۃ بالسوء این نفس دہ خصلت دارد جہل وخشم بی نمازی وکینہ وحسد وبغض ونفاق وکبر
وبخل وکفر تا آخر دوم نفس لوامہ یعنی بسیار ملامت کنندہ خود را بوقوع معاصی بہ ہدایت نور دل یعنی
چون گناہ شود منفعل گردد توبہ کند واین نفس صلحا واولیا را حاصل است از ین سبب او را حقتعالی بقسم
گردانیدہ وفرمودہ لا اقسم بالنفس اللوامۃ ودرین نفس نیز دہ خصلت اند وان این است عبادت
وتقوی وورع بندگی نماز روزہ حج زکوۃ عمرہ ذکر وجہاد تا آخر سوم نفس مطمئنہ وآن از صفات ذمیمہ
صاف شدہ باخلاق حمیدہ متصف گشتہ بقرب الہی فایز شدہ باطمینان میرسد لہذا باین خطاب
مشرف است یا ایہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اینہم دہ صفت دارد
وآن اینست فقر وخیر وعدل وانصاف ورضا وعلم وتحقیق ویقین وعہد سرانجام تا آخر چہارم نفس ملہمہ واز
انیست اراد مختلفہ از ان در دل راہ یابد اینہم دہ خصلت دارد وان اینست عمل نیک ودانستن عہد
ورب وحکمت واقرار ازل ادا نمودن والہام وخبر غیب دانستن وتحقیق مراتب وتسلیم وعہد حق براہ وفا
نمودن ومحبت وقرب حق ہمیشہ داشتن تا آخر نکتہ فی الحقیقت نفس یک است مگر چون بہر صفتی کہ متصف شود

بمناسبت آن صفت موسوم میشود فقط حضرت شیخ محمود قدس سرہ معرفت السلوک مین تحریر فرماتے ہین
ای سالک ہر کلام خدایتعالی کہ در نور شود آنرا راز گویند چون بروح رسد آنرا الہام گویند چون
بدل رسد آنرا اشارت گویند چون بر نفس رسد بشارت گویند چون بر جسم رسد ہاتف گویند فقط

عین القضات ہمدانی قدس سرہ فرماتے ہین

نظم

این قصیدہ است وحی ہاتف غیب	طبع والا پسند آئینہ وار
وحی چہ بود ہر آنچہ در دل تو	سر دہد از نتایج اسرار
این نہ شعر است بلکہ معجزہ است	گرچہ ماند بصورت اشعار

ارباب معنی غور فرماوین مصنف اکمل نے اپنے تصنیف کو فقط الہام غیبی بیہہ بیان کیا ہے نہ تفسیر کتابی و داستانی
فرمایا ہے عین القضاۃ ہمدانی اپنے کلام کو وحی و معجزہ فرماتے ہین باوجود وحی و معجزہ بجز انبیا کے دوسرے کو
ممکن نہین اہل معنی معنی سے غرض رکھتے ہین اصطلاح و استعارات کو سمجھتے ہین اور لکھا کتب مین تحریر ہے الہام
صاحب نسبت کو ہوتا ہے سوا اسکے زبان زد خاص و عام ہے کہ الہام اور رویا واقعات جاری ہین
او معنی الہام کی لغت مین طفل دبستان تک جانتا ہے کہ دل مین غیب سے اوترتی سو ہاتکو کہتے ہین پس ارشاد
ہے مصنف اکمل کا کہ مین نے کوئی کتاب کی تفسیر یا اور داستان وغیرہ نہین لکھا جو غیب سے میرے دل مین
اوترے مین وہ لکھا ہون مولانا عبد العلی بحر العلوم شرح مثنوی مولوی معنوی کے حکایت مین
باز رگان و طوطی کے لکھے ہین بیت ہر دمش صد نامہ صد پیک از خدا ٭ یاربی زو شصت لبیک از خدا
شرح بحر العلوم یعنی انسان کامل را پیغام از خدا آرسد کہ کلام خدای شنود گاہی با واسطہ ملک ز در آئے

حجاب کلام یعنی کلام حق میشنود و سوای کلام دیگر حجاب نیست وگاہی بواسطہ ملک چنانکہ انبیا علیہم السلام
بواسطہ جبرئیل وغیرہ وحی و اولیا این است بواسطہ ملک دیگر سوای جبرئیل وگاہی بیک انے خدا اصوت خیالیہ
می باشد وحی تواند کہ مراد از نامہ الواح باشد کہ دران پیغام خدا است و این اولیا از حجاب الواح پیغام خدا
می شنوند و شیخ اکبر قدس سرہ محدثین را کہ با حق کلام دارند و حدیث دارند و طرق تحدیث بتفصیل
بیان فرمودند اگر کسی خواہد طلب کند از فتوحات و رئیس محدثین از اولیائے امیر المومنین عمر اند و نیز قسمی از اولیا
اللہ اند کہ نامیدہ شدہ اند باہل اللیل کہ اللہ تعالی کلام میکند باینہا و ایشان کلام میکنند باو و شیخ اکبر
در باب چہل و یکم از فتوحات مکیہ بیان آنہا فرمودند و حاصل مصرع ثانی آنکہ کامل چون میخواند رب را
در جواب آن از رب لبیک میشنود بخلاف انسان ناقص کہ در جواب دعای او اگرچہ رب تعالی لبیک
میگوید زیرا کہ اجابت لبیک لازم دعاست در فصوص الحکم تصریح بآن فرمودند لیکن انسان ناقص نمیشنود
انسان کامل میشنود الی آخرہ پس رابطہ اسرار معنوی سوال و جواب از روی الہام و القای عبد و رب
ہین تا یوم القیام بطفیل خیر الانام علیہ السلام باقی ہے مگر اسکا جہل مملو ایمان سے خالی ہے فہم من فہم
سوال کرامت کو عدم المثل باندی کہتا ہے اور کرامت سے ولی ظاہر ہوتا ہے الی آخرہ **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ مصنف اکمل نے اپنے شیخ ممدوح کی صفت فرمایا ہے **فرد** دین ہے کہتے ہین جسے انکا
یک پروردہ ٭ جسکو کہتے ہین کرامت ہے کنیزک ادنی ٭ یہہ سخن کچھہ برا نہین بلکہ حق یہی ہے یہہ
ترغیب ہے طالب مولی کیلئے تا شوق حصول کرامت مشتاق لقای مولی کو سد راہ نہو اور طالب
استقامت علی کا ہو کہ کرامت تابع اسکے ہو رہے چنانچہ حضرت میران محی الدین جیلانی قدس سرہ الصمدانی
غوثیہ مین ارقام فرماتے ہین اگر بر ہوا پری مگس باشی و گر بر آب روی ماہی باشی و گر بر آتش روی سمندر باشی

کاری کن کہ درمیان نباشی۔ غور کیجئے حضرت غوث الاعظم کرامت کو جانوروں کی احوال سے نسبت
دئیے ہین اگر کنیر کہے تو کیا برا ہوا کنیز نوع انسان سے ہے انسان اشرف المخلوق ہے مراد
سے مملوک و تابع متصور ہے سایان فلک سیر کرامت کو انسان کی فضیلت سے افضل جانا
ہنوز حقیقت انسان سے بی بہرہ ہین الانسان سری وانا سرہ اذا تم الفقر ھو اللہ
کی جا ہے جب آدمی اس مقام کو حاصل کرے یہہ عاجزہ کرامت کس شمار مین ہے عاشقان حق فانی
ہو کے باقی بحق رہے ہین چنانچہ سلطان العارفین سبحانی ما اعظم شانی حسین بن منصور نے انالحق کہہ
سردار عاشقان کہلائے ہین حضرت ان فقیر کرامت کو سر پر لئے پھرتے ہین فرماتے ہین کرامت ولی ظاہر
ہونی ہے یہہ کم استعدادی کا موجب ہے ارباب کشف کو آئینہ ہے کہ کرامت ولی سے ظاہر ہوتی ہے مولوی معنوی

آدم اصطرلاب وصف ذات است	ذات آدم مظہر آیات است

فرد

ہوں وہ دریا جسمین ہے یہہ عرش یک حباب	ہل گئی یک لہر جسدم یک جہان پیدا ہوا

مصنف اکمل

ہوں وہ دریا ہر قطرہ مین ہے سو کائنات	دل مرا دریای کن گو یا معدن ہوگیا

خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ

انسان کی ذات سے تو خدای کا کھیل ہے	بازی کہان بساط پہ کرشاہ ہی نہین

مولوی معنوی

بادہ از ما مست شد نی ما از و	قالب از ما ہست شد نی ما از و

	چرخ در گردش اسیر ہوش ماست	باده در جوشش گدای جوش ماست

صوفیان ابوالحال جنکو عروج العروج کا مرتبہ حاصل ہے انکے نزدیک کرامات کی کیا اصل ہے کائنات انکی مملوک ہے فرد خود میں خدا کو جو ہم دیکھتے ہین :: دو عالم کو زیر قدم دیکھتے ہین ::
حقسبحانہ تعالی کلام مجید مین فرمایا ہے ہم نے بشر کو خلیفہ گردانا ہے النائب کالمنیب انسان جامع ذات وصفات وافعال آلہی ہے انسان منبع حکمت وصنعت اسرار نامتناہی ہے بلکہ ہر نفس سے انسان کے ایک نیا عالم پیدا ہوتا ہے مصنف اکمل

دم مین عالم ایسے کرتے ہین کئے ایجاد ہم	دیکھئے عالم ہمارا اہل عالم دیکھئے

تاسف کی جا ہے سالکان فلک سیر کو لازم تھا کہ درپی ہو کر اس مرتبہ اعلی کو حاصل کرنا تھا برخلاف اسکے اعتراض کرتے ہین مصنف اکمل فرد

کچھ سخن منہہ سے جو نکلا یک جہان پیدا ہوا	چپ رہا مین تو ہے گویا گنج مخفی کائنات

ارباب معنی براہین اسکے کتب قدما سے حاصل کرلین اگر اسکی تمثیلات مین ہین چہ حضرت سایل آزردہ ہونگے باقی اعتراضات کے جوابات رہجاتے ہین

سوال ان فقیر

یہہ کہتے کہتے عدیم المثل جو تہکا آخر او نہین اہل توحید کے راہ مین آیا اب دایت ربی بربی کی عینک لگایا کان اللہ کا عصا ہاتھہ مین پکڑا یہان بھی سیراب نہوا پھر تجسس مین نور البصر کے دوربین سنبکر چلنے لگا اور وہی آیات وحدیث اپنے وصال کی دلیل پر لانے لگا یا تو الہام غیبی بتایا تھا یا کیسا کچھہ تازی کشف سے ثابت کرنا تھا اب سنریہم بایتنا فی نفسکم افلا تبصرون

کہنا ہے یہہ باتین تو اُن بزرگان دین کے ہین پہلے تو اسکا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ یہہ کچھ نہین جانتے ہین وہ کیا انکار تھا اور یہہ کیا اقرار ہے

از فقیر نظم

عدیم المثل کا کیسا ہے گفتار	وہ کیا انکار تھا یہہ کیا ہے اقرار
دلائل اور براہان سب کے لاکر	کیا انکار تھا اُسنے سراسر
انھین باتون کا پھر ہوتا ہے مایل	زبان سے آپ اپنے ہے یہہ قایل
ہم جانتے تھے کہ تم سوا اسکے کچھ پائے ہو	پھر جو دیکھو تو او نہین جانے کھو مین آئے ہو

اور نور البصر تو اپنا پتا عدیم المثل کو بتلا چکا تھا پھر اُسے کیا گردش تھی جو اتنا پھرا اور اُسے وحدت الوجود یہان بھی ثابت نہوا سبحان اللہ یہہ کیا صحبت ہے کوئی عارف ایسی تحقیق نکیا الی آخرہ **قولہ** یہہ لکھنا اسلیئے ضرور ہوا کہ اکثر فقیران اور مریدان ہمارے اُس رسالہ سفر در وطن مین خلش بیان کرنے لگے تو ہمنے واسطے علما تابعین مذہب اربعہ کے مشایخ صوفیہ کہ اعتقاد انکا یہہ ہے ہم فقرا پر طعن کرین اور سوا اُسکے انکا اعتقاد عدیم المثل کا سا ہے نہ کہے اور ہمارے مریدین بھی یون جانے کہ عدیم المثل کا سیر و سلوک موافق بزرگان دین کے نہین اور ہم اپنے اعتقاد پر ہین اور ہم بجدا کد ہین

فرد

ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی	کین راہ کہ تو میروی بترکستان است
سایل ہو مین عزیزان کوئی شیخ و شاب بولو	سن عرف او نقط کے کتنے ہین باب بولو

تحریر فی التاریخ پانزدہم رجب المرجب سنہ ۱۲۹۵ نبوے

ہدایت

راوی دقایق نقول و عقول حاوی حقایق فروع و اصول پر واضح و لایح ہو ارباب معنی کے پاس ارکان حقایق و معرفت مین ایک رکن اعظم انصاف ہے غور فرماوین خاطر مین سایلون کے کسقدر خلاف ہے اِس زرڈرکا کھان تک جواب دین شپرک کو دلیل رخشانی آفتاب کیونکر سمجھاوین نابینا کو کس قسم کا آئینہ بتلاوین بے سود ہے پھر کو خوش الحانی کیسی ہی سناوین عدم مقصود ہے تمثیلہ آفتاب عالمتاب جہان پر رخشان ہے جہان جہان پرتو سے اُسکے مستفیض و فرحان ہے اگر کوئی کہے آفتاب ہمارا ہے کیونکر ہوگا ایسا ہی جمیع طرق کے حضرات قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ جو بین تمامی امت مرحومہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشوا ہین جمیع مومنین مومنات کے مقتدا ہین صغیر و کبیر اُنھونکے ارشادات سے مستفیض ہوے ہین اور ہوجاتے ہین برنا و پیر اشارات و برکات سے اُنکے ہدایت پائے ہین اور پاتے ہین جو انکا قایل نہین وہ منکر ملعون ازلی مردود ابدی ہے کرات مرات سابق مین جواب علیحدہ تحریر ہو چکی پھر ترقیم کرنا پڑا خلاصہ اُسکا یہہ ہے طالب عدیم المثل ہر فریق سے ملا ہر ایک کو کمالات فضیلت مختلفہ سے موصوف پایا لیکن اسکا منشا جو تھا اُن اشخاص سے حاصل نہوا یعنی مدعا طالب عدیم المثل کا یہہ تھا جو کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون کسلئے آیا ہون کیا کر رہا ہون آپسے گذر کر آپکو پانا کیا ہے جان سے انجان ہوکر جان جان ہوجانا کیا ہے یہہ خلاصہ کسی سادہو اوتار سنی شیعہ خارجی قدری جبری مرجی جہمی ذاکر شاغل موحد سے نہین سُنا اُسیطرح بیان کیا کہ مین نے فلان فلان مقام مین فلان فلان اشخاص کو فلان فلان صفت سے موصوف پایا مگر میرا جو مدعا تھا جو کدہر سے آیا ہون کدہر جاتا ہون آخرہ مکشوف نہوا تمثیلہ کسی نے کوئی خریدار کسی بازار مین گیا ایک خرمہرہ کی جنس خرید کرنیکے لئے اس بازار مین ہر دوکاندار کے پاس گیا

ہر ایک پاس مشک و عنبر زر و نقرہ الماس مروارید و اطلس دیبا وغیرہم دیکھا مگر اُس خریدار کی خواہش
کی جنس جو ذری سی تھی نہ پایا اُسنے احبا سے بیان کیا کہ مینے فلان بازار مین گیا تھا گو زمانہ کی اجناس
وہان موجود تھے مگر میری خواہش کی جنس کسیکے پاس نتھی یہہ کلمہ کیا کفر ہوا غرض سایلونکی زعم مین اگر
یہہ کلمہ طعن ہے انصاف کی جا ہے یہہ طعن فقط انہین پر ہوا جنسے کہ طالب عدیم المثل ملاقی ہوا یا دوکاندار ان
جہان پر ہوا یا ساہوان زمان پر ہوا سبحان اللہ کیا خوب فراست ہے سایلان فلک سیر کی الحاصل
شدہ شدہ پھر طالب عدیم المثل واسطے حصول مدعا کے سلسلہ چشتیہ العالیہ مین منسلک ہوا اشارات
و واقعات سے ارواح طیبات خواجگان چشت سے مستفیض ہوا اذکار اسما وامہات الصفات کیا
اور ہمراہ جو ذاکرین تھے انکا بھی حال بیان کیا کہ جب ذکر بصیر آغاز کیا ایسی سمت بندہی کہ ہمہ تن چشم ہوا
انکشاف واقعات مین ایسی محویت ہوئی گویا صفات بقیہ نتھی فقط بصیر ہی کا جلوہ معاینہ کیا اسیطرح
ستہ صفات کی سیر کیا کہ ہر ایک صفت کے تماشہ کیوقت وہی صفت مین محو رہا دوسری صفات سے بیگانہ رہا گویا
کہ نتھے پس اسیطرح اپنا سیر و سلوک بیان کرتا چلا جو مشاہدۂ قلبی مکاشفۂ روحی معاینۂ سری انکشاف
وسایط سے حاصل ہوا اور یہہ جو مقولہ ہے سایلون کا کہ ہمنے جانا تھا کہ تم کچھ اور کہوگے فی الحقیقت اور ہی
کہا گیا ہے مگر سایلونکی بیعلمی کا موجب ہے جو نہین سمجھے اعنی اس زمانہ مین اکثر کچھ زبان سے یا قلب یا نفس سے
کچھ ذکر کر لیتے ہین یا ذہن سے کچھ سمجھ لیتے ہین ارشادات جمیع حضرات سلف کا کہ وصال مطلوب تسلیم و خود
فراموشی کے مابین مین ہے یہہ رتبہ سلسلہ چشتیہ العالیہ مین طالب عدیم المثل کو ملا کہ بجز تسلیم ہوئے اور خود
فراموش کئے وصال مطلوب خواب و خیال ہے فقط زبان پر عارفان لفظی کے قال ہے حال محال ہے
حال وہی جو فانی بخود ہون باقی بحق ہون یہہ ہی رمز ایک یہی ایک نکتہ مصنف اجمل نے استقرار دیا ہے

بہت سے اشخاص تفصیل ناتمام رہے مگر کسی کو آپسے گذرنا نہ آیا جان سے انجان ہو جانا نہ آیا اور
اصل اصول عبادات و عقاید مجاہدات و ریاضات آپسے گذرنا ہے ورنہ قرب سے دور رہیگا باقی
صفات سے تو بہر حال موصوف ہے مگر جب تک طالب آپسے بیگانہ نہوگا نہ مطلوب کا نہوگا اسی نکتہ
پر یہی فقرہ پر داستان کو تمام کیا تاسف کی جا ہے کہ مصنف اکمل نے واسطے ہدایت طلبا کے
ارشاد فرمایا کہ کہین پست ہمتی سے راہ مین نرہ جاوین بہر حال آپسے گذرنیکی راہ پاوین تا منزل
مقصود پہنچ جاوین اجہلون نے رشک و حسد سے سمجھے مفت کا غذ سیہ کئے تمثیلات سے اوسکے جمیع کتب
ارباب سلوک مملو ہین مطالعہ کرلین مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ فرماتے ہین

یارب مددی کز دوئی خود برہم	واز بد بہرم از بدی خود برہم
در ہستی خود مرا از خود بیخود کن	تا از خودی و بیخودی خود برہم

ایضاً

از اکہ فنا شیوۂ فقر آئین است	نی کشف و یقین نہ معرفت نی دین است
رفت او ز میان ہمین خدا ماند خدا	الفقر اذا تم ھو اللہ این است

ایضاً

زین سان کہ بقای خویشتن میخواہی	از خرمن ہستیت جوی کی کاہی
تا یک سر موز خویشتن آگاہی	گر دم زنی از راہ فنا گمراہی

جمیع حضرات سلف کا ارشاد ہے کہ طالب آپسے گذرنگا تب مطلوب سے ملیگا اگر مو برابر بھی اپنی
ہستی ہے حق سے کوسون دور ہے مولوی معنوی

جملہ معشوق است عاشق پردۂ ‌‌‌‌‌‌‌‌ زندہ معشوق است عاشق مردۂ

مصنف اکمل نے اس حکایت میں یہی رمز کو اصل اصول سلوک و حقایق فرمایا تاکہ ہر مقام پر نہ ٹھہر جاویں فنای خودی کیلئے جد و جہد کریں کہ بجز فنا کے بقا حاصل نہیں ہے طالب عدیم المثل کو مقید ان خودی سے انکار ہے جو واصل کہ قید خودی سے رہائی پائے انکا محرم راز ہے اور مساز ادر مقولہ ہے سایلون کا کہ ہمارے مریدین کبھی جانتے عدیم المثل کا سیر و سلوک درست نہین راست کہا کیونکہ جب اوستاد مد شانہ کی یہہ سمجھ اور استعداد ہے غریب شاگردون کا کیا حال ہوگا استاد جب انکو تم نہ کو توا نسمجھے شاگردون کو فرض ہوا توسے کو آئینہ جانے ع وزیری چنین شہریاری چنان جب راہبر کی آنکھ مین نور نہین اسکا ہمراہی اگر ٹھوکر کھاوے اور گرے کچھ قصور نہین ہر ہر سوال کا جواب اکبر رسیدہ کر دیتے مین آیا ہے اسپر نہ سمجھے مشیت ایزدی مین کچھ درک نہین تمام عمر جھگڑا لے بیٹھے

ابیات

عدیم المثل کی ہے راست گفتار ‌‌‌‌‌‌‌‌ وہ ہے غواص بحر رمز و اسرار
مقلد سے سراسر ہے وہ بیزار ‌‌‌‌‌‌‌‌ محقق جانتا ہے اسکی تکرار
عدیم المثل یک سالک کا ہے نام ‌‌‌‌‌‌‌‌ کیا اسنے بیان سیر اپنا اتمام
کہ مین نے مشرک و مومن کو دیکھا ‌‌‌‌‌‌‌‌ موحد سالکون کو مین نے پایا
کیا کرتے ہین گو وہ شغل و اشغال ‌‌‌‌‌‌‌‌ ہوئے ہین نکتہ دان بھی وہ بہرحال
پڑھے ہے علم سماوی اور ارضی ‌‌‌‌‌‌‌‌ کئے گو حفظ باتین معرفت کی
مگر ہستی سے اپنے وہ نہ گذرے ‌‌‌‌‌‌‌‌ نہونگے وہ کبھی واصل خدا کے

وصال حق ز خلقیت جدائی است　　ز خود بیگانہ گشتن آشنائی است

یہی ارشاد ہے سب پیشوا کا　　خودی گم ہو تو وصل ہے خدا کا

کیا اُسنے بیان پھر حال اپنا　　کہ مین نے جب خودی سے اپنے گذرا

کیا مین نے خودی کو جب فراموش　　کیا ہو نمین شراب وصل کو نوش

جو کھویا آپکو تب اُسکو پایا　　مثا قطرہ تو دریا مین سمایا

خودی کو جب کیا تسلیم یکسر　　ہوا نور البصر کا وصل دم بھر

وہ ہے معنی قرآن کو سمجھ کر　　خودی کو مین کیا فانی سراسر

ہُوا ہے بیخودی مین وصل دلبر　　ملا جانان سے مین جان سے گذر کر

ہدایت دی ہے اُسنے سالکون کو　　کہ ای یاران خودی سے اپنے گذرو

کھان سے آئے ہو جاتے کھان ہو　　سراپا بھول بیٹھے جان جان کو

کھان تک اسم ہی لیتے رہو گے　　مُسمّیٰ سے کہو تم کب ملو گے

گذر جاؤ خودی سے تم کبھی اب　　یقین ہوتے ہو تم بھی واصل رب

ہوا ہے سایلون کا فہم اولٹا　　جو کھتے ہین وہ ترکستان کو کعبہ

خلاف شرع ہووے جنکا پیشہ　　نہ کیون سمجھینگے ترکستان کو کعبہ

کبھی سنی کبھی شیعہ کھاوین　　کبھی جا کفر مین کافر کے گاوین

کبھی کرتے ہین یہہ اسلام کا غم　　کبھی ہین تابع کفار ہر دم

کبھی کہتے ہین بُت مین حق عیان ہے　　کہو تقلید مذہب اب کھان ہے

خلاف شرع جو دم مارتا ہے — یقین ابلیس اُسکا پیشوا ہے

پیالے بنگ کے کھنچتے ہین بیکر — کہین ہم نائب ساقی کوثر

مئے وحدت اگر یہہ نوش کرتے — تو پھر کیون بنگ اور گانجہ پہ مرتے

مئے طاہر اگر پیتے یہہ نادان — منجس نشہ پر کیون ہوتے قربان

رسول اللہ نہ انکے آل اطہار — پیئے ہین نشہ نے اصحاب اخیار

اگر چشتی ہین یہہ یا قادری ہین — اگر ہین نقشبندی یا کوئی ہین

کسیکے بھی طریقہ مین ہے پایا — کہا کسنے پیو تم بنگ گانجہ

یہہ سب افعال شیطانی ہے سراسر — کرو توبہ کرو توبہ برادر

جو اسمین نہین رہتے ہین قایم — جو آوے منہہ مین کہہ دیتے ہین دایم

نظر آتے ہین کب لفظین سراپا — جو وہ معنی کا سمجھینگے خلاصہ

ذرا اُن گمرہون کا حال سُننے — جو سجدہ لیتے ہین ہر معتقد سے

وہ بیچارے مریدان طالب حق — جو آوین ڈہونڈتے اسرار مطلق

کہین انکو کرو تم سجدہ ہم کو — یقین پاتے ہو اسرار قدم کو

رسول اللہ کا تھا شایان یہہ رتبہ — اگر سجدہ وہ لیتے تو بجا تھا

وہ فرماتے ہین یک بندہ ہون حقکا — سوا حق کے نہین جایز ہے سجدہ

جو ہین فرعون اور شداد نمرود — جناب کبریا کے ہین وہ مردود

اُنھوکی چال ہے یہہ سجدہ لینا — وہ ملعون تھے عدو حقکے سراپا

حکومت پاس تھی انکی جہان مین
وہ دولت دار تھے کون و مکان مین

خدا کو نشۂ دنیا پہ بھولے
بنے مسجود تھے وہ ہر کسیکے

نہ انکے پاس ہے کچھ مال اور زر
یہہ ہین فرعون بے سامان مقرر

جو پاتے سر کو واسجد واقترب کے
تو پھر مخلوق سے کیون سجدہ لیتے

مریدون کو دیا ہے حق نے دیدہ
نظر آتا ہے انکو حق کا جلوہ

جو کرتے ہین وہ خود مرشد کو سجدہ
فقط مرشد مین دیکھے حق کا جلوہ

نشہ مین بیٹھے ہین مرشد سراپا
نظر آیا نہ جلوہ کبریا کا

جو شان حق ہے کُل مین جلوہ فرما
مریدون کو یہہ خود کرنا تھا سجدہ

رسولؐ اللہ فرمائے سمجھ کر
کرو تم غیب پر سجدہ سراسر

خلاف شرع پیشہ جسکا ٹھہرا
بزرگون کا نہ کیون حاسد وہ ہوگا

نہ کیون دعوت کو سمجھے وہ عداوت
بزرگون پر کرے کیونکر نہ تہمت

جو بتلاتا ہے کوئی انکو عیب
پکارین ہے یہہ ترکستان کا رستہ

خدا توفیق دے انکو سراسر
شریعت کے رہین پابند اکثر

خلاف شرع ہون جب انکے افعال
طریقت کے وہ کیا سمجھینگے اقوال

کرین توبہ تو ہوگی رستگاری
وگرنہ حشر مین ہے شرمساری

وزیر مبتلا بس کر بیان کو
یہان سے روک لے اپنی زبان کو

طفیل سید عالم الٰہی
ہدایت مومنون کو دے کماہی

التماس خدمت مین جمیع برادران دینی کے ہے کہ یہہ نیازمند عتبۂ ایزدی کی درخواست سے
رسالہ سفر در وطن کا طیار ہوا تھا کہ جمیع پیشوایان سلف کے ارشادات و حالات سے ثابت ہے کہ ہستی سے
گذرنا وصال حق حاصل کرنا ہے مگر ان روزون پست ہمتی سے بعضی فقط ذکر و اشغال ہی پر اکتفا کئے
ہین اور بعضی مانند فلسفی کے تقریر موحدانہ کرتے ہین منطق و حکمت مین جو بہرہ ہوا جس شے کو چاہا ذات
حق قرار دیا کل مین محیط سمجھا دیا تھا اور آیہ کل شئی محیط سنا دیا خود رفتگی کے آثار بغایت کمیاب ہین
خودی سے گذر کر خدا کو پانے کے اشارات خیال و خواب ہین بلکہ زبان پر بھی یہہ تذکرہ نہین آتا ہے
زمانہ سے مفقود ہو گیا ہے ہر ایک کی زبان پر توحید کی گفتگو ہے مگر حال کا پتا نہین ہر ایک کو ذکر و شغل سو
طریقے یاد ہین مگر خود فراموشی یاد مطلق نہین اسلئے واسطے ہدایت سالکون کے تحریر کیا گیا کہ اصل مطلب
قرب و وصال حق موقوف ہے آپ سے گذرنے پر پس اشارات و نکات ہدایت آمیز بغایت آمد و مکاشفہ سے
مصنف اکمل نے ارشاد فرمایا مگر بسبب عبارات مقفا کے اور صنایع و بدایع استعارات کی ادا سے کم استعداد
اجہلون نے مطلب کو ہدست نکیا حسد و رشک و عناد سے معنی اُس عبارت شایستہ کی خلاف خلقت مین
ظاہر کیا اور ایک رسالہ اشتہار دیا مصنف کا نام نتھا مگر کسی جا پہ خیراتی صاحب مد شانہ تخلص معلوم ہوا اور
اکثر جا ان فقیر لکھا پایا عبارتکو جو مطالعہ کیا مختلف اللفظ مختلف المعنی پایا ہر جا یہی تحریر ہے کہ بزرگان
دین پر اعتراض ہے کہ ہر ایک کو کہتے ہین کسیکو خبر نہین یہہ نہین سمجھے کہ صریح صاف صاف عبارت ہے کہ ایسے
ایسے شغل مین ہر ایک مصروف ہے مگر یہہ نکتہ انکو معلوم نہین جو کدھر سے آئے کدھر چلے آپ سے گذر کر انکو یاد
بس جن کو ملاقی ہوا انکا حال بیان فرمایا کہین تذکرہ اہل سلف و خلف کا نہین تحریر کیا مثلاً اگر کوئی شخص

کتاب گلستان یا دیوان حافظ وغیرہ پڑہتا ہے اسکو کسی نے کہا تم غلط پڑہتے ہو یا ناحق وقت ضایع کرتے ہو سمجھنا کہ یقین یہہ شخص شاید عبادت و فرایض ترک کرکے فقط دیوان حافظ پڑہتا بیٹھا ہے اگر غلط پڑہتے کہا ہو سمجھنا شاید غلط پڑہتا ہوگا صحت کرلینا بہرحال یہہ اعتراض اُس پڑہنے والے پر ہوا یا حافظ شیراز یا سعدی علیہ الرحمہ پر اعتراض ہے وہ خود تصنیف کئے تھے کیا مصنف پڑہنے والون کے ساتھ ہین جو انپر اعتراض ہوگا نایاب سمجھ سایلان فلک سیر کی دیکھنے مین آئی اگر کوئی نمازی پر اعتراض کرے فقط اعتراض اس شخص پر ہے یا جسنے نماز کا امر فرمایا بزرگان دین کا یہی ارشاد ہے **فرد** کر حصول بیخودی کی فکر کچھ ؛ ہے خودی حب تنگ خدا ملتا نہین ؛ اسلئے مصنف الکل نے حصول فنای خودی کو اصل مجاہدہ ٹھہرایا باقی کو فروع سبکو دعوت دیہے کہ فروعکو چھوڑدین اصل کو پہنچین پس التماس یہہ ہے کہ اگر حضرت سایل قدس سرہ کے نہ سمجھ مین آوے کسی عالم قابل کے روبرو رکھکر حاصل کرلین کیونکہ زمانہ اچھے بُرے سے خالی نہین کوئی تو منصف ہوگا اگر اسپر بھی فقط حسد ور شک کو ترقی ہو تو اختیار خدا کا ہے مشیت مین کچھ دخل نہین اور جو کلام نا ملایم تحریر کئے بمقتضاے جہل سایلون کا جانا

قطعہ

قیل ان الیہ ذو ولد ❊ قیل ان الرسول قد کہنا

ما نجی اللہ والرسول معا ❊ من لسان الوری فکیف انا

ذروہ علیای عشقش عروہ وثقی ماست ❊ جنت الماوای وصلش مقصد الاقصای ماست

تا بکی در دام آب و گل توان محبوس بود ❊ در فضای لامکانی منزل و ماوای ماست

یکقدم بر فرش کوبم وان دگر بالای عرش ❊ زانکہ در راہ طلب کونین زیر پای ماست

سر مازاغ البصر چون شد قرین ہستم
ہر شبی معراج سبحان الذی اسرای ماست

درمیان مجمع البحرین امکان و قدم
قاب قوسینم گذشت و وقت او ادنی ماست

وه چه جای کوه طور عرش و فرش بر و بحر
زان تجلیات گوناگون که بر دلہای ماست

صورت غیبی است عکس افکنده در مرآت جان
تا نه پنداری که حسن صورت از سیمائی ماست

چشم نابینا ندارد بہره از دیدار دوست
جلوهٔ حسنش برائی دیدهٔ بینای ماست

ارباب معنی پر واضح ہو کہ یہہ چند اوراق جو مملو اشارات و نکات جوابات ہدایت آمیز سے ہین فقط من و عن مصنف سفر در وطن سے سماعت فرما کے بے تصرف طبع رسا اپنے تحریر کیا بجز تالیف کے یہہ نیاز مند عتبۂ ایزدی کو اسمین کچھہ دخل نہین مگر بعض جا پر جو فہمائش سایلان بادیہ پیما کیلئے پند و نصایح تحریر ہے اپنی طبیعت سے ہے باقی عبارت تنزلات ستہ اور جمیع جوابات مصنف اکمل کے ہین ارباب دانش غور فرماوین جو مولف خزینۃ الاسرار نے اکثر جا پر عدیم المثل کے کنایہ سے کلام گستاخانہ و بی ادبانہ جہل مین کیا جواب اسکا اس حکایت پر تمام کیا حکایت

شنیدم که شیطان بروز نخست
ز اسرار غیبی یکی نکته جست

نظر کرد بر لوح دید از قضا
که حکمت چنین میکند اقتضا

که یک برگزیده ز فوج فلک
در افتد ز اوج سما تا سمک

ز جمع ملایک بر و نش کنند
بیک ترک فرمان زبونش کنند

در افتد ز بسیاری رنگ و ریو
ز صدر فلک تا بپا کاه دیو

چو بر سر غیب اطلاعش فتاد
بنفرین و لعنت زبان برگشاد

چنین دیده ام کان سیه روزگار — بخود کرد لعنت بسالی هزار

تو ای هوشمند از سر عقل و هوش — نکوئی طلب کن بنفرین مکوش

هر آنکس که نفرین و بد میکند
یقین دان که نفرین خود میکند

مه فشاند نور سگ عو عو کند — هر کسی بر طینت خود می تند

ای بریده آن لب و حلق و دهان — کو کند تف سوی ماه آسمان

تف برویش باز گردد بی شکی — تف سوی گردون نیابد مسلکی

هر که بر شمع خدا زد تف ز رو — شمع کی میرد بسوزد پوف او

از خدائی بوی او را نی اثر — دعویش افزون ز شیث و بو البشر

ظاهر آرایش به بین آن مدعی — باطنش ظلمت زبانش شعشعی

دیو بنموده ورا هم شکل خویش — او همی گوید که ز ابدالیم بیش

حرف درویشان بدزدد مرد دون — تا بخواند بر سلیمان زان فسون

حرف درویشان بدزدیده بسی — تا گمان آید که خود هست او کسی

خورده گیرد در سخن بر بایزید — ننگ دارد از درون او یزید

چون خدا خواهد که پوشد عیب کس — کم زند در عیب معیوبان نفس

چون خدا خواهد که پردهٔ کس درد — میلش اندر طعنهٔ پاکان بُند

تمت بالخیر

اشعار ابدار سرآمد شعرای دکن مستثنای نو و کهن والا نسب … مرزا احمد حسین صاحب صیغه دار مجلس عالیه عدالت

هست عرفان آب جان سخن — مقصد شیخ و شاب و …

مردگان زنده گشته از نفسش — پیر عیسی جناب جان سخن

گر ز عمراه بد کنند سوال — گویم اندر جواب جان سخن

بجهان نفع بیحساب دهاد — تا بروز حساب جان سخن

مطلبی داشت طالب احمد — ساختش کامیاب جان سخن

ایضاً

شاه ذی فضل افتخار علی — عارف باکمال شیخ …

مثل خورشید در همه آفاق — هست نام معظمش ر…

نور حق از جبین او طالع — گشته روشن تر از …

فیضیاب از وجود با وجودش — عرب و هم عجم و اهل …

پیش او ته کننده زانو را — عارفان همچون بچه کو…

نسخهٔ در حقایق عرفان — کرد تصنیف افتخار …

شد سفر در وطن ملقب او — ناقصان او فتند …

از ره شر خزینة الاسرار — کرد تالیف زان یکی …

پی تعلیم اجهل نادان — آن نواب وزیر …

قرهٔ چشم دولت و اقبال
افسر خلق و خویش شاه دکن

عارف و عالم و کریم و ذکی
نکته دان کتاب نو و کهن

باز تصنیف درجوابش کرد
نسخهٔ بی‌عدیل جان سخن

درمعارف چو گلشن راز است
بهر نظاره رشک صد گلشن

طالبانِ نقود عرفان را
شایگان گنج بهترین مخزن

پیش الفاظ و معنیٔ صافش
غرق بحر حجاب دُرِ عدن

سن محمود زد رقم احمد
نیک و دلکش کلام جان سخن

طبعزاد شاعر نامدار نازک خیال قلزم بلاغت ابر فصاحت با روا لا مناقب
محمد عبد العزیز صاحب تخلص والا

صد شکر و سپاس خالق کن فیکون
[illegible] آمد به تن هند درون

دیوان رهنماست [illegible]
[illegible]

[illegible] شاد [illegible]
از لاله دلنشین مضامین گلگون

[illegible] حق طلبی
پروانه جانم بفروغش مفتون

بحریست ز رحمت الهی [illegible]
آتش بود و آبروی ربع مسکون

کانیست عمیق در بیا [illegible]
[illegible] حقتعالی مشحون

بالجمله دلای خادم اهل [illegible]
[illegible] هر سال همیون

تفسیل دهم کشود پیدا شد سال
گنجینه اسرار خدای بیچون

ایضاً

شکر خدا کہ طالع عالم بلند شد	یعنی کہ عہد میر وزیر علی رسید
کاین نسخہ بہر خلق خدا در سواد ہند	از ذات روشنش لی روشندلی رسید
تاریخ الطباع نولسید ولائی ما	جان سخن تعالی طبع عالی

تقریظ کتاب مستطاب فیض انتساب جان سخن
منجانب اضعف عباد اللہ القوی الباری میر محمود علی
ابن حکیم میر احمد علیخان بہادر مرحوم و مغفور غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا در انتظار حمد ما نیست	محمد چشم بر راہ ثنا نیست
خدا خود مادح حمد مصطفی بس	محمد حامد حمد خدا بس

نا ان او ناظرین با تمکین اللہ یحیٰ باعث تقریظ سمات کیجئے کہ اندنون سالہ متبرکہ سفر در وطن تصنیف
[illegible] معقول و منقول حاوی فروع و اصول
[illegible] ربلی و اسرار خفی و جلی مجموعہ فضائل
صوری و معنوی مظہر انوار الٰہی سرچشمۂ فیوضات نامتناہی ہادی مراحل خداشناسی متکفل مرام دینی و دنیوی
آفتاب سپہر ولایت ماہتاب اوج کرامت شمع شبستان ہدایت محقق مسایل شریعت سالک مسالک طریقت
مخزن اسرار معرفت ماہر کنہ حقیقت عارف باللہ تجلی آگاہ سید صحیح النسب عالی حسب مولانا و مرشدنا جناب حضرت
سید شاہ محمد افتخار علی مدنی الحسنی الحسینی ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ و انصالہ علی مفارق العالمین الی یوم الدین آمین

کحل بازاغ البصر باطنی ہے روشندلی کیلئے والشمس والضحی ہے یا بدر الدجی ہے زندگی

دوام کیلئے چشمۂ آب حیوان ہے بسان معجزہ عیان ہے گویا دریا ایک کوزہ مین سمایا ہے

اسکی شرحکا ہمین کہان یارا ہے اگرچہ کہ اردوی سلیس اسکی عبارت ہے دربایندگی مضامین فیض

مشحونکی ہمین کہان طاقت ہے اسکے سمجھنے کو عالی ظرف چاہئے دیکھنے چشم بصیرت چاہئے گوش

[illegible] ہو وہ صاحب حال و قال ہے ہوش و حواس اسکے بجا ہے۔ کم ظرفون الو

[illegible] وہ حوصلہ نہین کہ دعوی لن ترانی کرین عرصۂ بیان مین خیال کے گھوڑے بے رہبر کامل عارف

بحق واصل کے دوڑائین ع این خیال است و محالست و جنون اسکا طالب فہیم وہی سعید ازلی ہے

جنکی شان مین یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ وارد ہے کور باطن

بدکار و حشوان بدشعار جنکی شان مین ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم

غشاوہ صادر ہے وہ کیا خاک سمجھینگے اور ہی بکا کرینگے ہرچند کہ ہادیان مراحل حقیقت و پیشوایان

راہ ہدایت انہین سیدہی راہ پر لاوین لاکھ توجہ کرین وہ اپنی ہی ٹیڑہی چال پر مانند بزرپائی کے اکڑے رہین

یضل من یشاء و یہدی من یشاء شان کبریائی ہے مشیت ایزدی مین کسکو دخل ہے بیت گر نبیند

بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ اب دلکو درخواست پرواز سماء کی بجا ہے تعریف و توصیف سے مصرع کا نپی

موسی از تنا توحد ثنای تست اللہم نجنا من القوم الظالمین و جعلنا فی زمرۃ الصدیقین و الصلحین آمین

بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین

الملک الوہاب الذی جعل الشمس ضیاء و القمر نورا بعد الستین بعد الفین ساداوان سعید و ایام مسرت جاوید باہتمام بندۂ خیر خواہ
المسلمین محمد نظام الدین تاجر کتب ساکن مدراس مطبع خاص نظام المطابع جلوہ طبع پوشیدہ کارخانہ خود در امور افضال الہی ساختہ